غدر کے گرفتار شدہ خطوط

یعنی

غدر ۱۸۵۷ء کی وہ خفیہ خط وکتابت جو بہادر شاہ بادشاہ

اور غدر کرنیوالون کے درمیان ہوئی اور جس کو قلعۂ دہلی سے

انگریزون نے گرفتار کیا

مصورِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی نے ترجمہ کرایا

اور کارکن حلقۃ المشائخ دہلی نے بماہ جولائی سنہ ۱۹۲۰ عیسوی

لالہ ٹھاکر داس اینڈ سنز پرنٹرز کے

دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

۱۸۵۷ء　　　　　علی الکل　　　　　یا معین

غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

بعد حمد و صلوٰۃ کے ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ وہ خطوط ہیں جو تیموری خاندان کے آخری بادشاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کی خدمت میں انگریزی فوج کے باغی لوگوں اور ملک کے ہندو مسلمان امیروں سرداروں اور افراد و رعایا نے بھیجے۔ اور وہ فرمان و جوابات ہیں جو بادشاہ کی جانب سے ان لوگوں کے نام روانہ کیے گئے۔

یہ خطوط بہادر شاہ کے مقدمہ کی مسل میں شامل تھے۔ یعنی جب غدر ۱۸۵۷ء میں باغی افواج نے انگریزی سپاہ سے شکست کھائی۔ اور بہادر شاہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں اپنی خوشی سے آ گئے تو ان پر ایک باضابطہ مقدمہ قائم کیا گیا تھا جس میں کئی مہینہ تک شہادتیں ہوتی رہی تھیں۔ اور سرکاری وکیل نے استغاثہ کی طرف سے مختلف قسم کے ثبوت یہ بات ثابت کرنے کو پیش کئے تھے کہ بہادر شاہ غدر کی سازش میں شریک تھے۔ اور انہی کے اشارہ سے غدر کی ہنگامہ آرائیاں اور انگریزوں کا قتل عام ہوا تھا۔

بہادر شاہ نے اس مقدمہ میں اپنا تحریری بیان دیا تھا اور لکھا تھا کہ سازش اور غدر سے میرا کچھ تعلق نہ تھا۔ بلکہ فوج نے خود مجھ کو اپنا قیدی بنا لیا تھا اور ان کے جبر و تخویف سے میں خطوط و فرمان لکھتا تھا۔ اور بعض خطوط و فرامین وہ خود لکھ کر جبراً میری مہر کر لیتے تھے
اس مقدمہ کی مفصل کیفیت انگریزی زبان میں سرکاری اہتمام سے "ٹرائیل آف بہادر شاہ" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اور میں نے اس کا اردو ترجمہ تیار کرایا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔ (اس کتاب کی تیاری تک غالباً شائع ہو چکا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ) اسی مقدمہ کی مسل میں یہ خطوط و فرامین بھی تھے مگر میں نے نہ چھاپے کہ طول ہو جانے کا اندیشہ تھا [illegible]

میں تقسیم کر دیا۔

پہلا حصہ بہادر شاہ کے مقدمہ کے نام سے۔ شائع ہوگا۔ دوسرا غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط کے نام سے جو یہی ہے اور تیسرا "غدر دہلی کے اخبار" کے نام سے چھپ رہا ہے۔

اس کے قبل "غدر دہلی کے افسانے" کے نام سے میری لکھی ہوئی ایک کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے اور ملک میں اسکو بہت پسند کیا گیا ہے جس میں وہ دردناک حالات ہیں جو غدر کے زمانہ میں بادشاہ اور ان کی بیگمات اور ان کے بچوں کو پیش آئے۔ اسکے بعد اسی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا جس میں انگریزوں اور ان کی عورتوں اور ان کے بچوں کی مصیبت کا حال ہے جو غدر میں ان کو پیش آئی۔ پھر تیسرا حصہ شائع ہوا جس میں محاصرۂ شہر دہلی کے زمانہ کے وہ خطوط ہیں جو انگریز افسروں نے انگریز سول حکام کو لکھے۔

اسکے بعد اسی سلسلہ حوال غدر میں چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ ہوگا اور پانچواں حصہ یہ غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط اور چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار۔

آخر کے یہ تینوں حصے یعنی بہادر شاہ کا مقدمہ اور غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط اور غدر دہلی کے اخبار انگریزی زبان سے بیس دن کے عرصہ میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ چونکہ انگریزی کتاب صرف بیس دن کے لیے عارضی طور سے حاصل ہوئی تھی اس واسطے جناب

حسن نظامی عزیز صاحب بھوپالی مترجم

نے رات دن کی شدید محنت کرکے بیس دن میں دو سو سے زیادہ انگریزی صفحات کا جو فلسکیپ سائز کے تھے ترجمہ کر دیا۔

حسن عزیز صاحب بھوپالی کی یہ بالکل ابتدائی مشق تھی اور کچھ جلدی کا باعث بھی ہوا کہ ترجمہ زیادہ سلیس نہ ہو سکا خصوصاً اشخاص اور مقامات کے ناموں میں شدت کی غلطیاں نظر آتی ہیں۔ تاہم واقعات کی تفصیل میں کسی قسم کی الجھن نہیں ہے۔

پہلے یہ خطوط اردو یا فارسی میں تھے۔ مقدمہ کی ضرورت سے انگریز وکیل نے

ان کا انگریزی ترجمہ کرایا۔ تاکہ انگریز جج ان کا مطلب سمجھ سکیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ کمیاب تھے۔ جو فارسی یا اردو کا صحیح مفہوم انگریزی میں ادا کر سکیں۔ اسلیئے ممکن ہے کہ مترجم نے کچھ غلطیاں کی ہوں۔ اس کے بعد اب انگریزی سے یہ اردو ترجمہ کرایا گیا۔ جس میں مزید غلطیوں کا ہو جانا کچھ بعید نہیں ہے۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ حسن عزیز صاحب نے بہت احتیاط برتی ہے اور اشخاص و مقامات کے ناموں کی گڑبڑ کے سوا واقعات کے مطالب میں کچھ خامی نہیں ہے،

ان خطوط پر میں نے جو حاشیئے لکھے ہیں ان کا لطف جب ہی آئے گا کہ بہادر شاہ کا مقدمہ پڑھا جائے۔ کیونکہ سرکاری وکیل نے بادشاہ پر جو الزام قائم کئے تھے انہیں زیادہ تر انہی خطوط کے حوالوں سے دیا تھا۔ میں نے یہ نوٹ اس غرض سے لکھے ہیں تاکہ بہادر شاہ کے جواب سرکاری وکیل کے الزام کا فرق ناظرین سمجھ سکیں۔

انکی اشاعت کا مقصد

کتابیں میں نے اس مقصد سے شائع کی ہیں کہ دہلی کی گذشتہ تاریخ اردو زبان میں محفوظ ہو جائے۔

اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو غدر و فتنہ و فساد سے نفرت پیدا ہو اور وہ دیکھیں کہ برٹش سلطنت اس قدر مضبوط ہے کہ افواج مسلح اور بادشاہ کی سرپرستی اور رعایا کے متفقہ عمل سے بھی اسکو شکست نہیں ہو سکی۔

نیز یہ بھی ایک مقصد ہے کہ حکام سلطنت اسباب غدر کو ہر وقت پیش نظر رکھکر رعایا کے جذبات کی دلداری کا خیال رکھیں۔

اگر غلطی معلوم ہو

اس کتاب میں یا مذکورہ دونوں کتابوں میں کوئی غلطی نظر آئے یا کسی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آئے تو سرکاری لائبریری دہلی میں کتاب ٹرائیل آف بہادر شاہ کو دیکھنا چاہیئے۔ جس کا یہ ترجمہ ہے۔ فقط

حسن نظامی

۶ دسمبر 1919

غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

جو محمد بہادر شاہ سابق شہنشاہ دہلی کے پاس آئے اور انکی طرف سے غدر ۱۸۵۷ء میں بھیجے گئے

(۱)

حکم شاہی مع مہر کے جو بادشاہ کے خاص نقطوں سے مزین ہے

مورخہ ۱۳ مئی ۱۸۵۷ء

بنام خادم خاص محمد علی بیگ ماتحت کلکٹر مالگذاری آمدنی جنوبی قسمت ضلع ہذا

تمہیں معلوم ہو کہ اس حکم کے پاتے ہی فوراً حاضر ہو اور اپنے ہمراہ وہ آدمی جو فراہم کر لیتے آؤ۔ علاوہ ازیں تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے علاقوں میں بندوبست قائم کرو اور ان احکام کو نہایت ضروری جانو۔

نمبر (۲)

درخواست منجانب مولوی محمد ظہور علی پولس افسر نجف گڑھ (متعلقہ دہلی)

مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ! بادب عرض ہے کہ فرمان شاہی تمام مطالعہ کروں۔ چودھریوں، تانہ نگیوں اور پٹواریوں کو جو نجف گڑھ میں رہتے ہیں سمجھا دیا ہے۔ اور انتظامات خوش اسلوبی سے قائم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کے ایما کے بموجب سواروں اور پیدلوں کو اکٹھا

کرنا شروع کر دیا ہے اور انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ ضلع کی اس قسمت کی وصول شدہ آمدنی سے انہیں تنخواہیں دیجائینگی۔ غلام خداوندیکا اسوقت تک اعتماد نہیں تاوقتیکہ کچھ نئے بھرتی شدہ غازی نہ پہونچ جائیں۔ نگلی، لگرولی، دجاؤ، کلن، و دیگر قرب و جوار کے مواضع کی بابت غلام عرض کرتا ہے کہ پرآشوب زمانہ کو دیکھکر یہاں کے باشندوں نے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا ہے۔ جرائم پیشہ لٹیروں کے متعلق دو درخواستیں مع راضی نامہ ارسال کی جا چکی ہیں اور اب مجھے امید ہے کہ شہزادۂ والا تبار کو مع کافی فوج و توپخانہ و غازیان۔ یہاں کے لیے مقرر کیا جائیگا تاکہ اس حصۂ ملک کا جہاں فدوی مقیم ہے بندوبست کر دیا جائے۔ اسوقت غلام ان قانون شکن باشندوں کو نام بنام بتا دیگا۔ اور آیندہ کے لیے انتظام قائم رہنے اور انسداد جرائم کے قابل ہو سکے گا۔ اگر دیر و غفلت کی گئی تو خوف ہے کہ بہت سی جانیں تلف ہو جائینگی۔ کئی عملے بباعث قلت روپیہ بہت تکلیف میں تھے اور انہیں جانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا لہٰذا اگر حضور کے یہاں سے کچھ روپیہ عنایت کر دیا جائے تو اسمیں کا ایک حصہ مذکورہ بالا آدمیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور باقی سے سوار و پیادہ قیام حکومت کے لیے ... کئے جائینگے۔ بعد آیندہ بادشاہ سلامت مالک و مختار ہیں۔ یہ عرضی ایک گاڑیبان کے ہاتھ ارسال کی جاتی ہے جس نے حال ہی میں جرائم پیشہ لوگوں سے اذیت پائی ہے۔ التجا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فرمان اسی شخص کے ہاتھ بھیجا جائے۔

دستخط و مہر فدوی محمد ظہور علی پولس آفسر (تھانے وار)

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل — بہت جلد ایک دستہ پیدل مع ان کے افسران کے سنجت گڈھ بھیجدو۔

نمبر ۳

عرضی بجناب کپتان دلدار علی خان

مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ

مودبانہ گذارش ہے کہ جو فوجی دستہ غلام کے مکان کی حفاظت کے لیے متعین تھا چار پانچ دن ہوئے کہ وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے اور شہری بدمعاش گروہ بندی کر کے اِسے (مکان کو) لوٹنے کے درپے ہیں۔ فدوی کے عیال و اطفال اسی مکان میں رہتے ہیں لہٰذا ملتجی ہوں کہ ایک فوجی دستہ اسکی حفاظت کے لیے متعین کر دیا جائے۔

فدوی خانہ زاد۔ کپتان دلدار علی خان

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل — پیادہ رجمنٹ نمبر ۲ سے ایک دستہ سائل کے مکان کی حفاظت کیلئے متعین کر دو۔

نمبر ۴

عرضی منجانب رجب علی جمعدار میگزین

بعالیخدمت

شاہ جہاں پناہ! مودبانہ گذارش ہے کہ حضور کے نمک خوار فدوی اپنے اہل و عیال کو مکان پر چھوڑ کر مطابق فرمان حضور والا صبح سے شام تک میگزین میں کام کیا کرتے ہیں اور چونکہ شہر میں بدامنی پھیل رہی ہے لہٰذا ہم درشاہی پر مدعا پرداز ہیں کہ جہاں پناہ ایک دستخطی فرمان افسران پولس کے نام جاری کر دیں کہ وہ اپنے مختلف حلقوں میں ملازمان میگزین کے مکانات کی کافی حفاظت و نگہداشت رکھیں۔ علاوہ ازیں فدویان و دیگر رعایا جو خلاصی لین میں رہتی ہیں اور جہاں نگمبو تھ پولس تعینات ہے ظلم و تشدد سے عاجز آ کر التجا کرتی ہے کہ موجودہ پولس افسر کسی دوسرے حلقہ میں یا شہر کے باہر تبدیل کر دیا جائے تاکہ سائلان کو امن چین نصیب ہو۔

عرضیہ نیاز رجب علی جمعدار دہلی میگزین

(اس حکم کا تعلق عرضی سے نہیں معلوم ہوتا شاید غلطی سے درج ہو گیا ہے)

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل۔

ان تمام آدمیوں کو جو خزانہ لائے ہیں میگزین پر مقرر کردو۔ شاہی دستہ کے سپاہیوں کو میگزین سے کوئی شئے بغیر کسی خاص حکم کے لیجانے کی اجازت نہیں۔

نمبر ۵

حکم زیر مہر شہنشاہ

ظل السادات سید عبدالحسن　　مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۵۷ء

جانو کہ جب سے تم رہتک گئے وہاں کے معاملات کی حالت کا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا۔ لہذا تمہیں لکھا جاتا ہے کہ اس فرمان خاص کے پہونچتے ہی فوراً اس ضلع کی مفصل حالت لکھو اور یہ کہ زر نگین لانے میں ہنوز کامیاب ہوئے یا نہیں۔ اس معاملہ کی کیفیت بغیر دیر کے فوراً ارسال کرو اور نہایت ضروری فرمان جانو۔

پشت پر نوٹ "نقل کیا گیا"

نمبر ۶

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

بنام مرزا مغل　　۲۷ مئی ۱۸۵۷ء

فرزند —— دلاور شہرہ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو کہ حسب ذیل اشیاء جو میگزین میں موجود ہیں مرمت پل جمنا کے لیے درکار ہیں پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ میگزین کے سپرنٹنڈنٹ سے لے کر چنی لال سپرنٹنڈنٹ پل کو دیدو:-

رسّے طویل جسقدر درکار ہوں ....

تختے طویل جسقدر درکار ہوں ....

رسّی جسقدر درکار ہو ....

کلہاڑیاں آہنی ۲

بسولے آہنی ۲

آرے آہنی ---------------------- ۲

چھینی آہنی ---------------------- ۲

کیلے آہنی (دراز) ---------------------- ۱۰۰

نمبر ۷

حکم شاہی جسپر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہو

بنام نشان عزت جنگ باز خاں

پولس افسر علاپور

جانو کہ تم غلام، بعہدۂ پولس افسر علاپور مقرر کئے گئے ہو پس بہت ہوشیاری، فکر اور ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کرتے رہو۔ اور بہر صورت اپنے علاقہ میں ایسے انتظامات قائم کرو کہ لوٹ مار اور قتل و غارت نہ ہونے پائے۔ (بہادر شاہ کو ہر وقت رعایا کا خیال رہتا تھا۔ حسن نظامی)

پشت پر نوٹ: "نقل کیا گیا"

نمبر ۸

حکم زیر مہر شاہی

۲۹ مئی ۱۸۵۷ء

بنام — غلام، نشان اولو العزمی محمد علی بیگ

خود کو مورد الطاف سمجھو اور جانو کہ ہمارے حکم شاہی میں تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ بادشاہ کی خزینہ آمدنی اور حصول آمدنی اراضی ضلع کا ایک دفتر جمیس اسکنر بہادر کے مکان میں قائم کرو۔ جو جمیس بہادر مذکور کی عورت سے حال میں خرید لیا گیا ہے۔ ہماری مہربانی کا یقین رکھو۔

نمبر ۹

حکم زیر مہر شاہی

۳۱ مئی ۱۸۵۷ء

بنام ہمیت رام۔ زمیندار موضع گوامرا۔

ضروریات کمسریٹ کے لیے جلد انتظام کرو۔ تمہیں مابدولت کے حضور سے کافی انعام دیا جائیگا۔

نمبر ۱۰

حکم جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

۵ رجون ۱۸۵۷ء

بنام سپاہ بندان شاہی وکمپنی برٹش دیسی انفنٹری متعینہ لاہوری دروازہ

معلوم ہوا ہے کہ چند پیپے اسپریٹ کے بینائی کو ضرر پہنچانے والے، اور مذہب اسلام میں ممنوع، لوٹ میں ہاتھ لگے ہیں۔ ان میں سے تین، بڑے میگزین میں بارود بنانے کی غرض سے چھوڑ دئے گئے ہیں اور ایک ڈاکٹر کے لیے ہسپتال بھیجدیا جائے۔ اور بقیہ مفصلہ ذیل لوگوں کو عطا کئے جاتے ہیں پس لازم ہے کہ محرران قوم کایستھ کو جو قدیم تنخواہ داران شاہی ہیں عطا کردہ اسپرٹ اپنے مکان لیجانے دو اور مانع نہ ہو وہ حسب احکام اور شاہی اجازت سے لیجاتے ہیں کوئی شخص پوچھ گچھ کرنے یا باز رکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

منشی مکند لال ---------- ایک پیپہ

شیو، سابق محرر دفتر خفیہ شاہی ---------- ایک پیپہ

سمن، سابق۔ انسپکٹر فراشخانہ ---------- ایک پیپہ

سکھن لال و جوالا پرشاد ---------- ایک پیپہ

سمنت لال، لکشمی داس افسران محکمہ تنخواہ ---------- ایک پیپہ

جوالیا ناتھ ---------- ایک پیپہ

ڈاکٹر ہسپتال ---------- ایک پیپہ

نمبر ۱۱

حکم زیر مہر شاہی

مورخہ ۶ جون ۱۸۵۷ء

بنام نشان اولوالعزمی، اعزاز سلطانی، محمد تقی خان

جانو کہ تم بندۂ خاص پہلے دیوان خاص کے داروغہ کئے گئے تھے اور اب ہم تمہاری ایمانداری علمی جوہر قابلیت اور اولوالعزمی کو دیکھ کر بجائے کرانی برطرف شدہ کے۔ تمہیں صدر امین، شاہجہاں آباد مقرر کرتے ہیں۔ فرائض منصبی نہایت قابلیت سے مانند مولوی صدرالدین بہادر انجام دو۔

نمبر ۱۲

عرضی ضابطہ خان از پولیس اسٹیشن بسنت

مورخہ ۱۶ جون ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ سلامت!

قبل ازیں حضور عالی کے احکام برائے منتقل کرنے چالیس پیدل مقام پولیس اسٹیشن پہاڑ گنج موصول ہوئے تھے لیکن ان کے بجالانے میں دیر ہوگئی کیونکہ اشیاء ضروری موجود نہ تھیں۔ آج حضور نے تمکزار کو دوبارہ ایک حکم سے سرفراز فرمایا گیا ہے جس میں دوبارہ تاکید کی گئی ہے جسب الحکم اعلیحضرت بندہ زادہ کل حاضر خدمت ہوگا اور اپنے ہمراہ چالیس پیادوں کو بھی لیتا آئے گا جنہیں پھر اسٹیشن پہاڑ گنج روانہ کر دیا جائیگا۔ نعمت اللہ خان ترک سوار نے روبرو ان لوگوں کو قواعد و پریڈ سکھا دی گئی ہے۔ (اقبال شاہی کے لیے دعائیں)

عریضہ فدوی ضابطہ خان از پولیس اسٹیشن بسنت

پشت پر نوٹ ــــــ "۱۶ جون ۱۸۵۷ء کو مضامین دیکھ لئے گئے"

نمبر ۱۳

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا

۱۸ جون ۱۸۵۷ء

بنام مرزا مغل۔

فرزند ——— ولاور شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

جانو کہ کل باشندگان قلعہ کہنہ کی درخواست پر ہمارے دستخط خاص سے ایک حکم جاری ہوا تھا جسمیں فوجوں کو تاخت و تاراج سے باز رہنے کی تاکید کی تھی اور بعد میں وہ درخواست تمہیں بھیجدی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ ابتک کچھ بھی انتظام نہ ہوسکا اور تم نے کوئی دستہ بھیجکر تاراج کرنے والوں کو نہیں روکا۔ فوج کا کام حفاظت کرنے کا ہے نہ کہ تاراج کرنے اور لوٹنے کا۔ افسران فوج فی الفور اپنے ماتحتوں کو اس قسم کی ناجائز کارروائیوں سے باز رکھیں اور چونکہ غنیم کے نزدیک پہونچنے کی افواہ غلط تھی لہذا ان جرائم پیشہ سپاہیوں کو پرانے قلعہ سے نکال کر پانچ چھہ میل دور رکھا جائے تاکہ ہماری رعایا کو ان کے ظلم و جبر سے نجات ملے۔ غنیم کی فوجوں کے آنے سے پہلے فصیل تیار کرائی جائے اسمیں غفلت ہرگز نہ ہو ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔ (اسمیں ثبوت ہے اسکا کہ فوج بالکل خودسر تھی اور بادشاہ ان کے ہاتھوں مجبور تھے۔ حسن نظامی)۔

(بادشاہ نے پھر پنسل سے لکھا ہے جو تقویت احکام کے لیئے ہے)

"بہت جلد بندوبست کیا جائے"

نمبر ۱۴

متعلقہ درخواست منجانب چاند خاں و گلاب خاں وساکنان جے سنگھ پورہ و شاہ گنج معروف بہ پہاڑ گنج۔

مورخہ ۱۹ جون ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ ان مبارک دنوں ہم غریب باشندگان جے سنگھ پورہ شاہ گنج المعروف

پہاڑ گنج و دیگر مقامات حضور کے ظل عاطفت میں پناہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ تمام ظلموں سے چھٹکارا ملے۔ قصبہ شاہ گنج ہمیشہ بادشاہ کے نام سے پکارا جاتا ہے تاہم افواج شاہی اجمیری دروازہ سے نکلکر یہاں گھس جاتی ہیں اور دوکانداروں کو بے قیمت دیئے جبراً سامان لیجاتی ہیں۔ اور نادار و تہیدستوں کے مکانوں میں گھس کر، بسترے، لکڑیاں، اور برتن چھین لیجاتی ہیں۔ اور جو لوگ انہیں بمنت باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں ہتیاروں سے زخمی کرتی ہیں۔ ان کے ظلم و تعدی سے عاجز آکر ہم لوگ مجبور ہیں کہ حضور والا سے عرض کریں کہ ہماری زبوں حالت اور عدل پروری کو مدنظر رکھ کر سپاہ سے جواب طلب کیا جائے اور انہیں حکم امتناعی ہو کہ وہ ہم پر اور ساکنان پہاڑ گنج پر ظلم کرنے سے دست بردار ہوں۔

عریضہ نیاز چاند خان و گلاب خان۔

بادشاہ کا دستی حکم

مرزا مغل — ایسی تدبیر اختیار کی جائے کہ یہ مفسد لوٹ مار سے باز رہیں اور ہماری رعایا ظلم کا شکار نہ بنے (پشت پر نوٹ ہے جو اس سے علاقہ نہیں رکھتا)

نمبر ۱۳

بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا دستی حکم

بنام مرزا مغل ۲۰ر جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند — دلاور شہرۂ آفاق مرزا ظہیر الدین معروف بہ مرزا مغل بہادر، معلوم ہو کہ عبد الحسن عرف میر نواب پسر میر تفضل حسین وکیل مشتبہ آدمی ہے اور بادی النظر ... کا خواہش ہے کہ اسے قلعہ میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ ہم نے حال میں سنا ہے کہ یہ شخص تمہاری مصاحبت میں ہے۔ تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ اسے فوراً نکال دو اور دونوں دروازوں پر یہ حکم پہنچا دو کہ وہ کسی حالت میں آئندہ قلعہ میں داخل نہ ہونے پائے۔ ان احکام کو آخری و قطعی حکم سمجھنا چاہیئے۔ مزید براں اسکے بارے میں کسی شخص کی سفارش پر توجہ نہ کی جائے۔

نمبر ۱۶

بنام ۲۴ر جون ۱۸۵۷ء

نشانِ عظمت، بندہ جماؤ الدین خان۔

معلوم ہو کہ تمہاری عرضی بنابر اجرائے اخبار نظر سے گذری اور منظور کی گئی لہذا تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ تم اپنے اخبار کو بصیغۂ راز جاری کرو اور اس امر کی ہدایت کیجاتی ہے کہ غلط خبریں یا ایسے واقعات جنسے معزز لوگوں اور شہری باشندوں کے چال چلن پر دھبہ آئے درج نہ ہوں۔ (اس حکم میں کس سادگی سے پریس ایکٹ کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے حسن نظامی)

نمبر ۱۷

حکم جسپر مہر شاہی ثبت ہے

بنام مرزا مغل ۲۶ر جون ۱۸۵۷ء

فرزند ـــــ دلاور شہرۂ آفاق مرزا ظہورالدین عرف مرزا مغل

معلوم ہو کہ ہر روز احکام جاری کئے جاتے ہیں کہ افسران کیولریٰ فوراً باغ کو خالی کر دیں مگر ہنوز خالی نہیں کیا اور آئے دن عذر و معذرت کرتے رہتے ہیں اب صاف حکم دیا جاتا ہے کہ فرزند نامدار دولت تم افسرانِ مذکورہ کو بلا کر حکم دو کہ اگر وہ اپنے تئیں سلطنت کے وفادار تصور کرتے ہیں تو محل بجائے توپخانہ میں جانے کے باغ کو خالی کر دیں اور کیٹر صاحب کے مکان میں قیام کریں جو زیر قلعہ واقع ہے وہاں ان کی سکونت کے لیے کافی جگہ اور درختوں کا سایہ ہے۔ جو جواب دیں وہ ہماری آگاہی کے لیے فوراً بھیجدو (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج کس قدر نافرمان تھی۔ حسن نظامی)۔

نمبر ۱۸

بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا دستی حکم

ف سوادوں کا رسالہ مترجم ۱۲

بنام مرزا مغل و مرزا خیر سلطان ۲۷ جون ۱۸۵۷ء

فرزندان دلاوران شہرہ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل و مرزا خیر سلطان بہادر۔ جانو! کہ تمہاری درخواست موصول ہوئی جس میں ذکر تھا کہ چار یا پانچ بدچلن لوگوں نے جو کمپنی کے پیادے معلوم ہوتے ہیں شہر میں اودھم مچا دی ہے اور اب وہ دیہات میں گئے ہیں۔ اور استدعا کی گئی ہے کہ ایسی کارروائیوں کا فوری انسداد کیا جائے اور انہیں گرفتار کیا جائے۔ تعجب خیز امر ہے کہ صرف چار یا پانچ جرائم پیشہ لوگوں نے شہر بھر میں اودھم مچا رکھی ہو اور لوگوں کو لوٹتے پھر رہے ہوں اور صرف ان کی گرفتاری پر قیام حکومت منحصر ہو۔ فوج کے آنے اور شہر میں قیام پذیر ہونے کو ابھی کچھ عرصہ بھی نہیں گذرا ہے کہ یہ ظلم شروع ہو گئے۔ اہل قصبات کی درخواستوں میں بھی جن چند سپاہیوں کی زیادتیاں مذکور ہیں وہ بھی غالباً یہی ہونگے۔ میرے فرزندو! تمہیں چاہیئے کہ فوجی قوت سے کام لیکر ایسی قانون شکنی کو فرو کرو۔ غور کرنے سے یہ بالکل بعید القیاس معلوم ہوتا ہے کہ فوج کے ہوتے ہوئے شہر میں ایسی دست اندازیاں ہوں۔ پس اے فرزندو ایسے لوگوں کو ہماری جناب میں بھیجو جو ان شریر النفس لوگوں سے واقف ہوں تاکہ ہمارے سوار و پیادے ان کے ہمراہ روانہ کئے جائیں اور چیف پولیس افسر شہر کو فرمان بھیجا جائے کہ وہ بے پس و پیش ایسے لوگوں کو جنہیں یہ واقف کار بتائیں گرفتار کرکے ہمارے سامنے لائے۔ اگر حرامزدگی یا غارتگری کا کوئی ثبوت ملا تو ان کے جرائم کی واجبی سزا دیجائے گی۔ مگر میرے فرزندو! تمہیں ایسے طریقے بھی اختیار کرنے چاہئیں کہ فوج شہر میں لوٹ مار نہ کر سکے۔ بہرحال اگر اس قسم کا کوئی ثبوت ملگیا یا کوئی اٹھائی گیرا باشندگان شہر کے مکانوں کے گرد و پیش پا یا گیا تو حکام اسے ایسی سزا دیں کہ آئندہ برائیاں وقوع میں نہ آئیں۔ ہماری عنایات کا یقین رکھو۔

نمبر ۱۹

عرضی محمد خیر سلطان مورخہ ۲۷ جون ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ! مودبانہ گزارش ہے کہ ایکسو باسٹھ بھیڑیں اور بکریاں جو انگریزوں کے لیے جا رہی تھیں گرفتار کرلی گئی ہیں اور شیوداس پاٹھک اور نرائن سنگھ سپاہیان رجمنٹ نمبر ۶۴ دیسی پیادہ جو توپخانہ میں کام کرتے ہیں چھین لائے ہیں اور پانچ انگریز سپاہیوں کو اس موقع پر ہلاک کر دیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ عریضہ خاکسار خیر سلطان

بادشاہ نے پنسل سے نوٹ کیا

۱۶۲ بھیڑ و بکریاں وصول ہوئیں۔

(بادشاہ نے انگریزی سپاہیوں کے قتل پر سکوت اختیار کیا اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قتل و خونریزی نہ چاہتے تھے۔ حسن نظامی)

نمبر ۲

عرضی بلدیو کاشتکار فیروز آباد

بعالیخدمت   مورخہ ۲۸ جون ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ! مودبانہ عرض ہو کہ بوجہ بد امنی اور شہر کے دروازوں کے بند رہنے کے کمترین نے ابکی فصل سرمایا ۱۲۶۴ فصلی کا غلہ پرانے قلعہ کے علاقہ میں کاشت کیا ہے اور افسران رجمنٹ جو وہاں رہتے ہیں اسکی نکاسی کے درپے ہیں اور کمترین کو مذکورہ سال کی لگان زمیندار سید عبداللہ معافی دار کو دینی ہوگی۔ اسلیئے غلام کو یقین ہے کہ حضور اپنی مہر خاص کا ایک پروانہ افسران فوج مقیم قلعہ کہنہ جاری فرمادینگے کہ وہ غلہ کو شہر میں لیجانے کا حکم دیں تاکہ بندہ غلہ مذکور کو فروخت کرکے زمیندار کی جمع ادا کرسکے۔

عریضہ نیاز فدوی بلدیو کاشتکار موضع فیروز آباد کھدر متعلقہ درگاہ شریف حضرت محمد چشتی

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا

احسن اللہ خان۔ حکم لکھا جائے۔

پشت پر نوٹ :- "حکم تحریر کیا گیا"

نمبر ۲۱

عرضی سید محمد عبداللہ سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ محمود چشتی،

بحضور مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

اس سے پہلے بھی خانہ زاد نے ایک عرضی اسی مضمون کی گزرانی تھی کہ چند کاشتکاران اراضی معافی موضع فیروز آباد کھدیر نے ۱۲۶۴ فصلی کی لگان بوجہ موسم سرما ہونے کے تاحال نہیں ادا کی ہے اور التجا کی تھی کہ کچھ مدد عنایت فرمائی جائے تاکہ ان سے لگان وصول کرسکوں اس وقت تک فصل کو کوئی نقصان نہیں پہونچا تھا جن کا کاشتکاروں نے سبب بیان کیا ہے اور اب بہرحال ۱۲۶۵ فصلی کی تمام فصل خریف مثلاً نیشکر، چری وغیرہ اجاڑ کردی گئی ہے اور اسکے علاوہ تمام آلات کاشتکاری مثلاً ہل اور کنوؤں کی چوبی چرخیاں وغیرہ سپاہی لوٹ کر لیگئے اور اس صورت میں اب لگان کسی طرح بھی وصول نہیں کیا جا سکتا۔ اور چونکہ اس موضع کی آمدنی بطور عطیہ کے منظور فرمائی گئی ہے جس سے لنگر خانے کے جو خاکسار کے زیر اہتمام ہے مصارف پورے کئے جاتے ہیں۔ بندہ حضور کے الطاف شاہی پر اعتماد کرتا ہے کہ ایسے انتظامات کردئے جاینگے کہ کوئی سپاہی کاشتکاران موضع مذکور کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکے۔ کاشتکاروں کی طرف سے بھی ایک عرضی گذرانی جاتی ہے۔ عریضہ نیاز سجادہ نشین سید عبداللہ ابن سید شاہ صابر علی چشتی۔ درگاہ کی خاص مہر

(یہ خانقاہ اب تک دریا گنج بازار دہلی میں موجود ہے اور اسکے موجودہ سجادہ نشین کا نام سید کرار حسین ہے جو سید عبداللہ شاہ صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ حسن نظامی)

بادشاہ کا تحریری حکم پنسل سے لکھا ہوا ہے اور بدخط ہے۔

نمبر ۲۲

عرضی متفقہ جگل کشور و شیو پرشاد سوداگران

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

حضور عالی ـــــ بموجب حکم سرکار مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ خزانہ میں داخل کر دیا گیا اور ہمیں ایک دستاویز جسمیں اعلیحضرت کے دستخط خاص ہیں ملی جسمیں یقین دلایا گیا ہے کہ تمام افکار و ترددات ملکی سے آیندہ کے لیے ہمیں مخلصی ملگئی اور فوجی سپاہیوں اور شہزادگان وغیرہ کے ظلم سے ہم محفوظ ہو گئے۔ اگرچہ یہ سب ہوا لیکن تاہم کچھ رسالہ والے لوٹ مار پر تلے ہوئے ہیں۔ روز فدویوں کے مکانات پر آپڑتے ہیں اور شہزادوں کا حوالہ دے کر ہماری جانیں لینا چاہتے ہیں یا قیدخانہ بھیجنا چاہتے ہیں۔ کوئی چارہ نہ پا کر تین چار روز سے ہم مکان ہی میں روپوش ہیں اور ہمارے خدمت گار و متعلقین آئے دن کے جور و ظلم سے عاری آگئے ہیں۔ اور اب نہیں جانتے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ ہمیں مکان تک میں رہنا دشوار ہے اور ہماری عورتوں کی بے پردگی کیجا رہی ہے۔ اگر شہزادگان خود ہی رعایا کو غارت کریں تو پھر اسکا پشت و پناہ کون ہو سکتا ہے۔ حضور کا لطف و کرم، جود و عدل، مثل نوشیرواں کے ہے، پس امید ہے کہ شاہی خاندان کے ہر شہزادے کے نام ایک پروانہ جاری کیا جائیگا جنکے نام یہ ہیں:۔ اعلیٰ حضرت امیر الملک مرزا مغل بیگ بہادر، مرزا محمد خیر سلطان بہادر، مرزا محمد ابو بکر بہادر، مرزا محمد عبداللہ بہادر، و دیگر معززین کے نام بھی صادر فرمایا جاوے کہ آیندہ کوئی سوار و پیدل بندوں کے مکان میں نہ گھسنے پائے اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ کرے اور فوجی پہرہ جو آج کل متعین ہے ہٹا لیا جائے کیونکہ شہر کے جرائم پیشہ لوگ ان پہروں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سپاہیوں کو ورغلا کر فدویوں کے مکان سے مال لوٹ لیتے ہیں۔ نیز ہمیں اعلیحضرت کی نوازشوں سے امید ہے کہ حضور توجہ فرما کر

چیف پولس اسٹیشن شہر کے بے قاعدہ سپاہیوں کا ایک پہرہ متعین کردینگے تاکہ ہم اور ہمارے نوکر باہر چلے جائیں تو شہر کے جرائم پیشہ لوگوں کا کچھ خدشہ نہ رہے اور ایک حکم چیف پولس آفسر کو دیدیا جائے کہ کوئی جرائم پیشہ فدویوں کے پاس تک نہ پھٹکنے پائے (ترقی سلطنت کی دعائیں) عریضہ بندگان جگل کشور وشیو پرشاد سوداگران۔ تاریخ نہیں ہے۔ دوکانداروں کے دستخط ہندی میں ہیں۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پینسل سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل بہادر ــــــ سائلوں کے مکان پر پہرہ متعین کیا جائے۔

تاریخ نہیں ہے۔ انڈکس نمبر ۲۱۸

(کس قدر جبر فوج کا اور ناسمجھ شہزادوں کا تھا۔ بادشاہ بیچارے کیا کر سکتے تھے۔ ان کی بات کوئی سنتا ہی نہ تھا۔ حسن نظامی)

پشت پر نوٹ:۔ بموجب فرمان عالی ایک حکم تحریری جاری کیا گیا۔ مورخہ یکم جولائی ۱۸۵۷ء

نمبر ۲۳

عرضی مرزا مغل

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ! مورخہ ۲ جولائی ۱۸۵۷ء

مودبانہ التماس ہے کہ آج ایک درخواست اہل شہر کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ انہیں چیف پولس آفسر نے ایک جگہ مجتمع ہونے اور افواج دہلی کے افسروں کے زیر کمان ہتھیار باندھ کر طیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم نہیں اس حکم کا کیا مطلب ہے لہذا فدوی عرض کرتا ہے کہ اس قسم کے جتنے ضروری احکام ہوں اسمیں خادم کی صلاح لے لی جایا کرے۔

مرزا محمد ظہور الدین بہادر۔ سرکاری مہر کمانڈر انچیف (کوئی حکم نہیں)
(یہی ذاتی وجاہت اور اقتدار پسندی کا شوق تباہی اور شکست کا باعث ہوا حسن نظامی)

نمبر ۲۴

درخواست فقیر سید محمود

بحضور مورخہ ۴ جولائی ۱۸۵۷ء

ظل سبحانی جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۹ کے سپاہی اسکنر کے مکان کے قریب آگر رہے ہیں جو کشمیری دروازہ کے پاس ہے اور الیگزنڈر خان پولس اسٹیشن کے قریب چار کے مکانات برباد کر رہے ہیں یہ مکانات اسکنر کے مکان کے ارد گرد واقع ہیں اور ایک پورا محلہ آباد ہے جس میں کچھ تو اینٹ و پتھر کے ہیں اور کچھ گارہ اور کچی اینٹوں کے، اور فقرا رکی جائے قیام ہیں۔ مذکورہ بالا سپاہی پہلے دروازے اور چوکھٹیں (دہلیز) اکھاڑ لے گئے اور اب چھتوں کا ناس کر رہے ہیں۔ چونکہ ظل سبحانی ہر شخص پر نظر انصاف ڈالتے ہیں لہٰذا بندہ بھی حضور کی نوازشوں پر بھروسہ کلی رکھتا ہے اور عرض پرداز ہے کہ سپاہیوں کو ان کی بربادی سے باز رکھا جائے تاکہ بقیہ مکانات ان کی غارت گری سے محفوظ رہیں۔ نہایت ضروری تھا۔ اسلئے عرض کیا (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)

عریضہ نیاز فقیر حقیر سید محمود۔

بادشاہ کا پنسل کا تحریری حکم

مرزا مغل بہادر — نویں دیسی پیدل رجمنٹ کے افسروں کو سخت تاکید کی جائے کہ فقیروں کے مکانات ضائع کرنے سے باز رہیں۔ (بادشاہ بیچارے سوائے حکم لکھ دینے کے اور کیا کر سکتے تھے۔ حسن نظامی)

پشت پر نوٹ — "حکم لکھ دیا گیا" مہر پر نمبر (غالباً اندراج کا نمبر) ۲۰۴"

نمبر ۲۵

عرضی احسان الحق

بحضور مورخہ ۴ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ! جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ کچھ عرصہ سے مرزا ابوبکر صاحب شہزادی فرخندہ زمانی کے مکان میں جو بہرام خان کے تراہے پر ہے فاسد ارادوں سے جایا کرتے ہیں (غلام کا مکان بھی شہر کے اسی حصہ میں ہے) اور ان تمام سیہ کاریوں کے مرتکب ہوتے ہیں جو مے نوشی کے لازمی نتائج ہیں۔ کل دوپہر کے قبل وہ حسب معمول آئے اور تمام دن شہزادی مذکورہ کے مکان میں اسپرٹ وار شراب پیتے اور ناچ مجرا دیکھتے سنتے رہے۔ غروب آفتاب کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد وہ جانے کے لیے آمادہ ہوئے لیکن اتفاقاً سڑک کے دروازہ کی کنجی چوکیدار ہی کے ہمراہ تھی اور وہ فی الفور نہ آسکا جس سے مرزا کو دیر ہوگئی۔ مرزا بہت گھبراہٹ اور جلدی میں تھے اور انہوں نے غلام پر اپنی پستول کا فیر کیا جو اپنے چند دوستوں کے ساتھ ڈیوڑھی میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ حضور کا غلام خاموش رہا اور نشانہ خطا کر گیا لیکن مرزا نے پھر بدکلامی شروع کی اور چاہتے تھے کہ غلام کے مکان میں گھس کر تمام مال اسباب لوٹ کر لے جائیں لیکن فدوی نے فوراً اندر سے کنڈی لگا دی۔ مرزا نے حضور کے غلام کو مار ڈالنے میں کچھ کسر نہ اٹھا رکھی تھی تا نیر ہیت کے نشانہ خطا کر گیا انہوں نے تو پستول سے فیر کر ہی دیا تھا مگر غلام کی چند روز اور زندگی تھی جو بال بال بچ گیا۔ جب دروازہ بند کر لیا گیا تو مرزا نے تلوار کھینچ لی اور سپر پہ در پے کئی وار کئے۔ اسکے سوا اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ مختلف سمتوں سے در و دیوار پر پتھر برسائیں۔ پھر یہ حکم دیا کہ توپخانہ پیدل و سوار اس مکان کو لوٹ لیں اور اہل خانہ کو تہ تیغ کریں۔ چوکیدار متعینہ فیض بازار موقع واردات پر پہنچا تو مرزا نے اسے بہت دور سے نیچے گرا دیا اور احتمال تھا کہ سپاہ والا اسکا سر تن سے جدا کر دیتا۔

ایسا تو نہیں ہوا لیکن مرزا نے اسکے سر اور پیٹھ پر مکے مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ اور پھر ننگی تلوا سے دروازہ کو چور چور کر دیا، جبپر لگاتار بندوقوں کے بھی فیر ہوتے رہے۔ پھر پیادہ پاہیوں کو بازار میں منتشر کر دیا اور سواروں کو لوٹ مار کر حکم دیا۔ راہروں پر گولیاں برسیں شہر کے اسسٹنٹ چیف پولیس آفسر کے بھی ایک گولی لگی - - - - - - - - - - -

- -

- - - - - - - - - - - (اتنا حصہ پھاڑ لیا گیا ہے) - - - - - - - - - -

- -

- -

- - - اس حصۂ شہر کے باشندوں اور پولیس آفسر کا کچھ بھی مال نہیں بچا، تمام سامان لوٹ کر مرزا نے دروازہ توڑ ڈالا اور وہاں پہرہ بٹھا کر خود چلدیئے۔ اس بندہ زادہ پر قیامت برپا ہو گئی۔ حضور عالی کی نوازشوں پر بھروسہ کرتے ہوئے مجھے پورا پورا الیقین تاہم کہ انہیں پوری پوری سزا دی جائے گی۔ ورنہ کل آج سے کچھ دور نہیں ہے جبکہ شاہجہاں مرزا ابوبکر جو بلائیوں کی طرف جھکے ہوئے ہیں بالیقین تو ہیں، بندوقیں اور تلواریں لے کر آئینگے اور اپنے جی کے حوصلے نکالیں گے اور ہم بے یار و مددگار لوگوں کا خبر نہیں کیا حشر ہو۔ (اقبال و سلطنت کی دعائیں)

فہرست مال تلف شدہ

سرقی ودی دگز طویل قیمتی ۷ روپیہ - - - - - - - - - -	۱
آفتابہ مسی - - - - - - - - - - - - -	۲
طشتریاں مسی و سرپوش قیمتی ایک روپیہ - - - - - - - - -	۲
سصلے قیمتی ۲ روپیہ - - - - - - - - - - - - -	۱
بنارسی صافہ (زردار) قیمتی ۷ روپیہ - - - - - - - - -	۱

گھوڑا بھورے رنگ کا قیمتی ۲۰۰ روپیہ ---------- ۱

تلوار قیمتی ۵ اروپیہ ---------- ۱

حقہ خرد ---------- ۱

ایک جوڑ بیل قیمتی ۱۰۰ روپیہ ---------- ایک جوڑ

درخواست فدوی احسان الحق

شاہی حکم پنسل کا لکھا ہوا جو واردات مذکورہ سے علاقہ نہیں رکھتا ہے

دکھیہ تعجب نہیں ہے اگر میرزا ابوبکر سے یہ حرکت ہوئی ہو۔ مگر عرضی گذار کے بیان میں بھی مبالغہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اشیا تلف شدہ کی مختصر فہرست اور الفاظ کی طوالت کا فرق اسکو ظاہر کرتا ہے۔ حسن نظامی)

بنام مرزا مغل مورخہ ۵ر جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند سعادت مند آفاق ولاور مرزا ظہیرالدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو کہ تمہیں پیشتر بھی ایک خاص معتمد کی معرفت اطلاع دی گئی تھی۔ اور خود بھی مابدولت نے ہدایت نامہ لکھ کر روانہ کیا تھا کہ اسسٹنٹ چیف پولس افسر کا گھوڑا، پستول وغیرہ اشیا کا جلد پتہ لگاؤ۔ آج ہمیں چیف پولس آفسر کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ جنکا سائیس ملازم اسسٹنٹ چیف پولس آفسر، ابھی گھوڑا پہچان کر کیمپ سے آیا ہے اس نے رسالہ کی چھاؤنی میں جو اینور فتلاب پر ہے گھوڑا مذکور دیکھا ہے پس فرزند! تمہیں لکھا جاتا ہے گھوڑا مذکور ان لوگوں سے لیکر پولس آفسر کو دیدو۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

پشت پر حکم تحریر ہے دستخط و مہر کچھ نہیں مگر مرسلہ مرزا مغل کا حکم ہے:۔

افسران رسالہ کے نام ایک حکم جاری کیا جائے کہ اسپ مسئولہ کیلئے تحقیقات کریں۔ اگر وہی گھوڑا ہو اور ثبوت بہم پہونچ جائے کہ اسسٹنٹ چیف پولس آفسر ہی کا ہے تو فوراً یہاں روانہ کردیا جائے۔ مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء

حکم کے نیچے نوٹ :- یہ حکم غلطی سے یہاں لکھا گیا۔ دوسرے کاغذ پر لکھا جانا چاہئے تھا

نمبر ۲۶

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا جو درخواست نمبر ۲۵ سے تعلق رکھتا ہے

بنام مرزا مغل ۔

فرزند باشہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو کہ تمہیں تحقیقات کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے۔ مرزا ابوبکر بہادر کے ملازموں سے سرخ پگڑی اور تلوار لے لو کیونکہ وہ کامدار خان چوکیدار فیض بازار کی ہیں جو زخمی ہو گیا تھا اور ان لوگوں کو مابدولت کے حضور میں پیش کرو۔ تمہیں یہ بھی ہدایت کیجاتی ہے کہ مرزا مذکور کے آدمیوں سے محمد احسان الحق پسر مفتی اکرام الدین اور خدا بخش خان اسسٹنٹ چیف پولس آفسر کا سامان لے کر ہماری روبکاری میں پیش کرو۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

(غالباً یہ حکم سابقہ عرضی پر بعد تحقیقات کے لکھا گیا ہوگا۔ اور یہاں ترتیب سے الگ درج ہوا۔ حسن نظامی)

نمبر ۲۷

عرضی مرزا مغل

بحضور بادشاہ جہان پناہ! مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۸۵۷ء

مودبانہ گزارش ہے کہ یوسف بیگ کی معرفت مرسلہ پستول ملا۔ اعلیٰحضرت کا پیام سائل کے سوتیلے والد کے ذریعہ پہونچا۔ اعلیٰ حضرت فدوی کی عادت سے خود ہی واقف ہیں اور کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اسیلئے فدوی کے کہنے کی ضرورت نہیں غلام خداوندی عرض پرداز ہے کہ اس قسم کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا بلکہ صرف وہی جاری کیئے گئے ہیں جن کا علم حضور کو ہے یا اگر کوئی جاری ہوتا تو حکیم صاحب کو پہلے اطلاع دیدی جاتی۔ فوج میں تقسیم روپیہ کی بابت عرض ہے کہ بندتی صراف کو طلب کیا جائے اور قسمیہ

پوچھا جائے کہ حضور کا غلام ایک لاکھ روپیہ میں سے بالکل ہی کم حصہ لیتا رہا ہے یا نہیں اور کبھی بھی کچھ غبن کیا ہے؟ (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں) عریضہ خادم ظہور الدین کی سرکاری مہر ثبت ہے۔ "کمانڈر انچیف بہادر"

حکم شاہی پنسل سے ــــ "تحقیقات جاری رہے" نمبر ۴۰۱ " (غالباً انڈکس نمبر ہوگا)

(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بیٹے کے معاملہ کی بھی سختی سے بازپرس کرتے تھے مگر مجبوری یہ تھی کہ ان کے ہاتھ میں فوجی قوت نہ تھی۔ حسن نظامی)

نمبر ۲۸

عرضی جمنا داس زمیندار ساکن متھرا

بحضور مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ سلامت! جہاں پناہ!

نہایت ادب سے عرض ہے کہ فدوی چند سال سے بے روزگار بیٹھا ہے اور پہلے اس کا وقت نہایت عیش و عشرت سے گزرتا تھا اور اب حضور کے ظل عاطفت میں پناہ ڈھونڈھنے کے لیے حاضر ہوا ہے۔ اور ملتمس ہے کہ اسے ایک فرمان شاہی اس قسم کا ملجائے کہ وہ دہلی سے متھرا اور وہاں سے آگرہ تک انتظامات کر سکے۔ اور چونکہ نمکخوار متھرا کا باشندہ ہے اور تمام ضلع کے بچہ بچہ سے واقف ہے پس حضور کے اقبال اور خدا کے حکم سے وہ نہایت عمدگی سے انتظامات کر لے گا۔ اسکے سوا غلام ضلع مذکور کے ایسے دو ہزار آدمیوں کو جانتا ہے جو سپہ گری میں طاق ہیں۔ اسکی خواہش ہے کہ حضور اسکو فرمان عطا فرمائیں جسکے ملتے ہی وہ کمسریٹ اور ڈاکخانے گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں متھرا سے لے کر دہلی تک قائم کر دیگا۔ دس یا بارہ روز کے بعد غلام متھرا پہونچیگا جہاں سے خرچ شاہی و خزانہ عامرہ کے لیے دس لاکھ روپیہ پیش کش کریگا۔ پس وہ التجا کرتا ہے کہ معاملہ ہذا پر غور فرما کر منظوری عطا کی جائے۔ اور کچھ فوج بارود، گولی، اور توپخانہ

عنایت فرمایا جائے تاکہ فدوی اس کام کے لیے روانہ ہو جائے۔ ضلع مذکور میں پہونچتے ہی خدا کے حکم سے کافی بندوبست کرے گا۔ اور حضور کی سلطنت وہاں بھی مضبوط و مستحکم ہو جائے گی۔ بدوں حضور کے فرمان پانے کے غلام کچھ کام نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ کریگا حضور کو اطلاع دیتا رہے گا۔ اس معاملہ میں خدا کی مدد در کار ہے۔ واجب تھا عرض کیا (ترقی سلطنت و حشمت کی دعائیں)

توپ خانہ مع گولہ بارود ------------ ۱

رجمنٹ پیادہ و سوار ------------ ۱

مہر بطور سند شاہی برائے کارگزاری غلام -------- ۱

علاوہ براں جو مزاج عالی میں آئے بخشا جائے۔ عریضہ نیاز فدوی جمنا داس متوطن متھرا حال وارد دہلی۔

دستخط درخواست کنندہ بخط ناگری۔

نوٹ — اسپر کوئی حکم نہیں لکھا گیا بلکہ اسی کے متعلق ایک علیحدہ مراسلہ ہے جو علیحدہ لکھا جاتا ہے۔ (اس عرضی پر حکم نہ لکھنا اور دس لاکھ روپے پر متوجہ نہ ہونا بہادر شاہ کے صحیح دماغ اور حقیقت شناس ہونے کی دلیل ہے۔ حسن نظامی)

نمبر ۲۹

عرضی بجانب رتن چند داروغہ باغات شاہی و جائداد خانگی شاہی متعلقہ صاحب آباد

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! تاریخ نہیں ہے

بنہایت ادب سے گزارش ہے کہ سوار چاندنی چوک میں آکر بستے ہیں اور دو کانوں کے سامنے اپنے گھوڑے باندھتے ہیں۔ بہتیرے کرایہ داروں نے دکانیں خالی کر دی ہیں اور جو رہگئے ہیں وہ بھی ان کی تقلید کرتے جاتے ہیں۔ یہ سب لوگ سواروں سے خائف ہیں اور دوکانوں کے کرایہ کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ غلام عرض کرکے امیدوار ہے کہ

بمرضی شاہی ان کے نام حکم جاری کیا جائے۔

درخواست از طرف نمکخوار شاہی فدوی رتن چند داروغہ باغات شاہی و جائداد خانگی متعلقہ صاحب آباد۔

حاشیہ پر نوٹ ہے نقل کر لی گئی ،،

(یہ تھا فوج کا خودسرانہ رویہ جس سے سب عاجز تھے۔ حسن نظامی)

حکم شاہی بدوں مہر دستخط یا نام کے

بنام مرزا مغل مورخہ ۶ / جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند! جہاں بخت مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔

جانو۔ کہ ہمیں رتن چند داروغہ باغات شاہی و جائداد خانگی شاہی متعلقہ صاحب آباد کی عرضی سے معلوم ہوا ہے جو اسکے ساتھ شامل کی جاتی ہے کہ سواروں نے جو حال میں جودھپور سے آئے ہیں۔ دو دکانوں کے سامنے گھوڑے باندھنے شروع کئے ہیں اور کئی دکانوں پر قبضہ بھی کر لیا ہے اور یہ کہ چند دکانداروں نے دکانیں خالی کر دی ہیں اور بھاگ گئے ہیں اور دیگر کرایہ دار بھی جو ہنوز موجود ہیں اسی پر آمادہ ہیں۔ اس صورت میں رعایا کی خانگی آمدنی کو بہت نقصان پہونچیگا۔ پس فرزند من! تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ ان رسالہ والوں کو وہاں سے نکال کر کسی دوسری جگہ ٹھیرا دو تاکہ رعایا کی آمدنی میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ ہماری عنایات پر بھروسہ رکھو۔

حکم کے نیچے نوٹ ــــ "ایک حکم لکھا گیا"

نمبر ۱۲

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

بنام مرزا مغل۔ مورخہ ۷ / جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند — شہرۂ آفاق دلاور ظہور الدین عرف مرزا مغل بیگ بہادر ! جانو !
کہ سید حسین علیخان پولیس آفسر پہاڑ گنج کی درخواست جسمیں ایک جمعدار اور چند سپاہیوں
نے علی گنج پلنجی حسن گڈھ ، اور علا پور کے گوجروں کے ہاتھوں خوفناک زخم کھلئے
ہیں پڑھ کر ایک خاص حکم دو درخواست مذکورہ تمہیں روانہ کی گئی تھی۔ آج پولس آفسر مہرولی
کی عرضی سے معلوم ہوا ہے کہ وہی گوجر وہاں بھی شورش کر رہے ہیں اور تمام دیہاتوں
میں غارت گری کرتے پھر رہے ہیں ایسی قانون شکنی از حد خطرناک ہے لہذا تمہیں ہدایت
کی جاتی ہے کہ ایک پیدل کمپنی اور ۵۰ سوار فوراً روانہ کردو تاکہ یہ لوگ ان گوجروں اور
انکے صدر نمبر دار کو گرفتار کر کے لائیں۔ اگر یہ ماخوذ ہو گئے تو اپنے کیفر کردار کی واجبی
سزا پائینگے۔ بعد میں مکمل حکم جاری کیا جائے گا۔ ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔

نوٹ — "۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء نمبر ۸۴۹ ملا"

نمبر ۱۳

بادشاہ کا پنسل کا تحریری حکم

بنام۔ مرزا مغل

فرزند — شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر
معلوم ہو کہ جمنا داس زمیندار ستھراحال وارد دہلی کی درخواست سے یقین ہوتا ہے کہ
اسکے زیر حکم ... ۲ آدمی فن سپہ گری کے کامل ماہر ہیں ، اور وہ کہتا ہے کہ دس لاکھ
روپیہ لاکر خزانہ عامرہ میں داخل کریگا ، اور اپنی قابلیت پر اعتماد رکھتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے
کہ دہلی سے آگرہ تک نہایت عمدہ بندوبست کرلیگا اور یہ کہ اسے فوجی طاقت جو توپخانہ
پیادہ ، سوار ، گولہ بارود اور ایک مہر (برائے کارگزاری اور بطور سند کے ہو) پر مشتمل
ہو درکار ہے۔ چونکہ اسکے لئے کئی امور دریافت طلب ہیں کہ آیا یہ شخص کس صورت سے
اپنے قول کے بموجب عمل کر کے دکھائیگا۔ اور کونسا طریقہ استعمال کریگا۔

فرزندانِ مابدولت! انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ خاص خاص افسرانِ فوج کو جمع کرکے اس کے بارے میں مشورت کرو۔ پھر مشرح لکھ کر مابدولت کو ارسال کیا جائے کہ آیا ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں اور کیا وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر وہ کامیاب ہو سکتا ہے تو کونسا طریقہ اختیار کرے گا۔ نیز یہ بیان کیا جائے کہ فوجی افسروں کی کیا رائیں ہیں اور وہ آدمی دراصل اس کام کا اہل بھی ہے یا محض اپنے فائدہ کی غرض سے قتل و غارت کے درپے ہے۔

تمام امور مجوزہ مع رُوداد کارروائی بموجب اسکے قول کے جو اس نے عرضی میں تحریر کیا ہے ہمیں صاف صاف تحریر کیا جائے۔ اسکے بعد آخری احکام دیئے جائینگے اصلی عرضی اسکے ہمراہ شامل ہے اول تم اسے خوب غور سے پڑھ کر سمجھ لو اور جو کچھ تفصیل اس حال کی معلوم ہو سکے ہمیں تحریر کرو۔ اور ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔ دیگر آنکہ کیا یہ شخص دس لاکھ کا کوئی دفینہ کھدوانا چاہتا ہے یا کوئی خزانہ جانتا ہے جہاں اتنا روپیہ پوشیدہ ہو، یا کسی کو لوٹ کرلانے کا ارادہ کرتا ہے؟ اس شخص سے ان تمام باتوں کا جواب طلب کیا جائے۔ (یہ حکم کس قدر احتیاط اور دانشمندی پر دلالت کرتا ہے حسن نظامی)

نمبر ۳۲

عرضی چودھری امام بخش و دیگر جملہ برف والان

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! تاریخ نہیں آخری حکم کی تاریخ

۱۸ر جولائی ۱۸۵۷ء

مودبانہ گزارش ہے کہ غلام در دولت کے قدیمی نمکخوار ہیں۔ حال میں جو فوج آئی ہے اس نے غلاموں کے مکانوں کے پاس ہی خیمے نصب کر رکھے ہیں۔ اور یہ برف کے کھتول سے بالکل ملحق ہیں جو ترکمان دروازہ کے سامنے ہیں۔ فدویوں میں اضطراب پھیلا ہوا ہے کیونکہ ان کے مکانات کی چوبی چھتیں اکھاڑ اکھاڑ کر یہ لوگ لئے جارہے ہیں اور کئی

باشندوں نے اپنی جانوں کو معرض خطر میں دیکھ کر اس جگہ کو چھوڑ ہی دیا ہے لیکن فدوی تادم موجود ہے اور محض اسوجہ سے کہ جو برف حضور کے آبدار خانہ کو بھیجی جاتی ہے وہ غلام ہی کے کھیتوں سے جاتی ہے۔ اعلیٰ حضرت تمام مخلوق خدا کی پاسبانی کرتے ہیں لہذا عرض گزار امیدوار ہے کہ مادہو گنج جائداد راجہ جے پور مع جنتر منتر جو راجہ جے سنگھ کا ہے اور ترکمان دروازہ کے متصل ہے اور جسکی دیواریں ہنوز محفوظ ہیں براہ الطاف و اکرام اسے بخش دی جائیں اور بریلی سے آئی ہوئی افواج کے نام ایک پروانہ جاری کیا جائے کہ باز رہنے کی کوشش نہ کریں تاکہ حضور کا غلام جائے پناہ پاکر شب و روز حضور کی ترقی و اقبال کے لیئے دعا کرتا رہے۔ نیز عرض ہے کہ افسروں کے نام جو حکم جاری کیا جائے اسپر حضور کی مہر خاص ثبت ہو۔

عریضہ غلام امام بخش وجلہ برف والان۔

نمبر ۳۳

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

ترجمہ فرمان بنام نواب نجیب آباد از دہلی۔

مہر ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ پادشاہ غازی ۱۲۷۳ ہجری ہجم جلوس	امیر الدولہ، ضیاء الملک، محمد محمود خان بہادر مظفر جنگ ہمارے ملازم خاص، مورد الطاف ونگہداشت، ہماری مہربانیوں کے مقصود۔

جانو کہ تم خاص ملازم عرضی مشتمل بر حالات مفصلہ، مع تفصیل ضلع کے تمام پرگنوں کی خراب حالت کے جو لٹیروں اور بدمعاشوں نے کر رکھی ہے اور انسداد کے لیئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جتنے پیدل و سوار مل سکیں بھرتی کر کے حالت درست کیجائے۔ اور خاندانِ شاہی کے آبائی نمکخوار ہونے پر بدولت کی توجہ مبذول کرانا اور یہ کہ بدستور سابق این جانب کی توجہ شاہی پر اس ضلع پر ہو جائے ملاحظہ سے گزری

حقیقتاً غلام خاص کے اجداد گذشتہ سلاطین کے وقت سے ہمیشہ مورد عنایت رہے ہیں۔ اور تم غلام خاص کو ہم خاص الخاص عنایت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے ہیں۔ نور چشمی مرزا شاہ رخ کی خدمتیں بجالاتے رہے ہو۔ (یہ بیان ہے ان سلوکوں کا جو مرزا شاہ رخ فرزند شہنشاہ سے دس برس قبل روہیلکھنڈ میں شکار کے موقع پر کئے گئے تھے) پس تم ہماری خاص عنایتوں کے سزاوار ہو۔

اگر تم اپنی گذشتہ اعلیٰ خدمات کے ساتھ ہی ساتھ اب اور بھی بڑھ کر خدمتیں انجام دو گے تو لطف شاہی بہت زیادہ کر دیا جائے گا۔ اور تمام ضلع کا انتظام تمہارے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ تم نے عرضی میں خواہش کی ہے منظور فرما لیا جائے گا۔ تاوقتیکہ ایک پختہ سند جاری نہ کی جائے تم ضلع کی آمدنی کو اپنے پاس جمع رکھو اور افواج و افسران محکمہ آمدنی کی تنخواہ دیکر بقیہ ہمیں ارسال کرو اور ساتھ ہی خزانہ و دیگر اسباب، گھوڑے جو معقول تعداد میں انگریزی فوج کی فراری کے بعد تمہارے ہاتھ آئے ہیں انہیں تم مع تفصیل مرقومہ بدست متھرا داس روانہ کرو۔ اور دو سواران شاہی ہمراہ کر دو تاکہ تمہاری کارکردگی جانچی جاوے اور ترقی دیجائے۔

۲۸ ذیقعدہ بست ویکم سال جلوس خود بدولت مطابق ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء

نمبر ۳۴

عرضی کریم بخش عرف نتھوا

بحضور — تاریخ نہیں آخری حکم کی تاریخ ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ خداوند کرم گستر!

مودبانہ التجا ہے کہ آٹھ یا دس روز ہوئے کہ گیارہویں پیدل کے خفیہ ملازم جواہر بخش نے سڑک مسمیٰ قاضی کے حوض سے فدوی کی خچر مادیان چرالی ہے۔ غلام نے پانچ روز تک بڑی وقت اور تلاش کے بعد اس مادہ خچر کا پتہ لگایا اور جواہر بخش مذکور نے

گیارہ روپیہ لینے کے بعد اسے واپس کیا۔ تین روز کے بعد پھر مذکورہ خفیہ نویس اپنے ایک ہمراہی کو لئے ہوئے غلام کے مکان پر آیا جو ترکمان پولیس کے حلقہ میں ہے اور بطور مجرم گرفتار کر کے مرزا خیر سلطان بیگ ڈاکٹر پیادہ رجمنٹ نمبرا کے روبرو پیش کیا۔ ڈاکٹر نے غلام کو حوالات کر دیا اور کہا کہ یہ اسی کا (خفیہ نویس کا) خچر ہے پس یا تو اسے لا کر چھوڑ جائے ورنہ حوالات رہے۔ چنانچہ فدوی نے اپنی قریب المرگ اہلیہ کو چھوڑ کر فی الفور خچر لیجا کر اسکے حوالہ کیا اور گیارہ روپیہ اسنے مجھے واپس کر دئے۔ حقیقت یہ ہے کہ پانچ مہینے گزرے جبکہ غلام نے مویشی مذکورہ کو رمضان خاں رسالدار پانچواں ترُپ رجمنٹ بے قاعدہ سواران نمبر ۵ سے جو دہلی کے باشندے ہیں خرید کیا۔ غلام ملتجی ہے کہ اعلیٰ حضرت بلحاظ غریب پروری و حفاظت خلق جو حضور کے خاص اوصاف ہیں رسالدار مذکورہ اور ان کی رجمنٹ کے چار پانچ افسروں سے تحقیق فرمائیں تاکہ غلام انصاف کو پہنچے اور ہمیشہ اعلیٰ حضرت کی ترقی سلطنت و اقبال کا دست بدعا رہے۔ واجب تھا عرض کیا۔ (اقبال سلطنت کی دعا)

عرضی کمترین کریم بخش عرف نتھوا مالک خچر اور انصاف کا خواستگار

بادشاہ کا دستی حکم سیاہی کا لکھا ہوا

نمبر ۶۳۱

"پیادہ رجمنٹ نمبرا کے افسروں کے نام ایک حکم جاری کیا جائے۔" مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء

پشت پر ایک گوشہ میں نوٹ۔ مقدمہ ہذا میں حکم نہیں جاری کیا گیا،،

(کریم بخش عرف نتھوا ہمارے زمانہ میں زندہ تھے اور بڑے مقدمہ باز مشہور تھے۔ دہلی کے مشہور جج مسٹر کلیفوڈ کی عدالت میں ان کا بار بار جانا ہوتا تھا۔ ایک دن مسٹر کلیفوڈ نے ظرافت سے کہا کہ کریم بخش کے نام کا کاف کہتا ہے کہ یہ مقدمہ بازی کا کتب (قطب) ہے کریم بخش نے جواب دیا کہ حضور کے نام کا کاف کہتا ہے کہ آپ قطب الاقطاب ہیں۔ الغرض خچر کے قصہ کو بادشاہ تک پہنچانا انکی مقدمہ پسندی کا ابتدائی شوق سمجھنا چاہیئے۔ حسن نظامی)

نمبر ۳۵

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا لکھا ہوا

بنام مرزا مغل نمبر ۳۴۳ ۶ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند ـــــ شہرہ آفاق ولاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔

جانو! بہت دنوں پہلے کچھ سواروں نے حیات بخش و مہتاب باغ میں بودو باش اختیار کی تھی اور بوجہ مجروح ہونے کے ان لوگوں سے ہمارے باغ بھرے ہوئے تھے پھر فرمان شاہی سے انہیں وہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اب تقریبًا دو سو سپاہی جو نمبر ۴۵ پیادہ رجمنٹ کے ہیں اور ایک دیسی ڈاکٹر مع اپنے اہل و عیال کے پھر وہاں مقیم ہو گئے ہیں اور جب تک وہ وہاں سے نہ ہٹیں گے ہمارے باغات کو پہلے کی طرح نقصان پہونچتا رہیگا۔ اور علاوہ ازیں ہماری سواری جب کبھی ادھر سے نکلتی ہے تو بڑی دقت پیش آتی ہے پس فرزند، تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ افسرانِ عدالت سے ملکران سپاہیوں اور دیسی ڈاکٹر کو وہاں سے ہٹانے کے متعلق گفتگو کرو۔ امید ہے کہ ایسا کرکے ہماری خوشنودی کو قائم رکھوگے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

نمبر ۳۶

عرضی شیو دیال و شادی رام سوداگران

بحضور مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

نہایت ادب سے التماس ہے کہ بدمعاشوں کا بڑا بھاری گروہ فدویوں کی دکان متصل کشمیری دروازہ پر آتا ہے اور بہت بری کارروائیاں کرتا ہے۔ بعض اوقات چیف پولس آفسر کو اور بعض اوقات سپاہیوں کو بلا لاتا ہے اور فدویوں پر الزام لگاتا ہے کہ دشمنوں سے سازش کی ہے۔ اور انہیں رسد پہنچاتے ہیں۔ حضور کو معلوم ہو کہ

فدویان خانہ زاد غلام ہیں اور ایسی کارروائیوں سے ان کی بربادی یقینی ہے۔ پس ملتجی ہیں کہ ہماری دو کانوں پر سرکاری قفل لگا دیے جائیں تاکہ ہمیں بھی امن و چین نصیب ہو اور دکانیں بھی محفوظ و مامون رہیں۔ (ترقی جاہ و سلطنت کی دعائیں)

درخواست گزرانیدہ غلام شادی رام شیودیال سوداگران۔

پنسل کا لکھا ہوا بادشاہ کا دستی حکم

مرزا مغل — درخواست کنندگان کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔

پشت پر نوٹ — "نمبر ۵۵"

پشت پر حکم بدوں دستخط یا مہر کے صریحاً مرزا مغل کا حکم ہے:۔

عرضی ہذا آج پہونچی جس پر بادشاہ کا تحریری حکم ہے کہ انتظام کیا جائے۔ سائلین کی استدعا ہے کہ ان کی دکان پر سرکاری قفل جڑ دیا جائے۔ پس حکم دیا جاتا ہے کہ چیف پولیس آفسر کے نام ایک حکم جاری کیا جائے کہ درخواست کنندوں کی دکان پر سرکاری قفل جڑ دیا جائے اور ان کی خبرگیری کی جائے۔

نمبر ۳

حکم جس پر شاہی عدالت کی مہر ثبت ہے

بنام مورخہ ۲۲ جولائی ۱۸۵۷ء

نشان اولو العزمی چیف پولیس آفسر دہلی

پانچ ملزموں میں سے۔ جنہیں تم نے روانہ کیا ہے۔ دفتر ہذا میں دو کے فائل موجود ہیں۔ تفصیل ذیل میں درج ہے۔ لیکن یہ تین کے فائل یہاں موجود نہیں پس اگر تمہارے پاس عدالت شاہی کی کوئی تحریری رسید بابت گم جانے ان تینوں فائلوں کے موجود ہو تو عدالت ہذا میں پیش کرو۔ آیندہ کے لیے خیال رہے کہ کوئی بھی ملزم جو عدالت میں پیش کیا جائے فرد ارتکاب جرائم بھی اس کے ہمراہ ہونی چاہیئے۔

فہرست مقدمات۔

فائل جو موجود ہیں

مقدمہ گمانی مدعا علیہ

مقدمہ رحم اللہ مدعا علیہ

فائل جو موجود نہیں

ہر سکھ

غلام علی

خدا بخش

جواب مبارک شاہ چیف پولس افسر شہر جو حکم بالا کے پشت پر لکھی ہے۔

بحضور مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ سلامت!

حکم ہٰذا میں جو کیفیت طلب کی گئی ہے علیحدہ درخواست میں مذکور ہے جو اسکے ہمراہ بھیجی گئی ہے

درخواست بندہ مبارک شاہ چیف پولس آفسر دہلی

سید مبارک شاہ کی درخواست نمتی شدہ جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے

بحضور مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ گذارش ہے کہ بندگان عالی کا مراسلہ کہ پانچ ملزم جو چیف پولس آفس شہر سے بھیجے گئے تھے پہونچے اور یہ کہ ان میں سے رحم اللہ اور گمانی کے مقدمات کی فائلیں عدالت شاہی میں ہیں۔ لیکن غلام علی، ہر سکھ، اور خدا بخش کی فائلیں دستیاب نہیں ہوتیں اور اسلیے ہدایت کیگئی کہ اگر کوئی عدالت شاہی کی تحریری رسید یہاں موجود ہو تو پیش کروں اور آئندہ ملزمین کے ساتھ ہی ساتھ فرد ارتکاب جرائم بھی روانہ کیا جایا کرے۔ لہٰذا ان کی تفصیل حسب ذیل حاضر کی جاتی ہے۔

ہر سکھ کو ماتحت پولس آفسر الہ آباد نے مفسدانہ ذرائع سے معاش حاصل کرنے کی بنا پر

مشتبہ جان کر گرفتار کیا ہے، اور ملزم موافق معمول اس پولیس اسٹیشن کو بھیجدیا گیا لیکن چونکہ کوئی مدعی پیدا نہیں ہوا اور نہ اسکے پاس سے کوئی مال مسروقہ برآمد ہوا اسلیئے اسکے مقدمہ کے کاغذات تیار نہیں کئے گئے۔ غلام علی کی بابت (تحریری غلطی کی بنا پر یہ نام لکھا گیا ورنہ اسکا اصل نام محمد ہے) تفصیل یہ ہے کہ وہ چاندنی چوک پولیس اسٹیشن سے میرے پاس بھیجا گیا ہے اور اسکے ہمراہ ایک مراسلہ بھی تھا جو ظاہر کرتا ہے کہ اسکے مقدمے کی بنا کیا ہے اور اشیائے ذیل جو مال مسروقہ میں سے ہیں اسکے پاس برآمد ہوئیں:۔

ظروف برنجی جو چمن جی کشمیری کا مال ہے۔

بھیڑ اور بکریاں کے چمڑوں کی جوتیاں، کپڑے، و دیگر اشیا جو غلام حیدر خان کا مال ہے۔

چیف پولیس اسٹیشن میں تحقیقات کی گئی ماتحت پولس آفسر کی تحریر سے جرم ثابت ہوگیا نیز گواہوں نے اظہار دیا اور خود غلام علی نے اقبال کیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ بعدہٗ مدعی سے کئی رسیدیں لے کر اور پہلے خوب اسکی ملکیت کی تحقیق کر کے وہ مال مدعی کو دیدیا گیا۔ ماتحت پولس اسٹیشن سے جو مراسلہ آیا تھا وہ بھی حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ملزم کے مقدمے کی بابت میری رپورٹ میں بتا دیا گیا ہے کہ یہ شخص ترکمان دروازہ میں چوکیدار تھا لیکن چاندنی چوک اسٹیشن کے محرر نے خاص اپنی مرضی سے اسے اشرفی کے کٹرہ میں منتقل کر دیا معلوم ہوتا ہے محرر کو چوکیدار سے اس قسم کے کام لینے تھے! چنانچہ روزنامچہ میں یہ رپورٹ مع درخواست پولس اسٹیشن مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۸۵۷ء موجود ہے۔ خدا بخش کے مقدمے کی نسبت عرض ہے کہ اس پولیس اسٹیشن کے روزنامچے میں جو حوالجات درج ہیں۔ ان کی تحقیق بھی کرلی گئی ہے۔ تاریخ اندراج ۱۰ر جولائی ۱۸۵۷ء ہے۔ خدا بخش رسالہ کے سوار نے ملزم کو اس بنا پر گرفتار کیا تھا کہ وہ ناجایز طریقے سے کسب معاش کرتا ہے اور پھر یہاں پولیس اسٹیشن میں لے آیا۔ رسالہ کے سوار نے ننھے ولد کولیا خاں فقیر کو اپنا پستول عاریتاً دیدیا تھا اور ملزم نے زبردستی ننھے سے پستول چھین لیا اور فرار ہوگیا۔ بہت روز تک روپوش

رہا اور اب گرفتار ہوا ہے۔ رسالہ کے سوار کے بیان کی تصدیق کو لیا خان فقیر نے بھی کی ہے اس مقدمہ کی رپورٹ اعلیحضرت کمانڈر انچیف بہادر کی روبکاری میں ارسال کر دی گئی تھی تاکہ کچھ حکم ملے۔ مگر اب تک کوئی حکم نہیں ملا۔ دیگر عرض ہے کہ عدالت شاہی کی رسیدیں پولس آفس میں تلاش کی گئیں مگر کہیں سراغ نہیں ملتا سبب یہ ہے کہ ہمیشہ کاغذات روانہ کئے جاتے ہیں مگر عدالت سے کوئی باضابطہ رسید نہیں ملتی اور اسوجہ سے لاچاری ہے۔ جو حق تھا عرض کر دیا آیندہ کے لیے مزید احتیاط کی جائے گی اور جب کوئی ملزم روانہ کیا جائے گا اس کے ہمراہ فرد ارتکاب جرائم، مدعی، و ثبوت وغیرہ بھی بھیجے جائینگے۔ تمام ماتحت افسران پولس متعینہ شہر اس حکم سے مطلع کر دیئے گئے ہیں اور بخوبی اسپر عمل پیرا ہونگے۔ (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)

عرضی گزرانیدہ غلام سید مبارک شاہ چیف پولس آفسر شہر دہلی چیف پولس آفس کی مہر ثبت ہے "شاہجہان آباد"

نیچے ایک گوشہ میں نوٹ ہے — "نقل لے لی گئی"

نمبر ۳۸

محضر شاہی یا اعلان بغیر دستخط و مہر کے غالباً دفتر کی نقل ہے۔

بنام جملہ باشندگان قصبہ رہتک مورخہ ۲۳ جولائی ۱۸۵۷ء

اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی کسی پر ہاتھ نہ اٹھائے، ظلم نہ کرے اور یہ کہ اصل زمینداروں کی رعایا بنکر رہے کیونکہ وہ سلطنت کے خیر خواہ سمجھے جاتے ہیں۔ نظم و نسق کے لیے بہت جلد فوجی قوت روانہ کی جائے گی۔ اعلیحضرت بادشاہ سلامت کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی کی فکر ہمیشہ دامنگیر رہتی ہے۔ چنانچہ تمام وہ لوگ جو بدامنی پھیلانے یا احکام بااختیار سے سرکشی کرنے کے مجرم ہونگے مستوجب سزائے شدید ہونگے۔ یہ اعلان عوام کی آگاہی کے لیئے جاری کیا جاتا ہے۔

نمبر ۳۹

عرضی مرزا مغل

بعالیخدمت مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء

جناب بادشاہ سلامت جہاں پناہ!

خداوندا! گزارش ہے کہ چودہ سیانہ قد گھوڑے مع چند میگزین گاڑیبانوں کے، کچھ پیادہ سپاہی گرفتار کرکے خادم کے پاس لائے ہیں۔ گاڑیبانوں کا بیان ہے کہ یہ گھوڑے ان کی ذاتی ملکیت ہیں۔ ان کے بیان کی صداقت بغیر تفتیش نہیں ہو سکتی۔ فدوی عرض پرداز ہے کہ اگر اسے ہدایت کی جائے تو وہ بدوں مزید تحقیقات کئے ان گھوڑوں کو شاہی توپخانہ میں داخل کرلے انمیں سے بعض تو ہیں کھینچنے کے لایق ہیں اور بعض چھوٹے پست قد اور بالکل نا قابل ہیں۔ اگر حضور کی رائے عالی ہو تو یہ گھوڑے اسوقت تک رکھے جائیں۔ جب تک باقاعدہ تحقیقات جاری رہے اور بعدہٗ وہ ملاحظہ شاہی کے لیئے پیش کئے جائینگے۔ اعلیحضرت کی ہدایتیں مع دستخط خاص کے ارسال فرمائی جائیں تاکہ آگے کارروائی کیجائے۔ ضروری تھا اسلیئے عرض کیا۔

درخواست فدوی ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

نمبر ۸۵۹

کارروائی جاری رکھو اور نتیجہ سے ہمیں اطلاع دو۔

نوٹ زیر حکم، ۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی نیت کس قدر اچھی تھی۔ میرزا مغل گھوڑوں کو بغیر تحقیقات کے فوجی ضرورت کے لیے غصب کرنا چاہتے تھے مگر بادشاہ نے تحقیقات پر زور دیا۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۰

عرضی مبارک شاہ چیف پولیس آفسر شہر

بحضور مورخہ ۲۵ رجولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التجا ہے کہ آج بوقت دوپہر اطلاع موصول ہوئی تھی کہ پیدل سپاہیوں کے ایک کثیر گروہ نے الوپی پرشاد و رام لال کھتریوں کے مکان توڑ ڈالے ہیں اور انگریزوں کی تلاش کے بہانے اندر گھس گئے ہیں۔ میں نے فوراً اپنے اسسٹنٹ کو روانہ کیا کہ ان لوگوں کو تشدد سے باز رکھا جائے۔ لیکن پھر بھی میں مطمئن نہ ہوا تو اور امداد روانہ کی۔ نائب نے تھوڑی دیر میں واپس آکر اطلاع دی کہ رجمنٹ کے افسر نے اسے واپس کر دیا ہے اور یہ کہا کہ وہ خود امن قائم رکھیگا اسسٹنٹ چیف پولس آفسر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ابھی معلوم ہوا کہ وہاں نہ تو کوئی مشتبہ مال برآمد ہوا۔ اور نہ کوئی انگریز پایا گیا۔ بلکہ الٹا مکان کے مالکوں کا نقصان ہوا جس کا شمار کرنا دشوار ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ سپاہی دو آدمیوں کو اپنے ہمراہ گرفتار کرکے لے گئے ہیں اور واردات مذکورہ میں فتنہ و شر برپا کیا گیا اور تلاش کے بہانے سے ایسا سلوک کیا گیا۔ ایسی کارروائیوں سے رعایا میں بے چینی اور ناراضگی پھیل رہی ہے کہ آجکل محض مخبروں کے بیان پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ خانہ تلاشی نہایت نرمی اور اخلاق سے کیجانی چاہئیے جسمیں چار پانچ معتمد اشخاص پولس کے انتظام سے تلاش کریں۔ میں اسکے ہمراہ ایک درخواست ارسال کرتا ہوں تاکہ حضور عالی کے فیصلہ کن ہاتھوں یہ معاملہ طے ہو جائے۔ واجب تھا عرض کیا (ترقی اقبال شاہی کی دعائیں)

درخواست خادم سید مبارک شاہ چیف پولیس آفسر

مہر: چیف پولس آفسر مقام دار السلطنت شاہجہاں آباد۔

بادشاہ کے ہاتھوں کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل۔ فی الفور افسران رجمنٹ کو یہاں بھیجا جائے اور ان غریبوں کو رہا کر دیا جائے۔

(بیچارے رعایا اور بیچارا بادشاہ مجبور رہتا۔ فوج کسی کا حکم نہ مانتی تھی۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۱

عرضی امام اللہ خاں سوار

بحضور مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء

ظل السبحانی جہاں پناہ!

نیاز مندانہ عرض ہے کہ فدوی کا گھوڑا بسبب سم پھٹ جانے کے بالکل ناکارہ ہوگیا ہے۔ چونکہ خانہ زاد پر حضور کی عنایات قدیمی ہیں لہذا امیدوار ملتجی ہے کہ ایک ماہ کی رخصت دیجائے تاکہ وہ کوئی اور گھوڑا تلاش کر لائے (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)

عریضہ کمترین خانہ زاد امام اللہ خاں بارگیر (بیقاعدہ سوار) متعلق محکمہ تنخواہ۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا حکم

افسرانِ محکمہ تنخواہ — ایک ماہ کی رخصت دیدیجائے۔

(معمولی باتوں کو بھی بادشاہ تک پہنچانے میں بدخواہان سلطنت کی یہ حکمت عمل پوشیدہ تھی کہ بادشاہ پر کام کا بوجھ پڑے اور وقعت کم ہو۔ اور وہ ضروری کاموں میں وقت نہ دے سکیں حسن نظامی)

نمبر ۴۲

عرضی سالگ رام مالک گاڑیان

بعالیخدمت تاریخ نہیں حکم شاہی کی تاریخ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

نیاز مندانہ التجا ہے کہ غلام کی بیل گاڑیاں مسافروں اور پارسلوں کو دہلی اور متھرا کے درمیان لیجایا کرتی ہیں اور فوجوں کی بغاوت کے رفع کے غلام کے تمام کاروبار درہم برہم ہوگئے ہیں ایک بھری ہوئی گاڑی جو متھرا سے آرہی تھی عرب سرائے میں بوجہ ملک کی نازک حالت کے روک دی گئی تھی۔ جن لوگوں کے ذمہ وہ گاڑی تھی وہ لوگ ابھی تک حفاظت کر رہے ہیں اور اب غلام سے التجا کرتے ہیں کہ اسے دہلی لے جاویں۔ غلام اعلیٰ حضرت کی مہربانی اور خبر گیری پر بھروسہ

کرکے التجا کرتا ہے کہ مدد کے لیے ایک چپراسی عنایت کیا جائے تاکہ گاڑی مذکورہ کو عرب سرائے سے بحفاظت لے آئے اور پھر خادم حضور کی درازی عمر و خوش اقبالی کی دعا کریگا۔ واجب تھا عرض کیا۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عریضہ فدوی سالگ رام مالک بیل گاڑیان۔ رعایائے شاہی۔ باشندہ دہلی

پشت پر حکم مع مہر شاہی

حکم دیا جاتا ہے کہ پولیس آفسر رپورٹ لکھ کر روانہ کریں" ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء

علیحدہ پرزہ پر سالگ رام کی عرضی کا اقتباس درج ہے جس پر پولیس آفسر کی رپورٹ ہو "ایک گاڑی ملکیت درخواست کنندہ عرب سرائے میں کھڑی ہے"

اجرائے حکم شاہی

میرزا مغل بہادر — ایک چپراسی سالگ رام کے ہمراہ کردیا جائے اور گاڑی بحفاظت شہر میں منگوادی جائے۔

پولیس آفسر کا اطلاع نامہ کہ حکم بالا پر عملدرآمد کیا گیا

بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

عالیجاہا بموجب فرمان حضور والا فدوی نے گاڑی کو تارا برہمن سے لے کر مدعی کو دیدی ہے اسکی رسید اطلاع ہذا کے ہمراہ ملفوف ہے۔ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء درخواست فدوی خواجہ نظیر الدین خان پولس آفسر بہادر پور مقیم عرب سرائے ذاتی مہر پولس آفسر اور بہادر پور پولس اسٹیشن کی مہر۔

سالگ رام کی رسید جو پولس آفسر کے اطلاع کے ہمراہ ہے۔

میں کہ سالگ رام ولد موتی رام ذات برہمن ساکنہ دہلی ایک گاڑی تارا برہمن مقیم عرب سرائے کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ اب معرفت پولس آفسر بہادر پور جو عرب سرائے میں رہتے ہیں بموجب فرمان عالی حضرت ظل سبحانی وصول پائی۔ میں رسید لکھتا ہوں تاکہ سند رہے اور وقت پر کام آئے۔

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء۔ دستخط گواہان بخط ہندی جنکے نام "چھجو" اور "سیدا" ہیں۔

"کاغذات دوکان عرب سرائے" سالگ رام کا تصدیق نشان۔

پولس آفسر کے اطلاع نامہ پر بھی حاشیہ پر سالگ رام کی رسید لکھی ہے مگر اسپر مہر یا دستخط نہیں ہے "فائل داخل دفتر" مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء

(اس قسم کی معمولی عرضیاں بادشاہ تک پہنچانی اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ بادشاہ کو بہت کم تعلق ان معاملات سے تھا اور فوجی محکمہ شاہی مہر سے شاہ کی بے خبری میں فائدہ اٹھاتا تھا ورنہ ایک آدمی لاکھوں کاموں پر کیونکر متوجہ ہوسکتا ہے۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۳

عرضی ڈنڈی خان کسان قلعہ کہنہ

بخدمت — تاریخ نہیں ہے آخری حکم کی تاریخ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ گزارش ہے کہ خادم ایک غریب کسان ہے اور حضور کی قدیمی رعایا میں سے ہے اور تابعدار اپنے کاشتکاروں کے برخلاف فصل خریف کی لگان وصول کرنے کا دعویٰ دائر کرتا ہے کیونکہ وہ جب انہیں کہتا ہے یہ لوگ آجکل کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ اسلیئے عرض کرکے امیدوار ہے کہ جہاں پناہ اپنے سایہ حمایت میں جگہ دیں اور افسرانِ قلعہ کہنہ کو حکم دیں کہ وہ روپیہ وصول کرادیں تاکہ تابعدار قسط بابت اراضی شاہی ادا کرسکے۔ فدوی یہ بھی عرض کرتا ہے کہ اگر اسے اختیارات دیدیئے جائیں تو وہ اہل موضع سے لگان کی وصولی بالکل پٹواریوں کے کاغذات کے بموجب کردیگا اور حضور کی جناب میں پیش کردیا کریگا۔ اسوقت موضع مذکور بالکل تباہ حالت میں ہے اور جب وہ خزانہ شاہی میں داخل کردیا جائے گا تو یقیناً غلام کی بہت عزت افزائی کیجائے گی۔ نیز عرض ہے کہ جب غلام کسانوں سے تخم ریزی کے لیئے آیندہ فصل کے قیام کو مدنظر رکھکر کہتا ہے تو وہ بالکل شنوائی نہیں کرتے اور جو لوگ کہنا مان کر زمین جوتتے

پا بوتے ہیں تو فوجی آدمی اور شتربان وغیرہ اسے برباد کر دیتے ہیں۔ جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ کسان گائیں چرانے چلے گئے تو کھیتوں میں گھس جاتے ہیں اگر غلام انہیں روکتا ہے تو قصداً تاراج کرتے ہیں۔ غلاموں کی بربادی و حفاظت حضور عالی کے ہاتھ ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ پانچ سوار اور ایک افسر تابعدار کی حفاظت و سلامتی اور اسے مدد دینے کے لیے مقرر کیا جائے تاکہ وہ کاشتکاری شروع کر دے اور اگر اعلیٰ حضرت چاہیں تو ایک مہینہ یا پندرہ روز کے بعد انہیں واپس بلا لیں۔ اگر نہیں ہوگا تو ہم غریب کسان کیونکر موجودہ فصل کی قسط شاہی ادا کریں گے اور اپنے بیوی بچوں کو پرورش کر سکیں گے؟ بہرحال حضور مالک ہیں۔ (ترقی جاہ و سلطنت کی دعائیں)

عرضی فدوی ڈونڈیا خان کسان ساکنہ قلعہ کہنہ قدیم نمکخوار شاہی۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل — افسران پیدل رجمنٹ مقیم قلعہ کہنہ کو قطعاً تاکید کی جائے کہ ہماری رعایا کی کھیتی کو کوئی نقصان نہ پہونچائیں۔

پیشانی پر ایک گوشہ میں دستخط شاہی۔

حکم (مہر و دستخط) مہر ظہیر الدین مرزا مغل کا حکم ہے کہ قلعہ کہنہ کے کسانوں کو طلب کیا جائے

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ کا حکم تعمیل کیا گیا کسانوں کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں ۱۳ جولائی ۱۸۵۷ء

(حکم کے نیچے نوٹ: افسران پیدل رجمنٹ و ساتویں سواروں کے نام احکام جاری کئے گئے جو قلعہ کہنہ میں مقیم ہیں۔ کسانوں کو معلوم نہ تھا کہ فوجی ضرورت مہذب زمانہ میں بھی ہر قوم کی بے عنوانیوں کا سدباب کرنے سے قاصر رہی ہے۔ حسن نظامی)

نمبر ۱۲۴

درخواست مرزا مغل مرزا خیر سلطان

مورخہ ۶ اگست ۱۸۵۷ء —

بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

نہایت ادب سے درخواست ہے کہ ملک کی آمد و رفت مسدود ہو جانے کے سبب روپیہ کی بہت قلت ہے اور اگر کوئی ٹکسال نہ قائم کی گئی تو یہ بہت جلد نایاب ہو جائے گا پس ہم ملتجی ہیں کہ خداوند نعمت کے احکام جاری ہو جائیں۔ فدویان تمام ضروری انتظامات کر لیں گے۔ جو اس سے تعلق رکھتے ہونگے اور سکہ ڈھلنا شروع ہو جائے گا۔ اس کے ہمراہ ہم ایک شخص کی درخواست ارسال کرتے ہیں جو ٹکسال کا ٹھیکہ لینا چاہتا ہے۔ اعلیحضرت کے مراحم خسروانہ سے ہمیں امید ہے کہ اسکی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا جائے گا واجب جان کر عرض کیا۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عرضی فدویان مرزا محمد ظہیر الدین و مرزا محمد خیر سلطان

بادشاہ کا حکم پنسل کا لکھا ہوا

منظور کیا گیا۔

نمبر ۴۵

بادشاہ کے ہاتھ سے پنسل کا لکھا ہوا حکم

بنام مورخہ ۷ اگست ۱۸۵۷ء

بدر الدین عالیشان مہر کن

تمہیں بہترین مہر تیار کر کے ہمارے حضور میں پیش کرنے کی تاکید کی جاتی جس میں مشیر سلطنت رفقائے انگلک مابدولت کے خادم خاص محمد بخت خان لارڈ گورنر بہادر ناظم جملہ معاملات ملکی و فوجی کا نام مع القاب کے کندہ کیا جائے اور موافق دستور مہر میں سال جلوس ۱۲۷۲ بھی ہوگا۔

حاشیہ پر نوٹ: بعینہ مہر شاہی کی طرح شاید مطلب یہ ہو کہ بالکل بادشاہ کی مہر جیسی کندہ کیا جائے۔

نمبر ۴۶

بنام مرزا مغل از طرف شہنشاہ جس پر کمانڈنگ چیف کی سرکاری مہر ہے مگر مرزا مغل سے بالکل تعلق نہیں رکھتا مورخہ ۹ اگست ۱۸۵۷ء

بنام افسران (والنٹیر) اور ملٹیر رجمنٹ نمبر ۳۷ دیسی پیدل

معلوم کرنا چاہیئے کہ میں نے سب سے حتی کہ خود اپنی زندگی سے بھی بیزار ہونے کے باوجود حتی المقدور سپاہیوں کی دلجوئی کو مد نظر رکھا ہے۔ میں انہیں اپنے بچوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ اور اسیلئے میں نے ان کی تمام ضدوں اور خواہشوں کو پورا کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے میری زندگی کی کچھ بھی قدر نہ جانی اور میری ضعیف العمری کا کبھی خیال نہیں کیا۔ انہیں لازم تھا کہ میری صحت و سلامتی کی حفاظت کرتے کیونکہ میری صحت میں دمبدم انقلاب ہو رہا ہے اور اسکی خبر گیری حکیم احسن اللہ خان کے ہاتھوں ہوتی تھی جو ہر وقت ان تغیرات کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اب میرا خبر گیراں سوائے خدا کے کوئی نہیں ہے ایسے وقت میں جبکہ میری صحت میں ایسے ایسے تغیر واقع ہو رہے ہیں جن کا کبھی خیال بھی نہ گذرا تھا تمام افسران اور سپاہیان مجھے اس معاملے میں خوش کریں جس طرح میں نے ان کی ہر ایک آرزو کو پوری کر کے خوشی کا موقع دیا۔ اور وہ یہ ہے کہ حکیم صاحب پر سے پہرہ اٹھا لیا جائے اور انہیں حوالات سے آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ میرے پاس آزادانہ آئیں جائیں اور جب ضرورت ہو تو میری نبض دیکھیں۔ اگر دشمن انہیں بہکاتے ہوں تو کہو کہ ان کے فریب میں نہ آنا چاہیئے بلکہ اگر کوئی حکیم صاحب کے خلاف کچھ کہے تو اس سے کہو کہ تحریری شہادت لکھ کر دے اور دستخط کر کے یا مہر لگا کر لاو اور پھر تم خود تحقیقات کرو اور اگر تمہیں ثبوت ملجائے کہ وہ دشمن ہیں تو تم سزا دے سکتے ہو۔ مزید براں جو مال تم حکیم صاحب کے گھر سے لوٹ لائے تھے وہ بادشاہ کا ہے پس ضروری ہے کہ اس تمام مال کا پتہ لگا کر ہماری جناب میں حاضر کرو اور وہ لوگ جن کے اشتعال دلانے سے مال مذکورہ لوٹا گیا ہے مستوجب سزائے سخت ہیں جنہیں عدالت سے

سزا ملیگی۔ اگر تم اس کو منظور نہ کرو تو مجھے یہاں سے دست بردار ہونے دو۔ خواجہ قطب صاحب کی درگاہ پر مجاور بنکر بیٹھوں گا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہونے دیا تو تمام بندشوں سے آزاد ہو کر کہیں چلا جاؤں گا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ مجھے روک کر رکھیں گے دیکھونگا وہ کیونکر روکتے ہیں انگریزوں کے ہاتھوں نہ مارا گیا تو تمہارے ہی ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور معلوم ہو کہ جو ظلم عوام پر روا رکھا جا رہا ہے یہ ان پر نہیں خود مجھ پر کیا جا رہا ہے۔ پس تم سب پر لازم ہے کہ کسی صورت سے بھی اسکا انسداد کرو۔ ورنہ مجھے جواب صاف دیدو۔ میں ہیرا نگل کر خودکشی کرلونگا۔ مزید براں منجملہ دیگر اشیاء کے حکیم صاحب کے مکان سے ایک چھوٹی صندوقچی بھی چوری گئی ہے جسمیں ہماری مہر شاہی تھی۔ ۷ اگست ۱۸۵۷ء سے بغیر مہر کے کوئی کاغذ کارآمد نہیں ہو سکتا۔

(یہ ایک خط ہی سرکاری وکیل کے تمام الزامات کو رفع کرنے کے لیے کافی ہے۔ اور اس سے خطوط پر شاہی مہر لگانے کا راز بھی عیاں ہو جاتا ہے کہ مہر چوری جا چکی تھی اور اسپر فوج کا قبضہ تھا۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۷

حکم شاہی بغیر دستخط یا مہر کے

(دفتر میں رکھنے کی نقل)

بنام مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء

وفاداری دوامی محمد اکبر علیخان حاکم پٹنہ

خود کو مورد عنایات مابدولت و اقبال سمجھو اور معلوم کرو کہ درگا پرشاد و جیسا اراضی حق ملکیت ضلع پٹنہ کے بیان سے محمد خان رسالدار کی ناجائز کاروائیوں کا جو تمہارے خلاف کی گئی ہیں اور تمہاری حدود میں تاخت و تاراج کا واقع ہونا اور قریب جوار کے دیہاتی کسانوں کا تمہارے مال و اسباب کا لوٹ لینا مابدولت کو معلوم ہوا۔ یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ سواروں اور رسالدار کا قتل و غارت کرنا ان کی اپنی بدمعاشی ہے۔ اینجانب کے خادم تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ

اپنی جائے سکونت قدیم میں پلٹ جاؤ اور ہمارے احکام شاہی پر بدستور عمل پیرا ہو جن پر کاربند رہنے سے تمہیں فوائد و منافع بیشمار حاصل ہونگے۔ ہماری عنایتوں پر بھروسہ رکھو۔

پشت پر نوٹ — "نقل لے لی گئی"

نمبر ۴۸

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! تاریخ نہیں ہے۔ دفتر کی تاریخ مرقومہ ذیل ہے

۱۸ اگست ۱۸۵۷ء

مودبانہ التماس ہے کہ حضور عالی نے حکم دیا تھا کہ پل کی مرمت کے لیے دو سو روپیہ صرف کیا جائے چنانچہ روزانہ مزدوروں کو شام کے وقت اجرت دیدی جاتی ہے اور چونکہ کسی کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے لہٰذا دو سو روپیہ کے خرچ کی ضرورت نہیں۔ البتہ اسی صورت میں وہ بھی خرچ کر دیئے جائینگے۔ واجب تھا عرض کیا (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)

عرضی غلام مرزا ظہور الدین۔ تاریخ نہیں۔

حکم شاہی

مرزا مغل — ضروری انتظامات کیئے جائیں۔

پیشانی پر نوٹ :- ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

"فائل کر دیا جائے"

نمبر ۴۹

ب، مہر مراسلہ شاہی جس پر مہر شاہی ثبت ہے مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء

مرزا اصغی سلطان حیدر، مرزا اصغی تہماسپ مرزا۔ مرزا ضیاء الدین

بمعہ مرزا خورشید قدر، ولد مرزا عثمان قدر، معلوم ہو کہ تمام مصیبتوں و تباہیوں اور تختیوں کا

جو تمہیں صوبہ اودھ میں جھیلنی پڑی ہیں حال معلوم ہوا۔ حیرت انگیز انقلاب واقع ہو رہے ہیں خدا کی مرضی یونہی ہے۔ ان تمام واقعات کو سنکر ہمیں بیحد صدمہ پہونچا۔ قادر ذوالجلال نے اپنی مرضی پوری کی ہے۔ اس نے جو کیا اچھا کیا اور جو بعد میں ہوگا۔ اچھا ہوگا۔ ہر حالت میں شاکر وصابر رہو اور ایک دوسرے سے بغض و عناد نہ رکھو اور لکھنؤ کے محلہ موسومہ امین آباد میں توقف کرو اور موجودہ خطرات سے بچکر اپنے دن کاٹو۔ اللھم ارحم۔ موجودہ نازک حالت اور بے چینی بتائید یزدانی فی الفور ختم ہو جائے گی۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔ (کوئی لکھنے والے کی روح سے کہے کہ ہاں وہ سب ختم ہو گئیں اور کچھ بھی خوشی سمیت باقی نہیں۔ حسن نظامی)

نمبر ۵۰

عرضی پیر بخش بیگ کسیرا

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! تاریخ نہیں ہے۔

نہایت ادب سے التجا ہے کہ حضور کے غلام نے ایک دوکان برتنوں کی محل کے پاس ہی کر رکھی ہے جہاں مطبخ شاہی کے برتن بھی درست ہونے کے لیے آتے تھے۔ پیادہ سپاہیوں نے اسے برباد کر کے خود قبضہ کر لیا اور اب تک ان کے قبضہ میں ہے جسے وہ خالی نہیں کرتے پس حضور کا غلام اعلیٰ حضرت کی عنایتوں کا امیدوار ہے کہ حضور غور فرما کر مرزا مغل کے نام حکم جاری فرمائیں کہ وہ حضور کے غلام کے ہمراہ چلکر دوکان خالی کرا دیں تاکہ تابعدار سابق دستور برتنوں کی مرمت شروع کر دے۔ واجب سمجھ کر عرض کیا (ترقی اقبال وسلطنت کی دعائیں)

فدوی پیر بخش بیگ کسیرا خادم سلطنت

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ اس درخواست کے بموجب معاملہ کو درست کرا دو۔

نمبر ۵۱

عرضی مرزا مغل

تاریخ نہیں ہے

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ۔ گزارش ہے کہ ایک انگریزی والا سے ان کاغذات کا جو خوبرو سائیس کے پاس پائے گئے ترجمہ کرایا گیا۔ کاغذات مذکورہ سپاہیوں نے پیش کئے ہیں اور وہ اعلیٰ خدمات کے اسناد ہیں جو سائیس کو انگریزوں نے دیئے ہیں۔ دو سرٹیفکٹ عمدہ چال چلن کے ہیریٹ کے دیئے ہوئے ہیں (باقی نام جو درخواست میں لکھے ہیں پڑھے نہیں جاتے) تاریخ ۱۸۵۳ء ہے ایک سرٹیفکٹ لفٹنٹ (نام پڑھا نہیں جاتا) نے عمدہ خدمات کے سلہ میں اس خوبرو سائیس کو دیا ہے۔ تاریخ ۱۸۵۶ء ہے۔

درخواست خانہ زاد ظہور الدین۔

نمبر ۵۲

درخواست دکانداران چھتہ

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

نیازمندانہ التماس ہے کہ سپاہیوں کی ایک جماعت نے ہماری دکانوں کے سامنے سکونت اختیار کی ہے اور اسوجہ سے فدویان دوکانیں نہیں کھول سکتے۔ التجا ہے کہ از روئے انصاف منتظمین سلطنت کے نام احکام جاری فرمائے جائیں کہ سپاہیوں کو موجودہ جگہ سے ہٹا دیں یا دوکانوں کا اسباب ملازمان اعلیٰ حضرت کے روبرو ہمیں دیدیا جائے (ترقی اقبال کی دعائیں) عرضی غلامان دکانداران چھتہ۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل سے دوکانداروں کو انکی دکانیں دلادی جائیں۔

نمبر ۵۳

عرضی احمد خان و محمد خان بلا تاریخ

بحضور

بادشاہ غریب پرور!

مودبانہ گزارش ہے کہ فدویوں نے ایک مکان مشتمل برکشادہ دالان وایک کمرہ بیرون قلعہ تعمیر کیا ہے جو الینبرو تالاب کے پاس سرکاری زمین پر واقع ہے اور جس کا محصول ہم دس یا بارہ سال سے حضور عالی کو دیتے رہتے ہیں۔ کل سے رجمنٹ کے سپاہیوں نے حیات بخش باغ کو چھوڑکر اور قلعہ سے نکلکر جبراً غلاموں کے مکان مذکورہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ ہم حضور کے قدیمی نمکخوار ہیں اور حضور کے مراحم خسروانہ سے امیدوار ہیں کہ ہمارا مکان جس پر ناجائز طور سے قبضہ کیا گیا ہے ہمیں واپس دلا دیا جائے (ترقی دولت واقبال کی دعائیں)

درخواست کمترین احمد خان محمد خان نقیب شاہی۔

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا

مرزا مغل ـــ حکم جاری کیا جائے کہ سپاہی شہر سے باہر قیام کریں۔ اگر انہیں خیموں یا شامیانوں کی ضرورت ہو تو دیئے جائیں۔ انہیں چاہیئے کہ رعایائے قدیم کو نہ ستائیں سرکاری خیموں اور شامیانوں میں سے جتنے ضروری ہوں دیدو۔

بادشاہ کے حکم کی نقل پشت پر سیاہی سے لکھی ہے۔
پشت پر نوٹ حکم مذکور پری جاری کیا گیا۔

(قدم قدم پر فوج کی خودسری اور شرارت اور بادشاہ کی مجبوری اور اپنی رعایا سے محبت ظاہر ہوتی ہے۔ ناظرین خود سمجھتے جاتے ہوں گے۔ حسن نظامی)

نمبر ۵۵

درخواست بھوتیا زمیندار فریدآباد

بحضور۔ جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ تاریخ نہیں ہے۔

مودبانہ التماس ہے کہ فدوی فریدآباد کا زمیندار ہے اور قوم کا سنار ہے جو کچھ

گزارش کرنا ہے یہ ہے کہ پلول کے مالگذاری دفتر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے پچاس ہزار روپیہ تا حال موجود ہیں جنہیں راجہ بلبھ گڑھ کے چند ملازمان لینے گئے تھے مگر زمینداروں نے انہیں روپیہ نہ لیجانے دیا۔ لہذا فدوی ملتمس ہے کہ ایکسو سوار اور پچاس پیادے اسکے ہمراہ روانہ کردیئے جائیں تاکہ وہ جاکر خزانہ مذکورہ لے آئے۔ اور لاکر خزانہ شاہی میں داخل کردے واجب تھا عرض کیا۔ عرضی پڑھکر احکام عطا کئے جائیں۔

عرضی بھوپیا زمیندار فریدآباد۔

"بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم"

مرزا مغل — افسران فوج سے مشورہ کرکے فی الفور خزانہ لانے کی تدبیر اختیار کرو۔

نمبر ۵۵

عرضی نبی بخش خان

بحضور تاریخ نہیں ہے

ظل سبحانی غربا پرور سلامت!

مودبانہ التماس ہے کہ حضور پر واضح ہے کہ انصاف خلاق عالم کا پسندیدہ ہے اور ظالمانہ کارروائیاں ممنوع۔ لہذا التجا ہے کہ اگر اعلیٰ حضرت افسران فوج کو اجازت دیدینگے جو حضور سے قیدی عورتوں مردوں اور بچوں کے قتل کا مطالبہ کرتے ہیں اور جن کے سروں پر عرض معروض۔ مگر اعلیٰ حضرت نے اپنا دست شفقت رکھا تھا تو حضور قوانین مذہب سے علیحدہ ہوجائینگے۔ افسران مذکور کو پہلے مفتیان شرع متین سے فتویٰ حاصل کرنا چاہیئے اور اگر یہ قتل کرنے کی اجازت دیں تو وہ لوگ ان قیدیوں کو قتل کرسکتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت شرع نبوی کے خلاف کوئی حکم نہ دیں۔ اور اگر وہ لوگ اسے منظور نہ کریں تو سب سے پہلے شاہی خاندان پر ان کو اپنا غصہ اتارنا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت کے فرمان بموجب مذکورہ بالا التماس کے موثر پیرائے میں افسران فوج کے نام جاری کردیئے جائینگے۔ واجب سمجھکر حضور

کی جناب میں عرض کیا (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عریضہ تابعدار نبی بخش کارندہ اعلیحضرت عرش آرام گاہ۔ تاریخ نہیں ہے۔

(نبی بخش خان صاحب کی اس درخواست سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان اپنے مذہب اسلام کی رو سے۔ عورتوں اور بچوں کے قتل سے کس قدر ناراض تھے کہ بلاخوف وخطر بادشاہ کو اس قسم کی عرضیاں دیتے تھے۔ مگر فوج کی خودسری کے سامنے کچھ نہ ہوسکا۔ انگریزوں کے قابو سے تو فوج نکل گئی۔ بیچارے کم طاقت بہادر شاہ کیا کر سکتے تھے۔ سرکاری وکیل مقدمہ بہادر شاہ کے الزامات کی تردید اس خط سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ ان نبی بخش خان صاحب کی مسجد دریبہ کلاں میں گلاب گندی کی دکان کے برابر موجود ہے اور اس عرضی کے صلہ میں انگریزوں نے ان کو گرفتار کر کے رہائی دی تھی اور انعام بھی ملا تھا اب ان کے ایک پوتے چیف کمشنر دہلی کے دفتر میں کلرک ہیں۔ حسن نظامی)

حکم مع مہر شاہی جو پہلی مہر سے مختلف ہے

ابوظفر سراج الدین! محمد بہادر شاہ بادشاہ محی الملۃ والدین۔	بنام خادمان خاص مورد الطاف عنایات، شیر بارگاہ شاہی وقار الملک محمد عبدالرحمٰن خان بہادر صف رجنگ! (والی ریاست جھجر)

نوازشہائے خودبدولت برسد۔ اور جانو کہ متعدد ناخوشگوار واقعات گزرنے سے اور زیادہ عمر اور کمزوری جسم کی وجہ سے ہم کاروبار سلطنت و ملک میں اب دخل نہیں دے سکتے ہماری خواہش باقی نہیں رہی ہے۔ سوائے اسکے کہ ایسے کام کریں جو خدا اور مخلوق کی خوشنودی کا باعث ہوں اور بقیہ عمر یاد الٰہی میں گزار دیں۔ پس موجودہ رنج و مصائب کی وجہ سے ہمارا مصمم ارادہ ہوگیا ہے کہ فقیرانہ لباس پہنکر مع تمام خاندان تیموریہ کے ہجرت کر جائیں پہلے خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف پر حاضر ہوں۔ اور وہاں تمام ضروری

انتظام سفر کر کے مقامات متبرکہ مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً روانہ ہو جائیں کیونکہ اس دنیائے فانی کا کوئی اعتبار نہیں۔ تم غلام خاص ہو اسلیئے لکھا جاتا ہے کہ فوراً ہماری جناب میں حاضر ہو اور مع اپنے ہمراہیوں اور رفیقوں کے جنپر تمہیں اعتماد کلی ہو جس طرح ممکن ہو ہم تک پہونچو تمام اسباب شاہی کو یہاں لاؤ اور پھر اگر چاہو تو ہمارے ساتھ مقامات متبرکہ کو مزید براں ایسی وزنی اشیاء جنہیں شہزادے یہاں تک نہ لا سکیں اپنی جائے سکونت ہی میں چھوڑ دیجائیں اوران کی حفاظت کے لیے تم اپنے کچھ خدمت گار متعین کر دو۔ اور ہماری ذات کی حفاظت کے لیے سپاہیوں کی کافی تعداد مقرر کی جائے تا وقتیکہ ہم بیت اللہ روانہ ہو جائیں انصرام ضروری کے بعد تم اپنی جاگیر پر چلے جانا۔ ایسا کرنے سے تم ہماری خوشنودی حاصل کروگے اور تمام عالم میں تمہاری شہرت ہو جائے گی۔ چونکہ تم ہمارے خاص خیر خواہوں میں سے ہو اور ایسے وقت میں جبکہ تمام ملاقاتیوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا تم نے دیرینہ تعلقات کو پیش نظر رکھ کر وہ خدمات انجام دیں جو کوئی نہیں دے سکتا۔ لہذا جتنی عجلت اس معاملہ میں ہو سکے بہت مناسب و ضروری ہے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔ یہاں پر سواری وغیرہ کا انتظام نہیں ہے۔ چار پانچ سو گاڑیاں اور پانچ چھ سو اونٹ ضرور ہمراہ لاؤ۔

تاریخ نہیں ہے

(یہ اسی نواب جھجر کے نام خط ہے جنکو غدر میں پھانسی دی گئی۔ اس خط سے بھی بہادر شاہ کی نیت معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ بادشاہی کے خواستگار نہیں تھے اور فوج نے مجبور کر کے ان کو بادشاہ بنا لیا تھا۔ حسن نظامی)

نمبر ۵۷

حکم شاہی جس پر مہر ثبت ہے

بنام | تاریخ نہیں ہے

نمادم خاص مورد الطاف و کرم، راجہ نہر سنگھ بہادر (والی ریاست بلب گڈھ)

ہم نے سنا ہے کہ تم نے ایک تھانیدار اپنی طرف سے بھدراپور میں مامور کیا ہے اور مسمیٰ نظیر الدین خان سلطنت الٰہی طرف سے مقرر کیا گیا ہے جو فی الحال عرب سرائے میں موجود ہے۔ پس تم چونکہ مابدولت کے تابعدار ہو اپنے مقرر کردہ شخص کو برطرف کردو۔

نمبر ۵۸

بحضور — تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ! معدلت گستر! (وغیرہم)

نہایت ادب سے عرض ہے کہ چونکہ دہلی کی سڑک پر امن نہیں تھا۔ تابعدار نے بموجب اعلیحضرت کے فرمان کے رات اور دن کی کوشش سے کافی بندوبست کر لیا ہے۔

تب بھی موضع پالی کے جرائم پیشہ باشندے جو سرحد بلبھ گڈھ سے متصل ہے جو پہلے فوجداری[۱] اسی ریاست میں شامل تھا، قانون شکنی کرتے ہیں اور ایسے قتل و غارت پر کمر باندھی کہ مخلوق بالکل عاجز آگئی ہے۔ تابعدار آہستہ آہستہ انہیں راہ پر لا رہا ہے، لیکن اعلیحضرت کی مدد بغیر پوری طور سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر حضور سے اجازت مل جائے تو ایسے انتظامات عمل میں لائے جائینگے کہ موضع مذکور کے باغی اور نافرمان سر نہ اٹھا سکیں گے اور بلبھ گڑھ سے دہلی تک راستہ بالکل محفوظ ہو جائے گا۔ دیگر عرض یہ ہے کہ میں نے چند لوگوں سے سنا ہے کہ کسی نے حضور سے چغلی کھائی ہے کہ راجہ بلبھ گڈھ نے دو انگریزوں کو مع ان کی عورتوں اور بچوں کو چھپا رکھا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ یہ خبر محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ حضور کی مرضی اور احکام کے بغیر تابعدار ایسا کرنے کی کیونکر جرأت کر سکتا ہے؟ ایک ہندوستانی البتہ بارہ سال سے میرے پاس ملازم تھا جو درمیان میں عیسائی ہو گیا تھا، اسے بھی حضور کی خفگی کے خوف سے برطرف کر دیا گیا۔ مگر اب اس شخص نے عیسویت ترک کر کے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے

[۱] راجہ بھرت پور کو جن کی ریاست سلمان سلطنت کے ماتحت تھی چند اختیارات عطا کئے گئے تھے جن کا نام فوجداری تھا چنانچہ اب تک بھرت پور اور قرب وجوار کے جاٹ اپنے آپ کو فوجدار کہتے ہیں + +

اور اب وہ رحم و معافی کا سزاوار ہے۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں پھر اسے اپنے پاس بلالوں
(اقبال و سلطنت کی دعائیں)

عریضہ تابعدار قدیمی نہر سنگھ۔ راجہ بلب گڈھ (مہر) راجہ نہر سنگھ بہادر۔

نمبر ۵۹

عرضی نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ

بحضور بادشاہ، خداوند بنی آدم ظل سبحانی (وغیرہ)! تاریخ نہیں ہے۔

مودبانہ التماس ہے کہ حضور عالی کا حکم بابت میرے حاضر دربار ہونے اور شہر دہلی کی پولیس کا انتظام ہاتھ میں لینے کے موصول ہوا جسکے ساتھ ہی دوسرا حکم حفاظت سڑک پر خادم کو توجہ دلانے اور مسافروں کی سلامتی کے طریقے اختیار کرنے اور رسد وغیرہ کی بابت ملا۔ میں یہ سچ عرض کرتا ہوں کہ ان احکام نے صادر ہوکر مجھے بیحد معزز فرمایا جسکے لیے میں خدا کی جناب میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری آدھی رات کی دعائیں خدا قبول کرے اور اعلیحضرت کو ہمیشہ با شوکت وشان برقرار رکھے۔

شاہنشاہا! اگرچہ حضور کے اقبال و دبدبہ سے غلام کے علاقے میں امن وامان ہوگیا ہے۔ جسکے لیے میں شب و روز بندوبست اور امن قائم رکھنے کی کوشش میں سرگرم رہتا تھا تاہم موضع پالی اور پلول میں جو تابعدار کے علاقہ سے ملے ہوئے ہیں چند بدمعاش ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنہوں نے قتل وغارت شروع کر دیا ہے اور ایسی ایسی ڈکیتیاں، چوری اور راہزنی کر رہے ہیں جو بیان نہیں کی جا سکتی۔ گو خادم نے خود بھی از راہ دور اندیشی اور پٹواریوں اور مالگذاری دفتر کے افسروں کی مشورت سے ایک حد تک بندوبست کر لیا ہے اور افسران مذکورہ کو سوار اور پیدل برائے امداد دیئے ہیں، لیکن بدوں حضور کے فرمان کے تابعدار کچھ اور کرنا نہیں چاہتا۔ بلب گڈھ سے دہلی تک کی سڑک کو پرامن بنانے کے لیے میں نے سپاہی بھرتی کئے ہیں اور شب و روز انتظام سلطنت و خبرگیری خلایق میں لگا رہتا ہوں۔ میں حضور کا

دیرینہ خادم ہوں اور جیسا حکم دیا جائے گا انشاء اللہ تعمیل کروں گا! نیز عنقریب حضور کی روبکاری میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کروں گا۔ مگر اس وقت جبکہ ریاست میں پختہ طور پر امن وامان قائم ہو جائے گا، کیونکہ موجودہ حالت نہایت پر آشوب ہے اور اعلیٰ حضرت کے عتاب شاہی کا بھی خوف ہے۔ واجب تھا عرض کیا (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عریضہ خانہ زاد غلام نہر سنگھ راجہ بلب گڑھ

مہر کا نشان — "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۶۰

عرضی احمد علی کارندہ راجہ بلب گڑھ

عالیجناب تاریخ نہیں ہے

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ جناب راجہ صاحب دہلی میں بموجب حکم حضور حاضر خدمت ہیں اور انہوں نے اپنے کپڑے منگوائے ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ پروانہ راہداری عطا فرمایا جائے تاکہ گاڑیاں بلب گڑھ سے روانہ ہو جائیں اور انہیں کوئی روک نہ سکے اور اشیاء مذکورہ روانہ کر دینے کے بعد کوئی سپاہی دہلی دروازہ پر اندر جانے سے نہ روکے۔ (ترقی اقبال کی دعائیں)

عریضہ کمترین احمد علی کارندہ راجہ بلب گڑھ۔

مہر کا نشان — "احمد علی" حکم شاہی

مرزا مغل — پروانہ راہداری بنا کر دیدیا جائے۔

نمبر ۶۱

عرضی راجہ بلب گڑھ

مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء

عالیجناب

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

نہایت عاجزی اور ادب سے درخواست ہے کہ اس سے پہلے بھی میں نے کئی درخواستیں بھیجیں مگر کسی کے جواب سے بھی مجھے سرفراز نہیں فرمایا گیا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ موضع پالی وغیرہ کے سرکشوں نے بہت اودھم مچا رکھا ہے اور رعیت کو بہت نقصان پہونچا رہے ہیں اگرچہ مذکورہ موضع کو میں آہستہ آہستہ راہ پر لے آیا ہوں لیکن حضور کے احکام بغیر پوری سرکوبی نہیں کرسکتا اور کسی معاملہ میں دخل نہیں دے سکتا۔ میں شب و روز سوار اور پیادوں کے بڑھانے کے فکر میں ہوں۔ میں اس ضلع کے نافرمانوں کو ٹھیک کروں گا اور پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ میں نے قلندر خاں رسالدار کو مع کچھ پیدل اور سواروں کے حضور کی خدمت میں، حسب الحکم اعلیحضرت روانہ کیا ہے جیسا انہیں حکم ہوگا تعمیل کرینگے

درخواست نمکخوار غلام نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ۔ مہر پر راجہ نہر سنگھ بہادر ثبت ہے

نمبر ۶۲

درخواست راجہ بلب گڈھ

بعالیخدمت موٴرخہ ۱۲؍ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ گزارش ہے کہ بموجب حکم شاہراہ دہلی کا اور پولس اسٹیشن (تھانہ) بھدرا پور کا انتظام جو خاکسار کے سپرد کیا گیا ہے ہو رہا ہے۔ اگر حضور نے کسی اور تھانے دار کو ممتاز فرمایا ہے تو میں اعلیحضرت کے حکم کی بموجب تمام ماتحت افسران تھانہ مذکورہ کو برطرف کردوں گا۔ اور حضور کے مامور کردہ شخص کو تنخواہ دیہ یا کروں گا۔ قلندر بخش خان رسالدار کو پیادوں اور سواروں کے ہمراہ حضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا مگر جب یہ لوگ حسب الحکم دہلی دروازے پر پہونچے تو محافظوں نے انہیں شہر میں نہ گھسنے دیا اور کہا کہ پہلے ہتیار رکھدو پھر جاؤ۔

حضور کو معلوم ہے کہ صرف ہتھیار ہی سپاہی کی زیب و زینت اور اس کا زیور ہیں۔ ان کے بغیر ایک لمحہ بھی اسکے لیے بیکار ہے، اسلیئے وہ لوگ واپس چلے آئے اور چند روز کے لیئے پرانے قلعہ میں ٹھہر گئے ہیں۔ لہذا ایک حکم عطا فرمایا جائے کہ وہ لوگ کھلے بندوں شہر میں داخل ہو سکیں۔ اور خلوص دل سے غلام ہو کر اپنی جانیں حضور پر سے قربان کریں۔ میں، جو حضور کا دیرینہ خادم ہوں سوچا کرتا ہوں کہ حضور کے احکام بجالانا عین سعادتمندی ہے۔ محرر تھانہ بھدرا پور سے یہ معلوم ہوا تھا اور بغرض اطلاع حضور کو عرض کر دیا گیا۔ (ترقی سلطنت و اقبال کی دعائیں)

درخواست خادم دیرینہ نہر سنگھ بہادر والی بلب گڈھ

مہر کا نشان ــــ "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۶۳

عرضی راجہ بلب گڈھ

بحضور　　مورخہ ۲۲ رمئی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ گزارش ہے کہ اعلیٰ حضرت کے احکام نے غلام کو اعزاز بخشا۔ بلب گڈھ سے بھدرا پور اور وہاں سے دہلی دروازہ تک کی شاہراہ کا بندوبست، موضع بالی، پلول، فتحپور وغیرہ کا انتظام بفضل خدا اور حضور کے اقبال سے بخوبی کر دیا گیا ہے اور پولیس و مالگذاری آمدنی کے افسران جابجا مامور کر دیئے گئے ہیں۔ فدوی کی کوشش اور سرگرمی کی بہت دھوم ہے اور عنقریب حضور کے بھی گوش گزار ہو گی۔ جہاں پناہ! چند بے فکرے۔ اس ریاست کے دشمن اور گردن زدنی، جنہوں نے حتی المقدور اس ریاست کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی اور اب دہلی میں شہر کے دروازوں کے محافظ پیادوں اور سواروں کو سیدھے ملازموں کے برخلاف بھڑکاتے ہیں، وہ لوگ میری تعریف سن کر خوش نہ ہوتے ہونگے پس میرا بھی

کو پھاٹک کے سپاہیوں کو ہدایت کر دیجائے گی کہ بلب گڈھ ریاست کے ملازموں سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں اور کسی حالت میں انہیں تنگ نہ کیا کریں، کیونکہ اس سے نظم و نسق میں فرق آنے کا اندیشہ ہے جسکے لیے حضور احکام جاری فرما چکے ہیں آگے حضور مالک ہیں اور بندہ تابعدار ہے۔ حضور کے احکام کی بجا آوری میں ہمیشہ خدشہ رہتا ہے کہ کچھ کوتاہی ہونے نہ پائے، چنانچہ پیادوں اور سواروں کی بھرتی بدستور جاری ہے اور چند روز بعد پولیس اور دیگر صیغوں کے لیے انہیں روانہ کر دوں گا۔ تابعدار دل و جان سے خیر خواہ سرکار ہے۔ (ترقی سلطنت و اقبال کی دعائیں)

درخواست خادم دیرینہ نہر سنگھ بہادر والی بلب گڈھ

مہر کا نشان ــــ "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۶۴

عرضی راجہ بلب گڈھ

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۵۷ء

نیازمند عرض پرداز ہے کہ حضور کا نوازشنامہ پانے کی عزت حاصل ہوئی۔ پھاٹک کے محافظوں کے نام ریاست بلب گڈھ کے ملازموں کو تنگ نہ کرنے کے احکام جاری کرنے اور پیادوں و سواروں کو شاہی قلعہ کے پاس چھاؤنی کرانے اور نہایت الطاف و عنایات سے بندہ کو دربار شاہی میں حاضر ہونے کی ہدایت فرمانے کا احوال اسمیں مندرج تھا۔ مجھے جو اعزاز بخشا گیا ہے اسکے لیے میں بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہوں۔ خدا ہمیشہ بادشاہ کو سلامت رکھے۔ جہاں پناہ! حضور کا غلام فرمان شاہی کو بجا لانا موجب فخر جانتا ہے لیکن بندوبست کی ضرورت کے لحاظ سے اور موضع پالی وغیرہ کے بدمعاشوں کو نیچا دکھانے میں مصروف رہنے کی وجہ سے غلام حاضر دربار ہونے سے معذور ہے۔ ان کا بندوبست کرکے بہت خوشی سے حاضر ہوں گا۔

عالیجاہا! آج اتوار ہے اور موافق معمول آج بھی میں ہوا کھانے دلکشا باغ میں گیا تھا جب میں وہاں تھا تو مجھے ہلال عید نظر آیا اور یہاں کے تمام باشندوں نے بھی اسے دیکھا چونکہ بندہ حضور کا خانہ زاد غلام ہے۔ لہذا مبارکباد دیتا ہے اور تہ دل سے چاہتا ہے کہ خوشخبری اور وعدوں سے بھرا ہوا دن یعنی روز عید جو خوشیاں منانے کا دن ہے۔ حضور کی خوش اقبالی کا قاصد ہو! (بقائے سلطنت کی دعائیں)

درخواست کمترین بندہ نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ

مہر — "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۶۵

درخواست راجہ بلب گڈھ

بجائے خدمت مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ کل ایک درخواست ارسال کر چکا ہوں جس میں ریاست کے معاملات مرقوم ہیں اور حضور کے علم میں آگئے ہوں گے۔ خدا کے فضل و کرم سے اور حضور کے اقبال سے دہلی دروازہ تک اور اس ضلع کے گرد و نواح کے دیہات میں پورا پورا انتظام ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں نیچے درجہ کا ایک تھانیدار اور دس سپاہی ہنومان تھانہ میں اور ایک تھانے دار و پچیس سپاہی مہرولی میں متعین کرنے نہایت ضروری ہیں پھر حضور کے دبدبہ شاہانہ سے تمام ضلع میں کامل انتظام ہو جائے گا۔ اگر حضور کی مرضی ہو اور احکام جاری فرما دیئے جائیں تو دو نو جگہ کا انتظام ٹھیک ہو جائے گا (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں) درخواست خانہ زاد نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ

مہر — "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۶۶
عرضی راجہ بلب گڈھ

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مورخہ ۱۷ مئی ۱۸۵۷ء

سودبانہ عرض ہے کہ حضور کے احکام بابت قتل و غارت کے انسداد کرنے اور میں سواروں کو تھانہ پولیس بکندا، اور شہدری میں انتظام اور امن قائم کرنے کے لیے متعین کرنے کے صادر ہوئے اور اعزاز بخشا۔ اس عزت افزائی کو محسوس کر کے سجدۂ شکر بجالایا ہیں بہت جلد سواروں کی روانگی کا بند و بست کروں گا۔ انسداد جرائم کی تدبیروں میں مصروف ہوں۔ لیکن اب گوجروں، میواتیوں اور دیگر اقوام نے بہت بری طرح سر اٹھایا ہے اور روزمرہ فریدآباد اور خاص بلب گڈھ پر اچانک حملوں کی تیاریاں کرتے رہتے ہیں۔

لیکن اگر حضور کا اقبال اور فضل خداوندی شامل حال رہا تو بہت جلد نہایت عمدہ انتظامات کروں گا اور پھر حاضر خدمت ہوں گا کیونکہ یہ میری عین تمنا ہے۔ (ترقی اقبال کی دعائیں)

درخواست خانہ زاد نہرسنگھ۔ والی بلب گڈھ

مہر ـــ "راجہ نہرسنگھ بہادر"

نمبر ۶۷
درخواست راجہ بلب گڈھ

عالیجناب مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

چند روز سے حضور کی خیریت نہیں معلوم ہوئی جس سے مجھے بیحد فکر رہتا ہے خدا حضور کو اچھا رکھے اور اقبال میں ترقی دے۔ جہاں پناہ کے فرمان سے مجھے بہادرپور میں گاڑی کے لٹنے کا حال معلوم ہوا۔ میں نے بموجب حکم اعلیٰ حضرت ممتا ۔۔۔ بہادرپور کو

سخت تاکید لکھی ہے کہ تحقیقات کرکے مال اور مدعا علیہ کو بہم پہونچائے۔ خدا چاہے تو معاملہ بالکل تحقیق کرلیا جائے گا۔ ابھی بیس سوار حضور کی خدمت میں روانہ کیے ہیں۔ ان سے کام لیجئے۔ اطلاعاً عرض ہے (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عریضہ غلام خانہ زاد نہر سنگہ والی بلب گڈھ مہر راجہ نہر سنگہ بہادر،،

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مضمون پڑھ لیا گیا یہ شخص بادولت کا خیر خواہ ہے۔

نمبر ۶۸

درخواست راجہ بلب گڈھ

بعالیخدمت   مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۵۷ء

حضور بادشاہ جہاں پناہ!

باادب ملتجی ہوں کہ کل حضور کے مراسلہ کا جواب ارسال کرچکا ہوں۔ آج خدا کے فضل اور حضور کے دبدبہ شاہی سے تمام ضلع میں امن ولامان ہو گیا ہے اور انتظامات پختہ کردیے گئے ہیں۔ پانچ طلائی مہریں ارسال ہیں۔ خانہ زاد غلام کا خیال کرتے ہوئے بنظر شفقت یہ تحفۂ عید الفطر قبول فرمایا جائے۔ (ترقی اقبال وسلطنت کی دعائیں)

درخواست کمترین نہر سنگہ۔

مہر کا نشان سے مراجہ نہر سنگہ بہادر،،

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے (پڑھا نہیں جاتا)

نمبر ۶۹

درخواست راجہ بلب گڑہ

بعالیخدمت   مورخہ ۳ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ افسران سابق کو میں نے پورا پورا اختیار دیدیا تھا۔ ان لوگوں نے خیانت کی اور ایک لاکھ روپیہ کی مالیت ہضم کرگئے۔ جب انکی بدذاتی کا بھید آشکارا ہوا۔ اور میں نے بھی حساب طلب کیا اور جو کمی واقع ہوئی اسے انکے گھروں سے بھرنے کی دہکی دی تو یکے بعد دیگرے کچھ نہ کچھ عذر کرکے دہلی چلے گئے اور اب اپنے گھروں میں چین کرتے ہیں۔ حضور کے افسران کے کان میں یہ بات نہ پڑجائے۔ اس کا ان کو اتنا خوف ہے کہ میری ریاست سے جو حضور کو تعلق ہے اسمیں ریشہ دوانیاں شروع کردی ہیں۔ اور چونکہ حضور خادم پر بہت مہربان ہیں، اسلیئے انکی طرف سے حضور کو بدظن کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ انہوں نے حضور کو یقین دلایا ہے کہ میں ظاہر اتو سلطنت کا خادم ہوں مگر باطن میں انگریزوں سے مل گیا ہوں اور فاسد ارادوں سے ذخائر حرب جمع کررہا ہوں اور یہ کہ میں نے مسافروں کو اور مال وغیرہ کو شاہراہ پر لے جانے سے روکدیا ہے اب حضور کا رحم ولطف بالکل خفگی اور ناراضگی سے مبدل ہوگیا ہے چنانچہ احمد علی غلام کے ایجنٹ جب حضور کے دربار میں حاضر ہوئے تو حضور سرد مہری سے پیش آئے جسے دیکھکر وہ واپس چلے آئے۔ پھر اسیوقت قلندر خان رسالدار کو جو اعلیٰحضرت ہی کے حکم سے وہاں گیا تھا۔ برطرفی کا حکم ملگیا۔ مالیجاہا! میرے اغیار نے جو کچھ چغلی کھائی سراسر بہتان ہے اور ان کا افترا آخر میں عیاں ہو جائے گا۔ وہ حضور کے محبت وخیر خواہی کا ایسا دم بھرتے ہیں کہ گویا بڑے راست باز ہیں حالانکہ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ انہیں حضور کے افسران کے جواب طلب کرنے سے امن مل جائے اور جو بیش قرار رقم اس ریاست کی، اپنی حرامزدگی سے جمع کی ہے، اس سے اپنے گھروں میں بیٹھے مزے اڑایا کریں۔ میرے آباواجداد ہمیشہ سے اسی سلطنت کے وفادار غلام رہے ہیں اور اسکے خلاف کبھی سازش نہیں کی نہ حصہ لیا۔ ایمانداری اور وفاشعاری میں میں وہ چاندی ہوں جسے اچھی طرح پرکھ لیا گیا ہو اگر آپ ایک دو بار جانچیں پھر بھی میں کھوٹا نہ اتروں گا۔ میرے دشمن جو چپ ہیں کہیں مگر آپ کا

قدیمی غلام ہمیشہ اور ہر حالت میں وہی وفاداری برتونگا۔

میری آنکھیں سوا تمہارے غیر کا چہرہ نہ دیکھینگی

میرا آئینہ کسی اجنبی کا عکس قبول نہ کریگا

علاوہ ازیں تابعدار اگرچہ ہندو مذہب رکھتا ہے لیکن ان لوگوں کے عادات و خصائل دیکھے ہیں جو خدا کو بزرگ و برتر مانتے ہیں۔ میں پیشوایان اسلام کا معتقد ہوں، میں ایسا معتقد ہوں کہ تعصب کی بنا کے پہلے قلعہ یا بازار میں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں تھی میں نے قلعہ میں ایک سنگین جامع مسجد تعمیر کرائی ہے۔ علاوہ ازیں میرے ہاں ایک عید گاہ بھی ہے جو میرے باغ دلکشا کے قریب ہے اور عید کے موقع پر وہاں نماز ہوتی ہے۔ یہ اسلیئے ہے کہ مسلمانوں سے اتحاد قائم رہے۔ آپکا دیرینہ غلام اشاعت اسلام کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ اب حضور کی ناراضگی مہربانی سے مبدل ہوجانی چاہیئے۔ حضور کی عنایتوں کا متمنی ہوں پہلے کی طرح نظر عنایت سے شاد کام کیجیئے اور اغیار کی غلط بیانی اور دروغگوئی پر اعتبار نہ فرمایا جائے

ہم جلیسوں سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیۓ۔

...کیونکہ پانی اگرچہ بظاہر شفاف ہے مگر آئینہ کا دشمن ہے

حضور کی شفقتوں سے امید ہے کہ ان لوگوں کو ملازمان سلطنت کے ذریعہ گرفتار کرا کر میرے سپرد فرماوینگے تاکہ ان کی حرامزادگی کا خاتمہ کردیا جائے اور حضور خفگی کا غبار دل سے دور کردیں۔ ایسا کرنے سے میں اپنے نقصانات کا معاوضہ لے سکونگا جیسا کہ تخمینہ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ لارڈ صاحب بہادر کورستم علی قرولی نے درخواست دی ہے کہ گیندہ اور دیگر گیارہ اشخاص، دو گاڑی گندم دہلی لیے آرہے تھے۔ جنہیں راجہ کے تھانیدار نے چھین کر بلبب گڑھ روانہ کردیا ہے۔ جہاں گاڑیاں خالی کرائی گئیں۔ میں ایمانا کہتا ہوں کہ مدعیوں کا الزام جھوٹا ہے اور ذرا بھی سچ نہیں ہے۔ اسکی حقیقت بلا مبالغہ یہ ہے کہ، گیندہ جو بدمعاشوں کا سرغنہ ہے اپنے گاؤں کے چند لٹیروں کو ہمراہ لے کر موضع نگلی پر آپڑا جو بدرپور کی حد میں ہے اور بہت

سامان لوٹ کر لے گیا۔ یہ لوگ لوٹ مار پر تلے ہوئے تھے، چنانچہ پھر مگرولی علاقہ بلب گڈھ میں بھی ڈکیتی کی، اتفاقاً مالگذاری افسران اور پولس افسران فرید آباد دورہ کرتے ہوئے مگرولی کی سرحد میں پہونچے اور جو کچھ ہو رہا تھا اسے دیکھا، ان دغابازوں نے اپنی جان بچانے کی بہت کوشش کی اور چند فرار بھی ہو گئے تاہم مالگذاری افسروں نے چند لٹیروں کو گرفتار کر لیا۔ اور ہٹکڑی ڈال کر ریاست کی عدالت فوجداری میں پیش کیا اس مقدمہ کی مسل اور کاغذات عنقریب روانہ کی جائینگے اگر ارشاد ہو تو مقدمہ مذکورہ کے تمام کاغذات کارروائی اعلیحضرت کی واقفیت و آگاہی کے لیے روانہ کئے جائیں۔ بگھی اور نبی بخش تاجر کے مقدمہ کی روداد بھی اسی قسم کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ براہمن صوبہ دار گیارہویں پیدل نے بگھی خریدی اور نبی بخش تاجر اسمیں بیٹھ کر بلب گڈھ آرہا تھا بگھی میں ایک پارسل انگریزی خطوط پڑے ہوئے ملے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں یا میرے ملازم بالکل نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے، کس نے لکھا، کیا لکھا، اور کہاں سے آئے؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس ریاست کے کسی دشمن نے جو انگریزوں سے ملا ہو گا یہ چٹھیاں لکھی ہونگی اور بگھی میں پوشیدہ کر دی ہونگی۔ اور اس معاملہ کو حضور، حضرت خواجہ نظام الدین اولیائؒ کے پیرزادوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ امیدوار ہوں کہ جواب سے سرفرازی بخشی جائے (ترقیٔ اقبال کی دعائیں) عریضہ غلام راجہ نہر سنگھ بہادر والی بلب گڈھ ۔ مہاراجہ نہر سنگھ بہادر (اسمیں کچھ شک نہیں کہ راجہ بلب گڈھ دل سے بادشاہ کے خیر خواہ تھے اور دشمن ان کو خواہ مخواہ بدنام کرتے تھے اسی خیر خواہی کے جرم میں برٹش گورنمنٹ نے ان کو پھانسی کی سزا دی اور دہلی میں ان کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ حسن نظامی)

نمبر ۷

درخواست راجہ بلب گڈھ

بحضور: مورخہ ۵ اگست ۱۸۵۷ء

بادشاہ، جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ سعادتمندی اور خوش نصیبی ان لوگوں کا حصہ ہے جو اعلیحضرت کی خدمت میں حاضر رہا کرتے ہیں۔ اگرچہ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل نہیں، اور فی الواقع بہت دور پڑا ہوں لیکن صد ہا قسموں اور ہزار ہا دلی اقراروں سے میں اظہار کرتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ یہی محسوس ہوتا ہے کہ گویا حضور کے تخت شاہی کے روبرو کھڑا ہوں۔ بہایت عاجزی اور ادب سے میں آٹھ مہریں سنہری پیش کرتا ہوں جو عید کا تحفہ ہے اور یقین کرتا ہوں کہ اس تحفہ ناچیز کو قبول فرمایا جائے گا۔ (ترقی سلطنت کے لیے دعائیں اور اسکے دشمنوں کے لیے بددعا)

حضور کے لیے ۵ سنہری مہریں

ملکہ کے لیے ۲ " "

شہزادہ مرزا جواں بخت کے لیے ۱ " "

عریضہ کمترین راجہ نہر سنگھ بہادر والی بلب گڈھ

مہر — "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۱۷

حکم شاہی بغیر مہر و دستخط کے

مورخہ ۸ اگست ۱۸۵۷ء

بنام راجہ نہر سنگھ

تمہاری درخواست مع آٹھ طلائی مہروں کے وصول ہوئی اور تمہاری خیر خواہی پر ما بدولت کو اعتماد رکھنے کا موجب ہوئی۔ چونکہ تم ہمارے خادم خاص ہو، پس ایمانداری اور وفاشعاری سے کبھی غفلت نہ کرنا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

ہمارے لیے ...... ۵ مہریں ملکہ کے لیے ...... ۲ مہریں۔

مرزا جواں بخت کے لیے .... ۱ مہر۔

نمبر ۲۷

عرضی راجہ بلب گڈھ

مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۵۷ء

بحضور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ

مودبانہ گزارش ہے کہ تحفہ عید کی قبولیت کا مراسلہ پہونچا اور سرفراز فرمایا۔ میں نے خود کو حضور کی مہربانیوں سے گھرا دیکھ کر بہت صاحب قسمت پایا۔ لیکن کون سے قلم سے اور کس زبان سے حضور کی توصیف کروں اور شکریہ ادا کروں؟ مگر یہ دیکھ کر کہ ہنوز بدظنی کا غبار حضور کے دل سے دور نہیں ہوا۔ خداوندا! مجھے عرض کرنے دیجئے کہ میں دیرینہ وفادار اور خیر خواہ ہوں اور میں دل سے اور جان سے حضور کے احکام بجالانا فخر سمجھتا ہوں جیسا حضور پر خود روشن ہو۔ کوئی روز ایسا نہیں جاتا کہ میں حضور کی مہربانیوں کو دل سے بھلا دیتا ہوں، کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی کہ میں حضور کی شفقتوں کو یاد نہ کرتا ہوں۔ ہر طرح سے مجھے اپنا کمترین غلام سمجھیے اور مجھ پر نظر الطاف ڈالیئے کیونکہ میرے اجداد پر بھی حضور کی مہربانیاں شفقتیں مبذول ہوتی رہی ہیں۔ کمترین بھی ان ہی کی اولاد ہے۔ گذشتہ مراحم واحسانات پر نظر کر کے یقین کرتا ہوں کہ ناراضگی کی کدورت آئینہ دل سے دور ہو جائیگی جسے میرے رقیبوں نے حضور کے منور آفتاب نما قلب پر پیوست کر دیا ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ ابھی چند در چند وجوہات سے حاضر دربار نہ ہو سکا مگر اب حاضری کا حکم دیا جائے تاکہ میں خدمت عالی میں حاضر ہوں اور ویسا ہی حکم سواروں کے رسالدار کے لیئے بھی ملنا چاہیئے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے نقارے اور علم عطا کئے جائیں تاکہ حضور کی رفعت وشان چاروں کھونٹوں میں مشتہر کیجائے اور ہفت اقلیم میں حضور کی کشور کشائی کے ساتھ ہی جان نثار کا نام بھی سب لوگوں پر روشن ہو جائے۔ حضور کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں لیکن بدنصیبی سے دہلی چھوڑنے کے بعد سے اب تک ایسے

واقعات پیش آتے رہے کہ جن کے سبب پورا بندوبست نہ ہو سکا۔ حضور کی فتح وفیروزی کے علم سربلند ہوں اور دشمنوں کو ذلت و رسوائی نصیب ہو۔

درخواست فدوی راجہ نہر سنگھ بہادر والی ریاست بلب گڑھ

مہر ـــ "راجہ نہر سنگھ"

نمبر ۷۴

حکم بغیر دستخط و مہر کے جو مرزا مغل کا معلوم ہوتا ہے

بنام مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء

ملازم خاص نشان سعادت راجہ نہر سنگھ والی بلب گڑھ

خود کو سرفراز کیا گیا سمجھو۔ بار ہا زبانی گفتگو کا موقع پڑجاتا ہے اور ہمارے وفادار معتبروں میں سے کسی نہ کسی کی ضرورت پڑتی ہے پس یہ بہت ضروری ہے کہ تم اپنا کوئی معتمد ایجنٹ دربار میں متعین کرو تاکہ زبانی گفتگو میں دشواری نہ ہو۔ ہر طرح مطمئن رہو اور ایجنٹ کے قائم کرنے میں دیر نہ کرو۔ اور خود کو سرفراز کیا گیا سمجھو۔

نمبر ۷۵

عرضی راجہ بلب گڑھ

بحضور مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۵۷ء

ظل سبحانی!

ادب سے عرض ہے کہ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ خانہ زاد پشتہا پشت سے وفادار چلا آتا ہے اور میں اور میرے باپ دادوں نے کبھی حضور کے حکم سے سرتابی نہیں کی۔ پس میں چاہتا ہوں کہ حضور کے دربار میں باریاب کیا جاؤں۔ میرے دعویٰ کی تائید میں جو ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر مجھے حضور سے ارادت خاص نہ ہوتی اور وفاداری کا خیال نہ ہوتا تو دہلی میں انگریزی سلطنت کے زمانہ میں میر فتح علی کی معرفت

حضور کی خدمت میں حاضر رہنے کی تمنا ظاہر کرتا۔ اور جب میں نے ایسا کیا تو اعلیحضرت
میرے دلی خلوص اور ایمانداری سے بہت خوش ہوئے تھے لیکن سیاسی مصالح کے
سبب چونکہ میرا حضور کے پاس رہنا اس زمانہ میں مناسب نہ تھا، آپنے منع کر دیا غلام
کو ایسی بدنصیبی نے گھیرا ہے کہ اب تک دربار شاہی میں حاضر نہ ہو سکا اور اسکی دو وجوہات ہیں
ایک تو یہ کہ جب سے دہلی سے آیا ہوں آئے دن جسمانی بیماریوں کا شکار بنا رہتا ہوں دوسرے
یہ کہ حضور کے لطف و کرم کو دیکھکر وہاں حاسد پیدا ہوگئے ہیں اور ڈر ہے کہ انھوں نے میری
طرف سے حضور کے مزاج کو مکدر نہ کر دیا ہو اور وہ کوئی ایسی چال نہ چلیں اور ایسی تدبیر نہ کریں
جس سے مجھے دہلی آکر ذلت و رسوائی اٹھانی پڑے۔ یا ان کی دروغگوئی کے تیل سے حضور کی
آتش غضب زیادہ بھڑک جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی سنا گیا ہے کہ سلطنت کے ملازمان
اور افسران، روپیہ کے بہت طامع ہو گئے ہیں اور مجھ سے بھی ایک کثیر رقم طلب کرتے ہیں
حالانکہ میری آمدنی بالکل قلیل ہے۔ حضور عالی جو اپنے غلاموں کے تمام حالات سے باخبر
رہتے ہیں، غلام کے علاقہ کو دیگر ریاستوں سے مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ سب سے چھوٹی
ریاست ہے اور اسکی آمدنی اتنی بھی نہیں ہے جس سے ریاست ہی کے اخراجات پورے ہو سکیں
برخلاف اسکے ہمیشہ سے ہزارہا روپیہ کی مقروض چلی آتی ہے۔ کمترین کے اجداد نے جو کچھ جمع
کیا تھا اسکی بابت عرض ہے کہ میرے سابق افسروں نے فریب و دغا سے وہ سب خورد برد
کر لیا اور فرار ہو گئے اور میرے معمور خزانے اور بھرے گھر کو خالی کر کے روپیہ و مال سے اپنے
گھر بھر لیے۔ اور اب دہلی میں بیٹھے میری ریاست کے خلاف منصوبے گانٹھتے اور سازشیں
کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں تابعدار کیونکر اتنا روپیہ تقسیم کر سکتا ہے اور مصارف فوج کو کس طرح
برداشت کر سکتا ہے۔ البتہ اگر حضور کے سرکار دولت شاہی افسران میرے دغاباز افسروں
کو جو تمام دہلی میں موجود ہیں گرفتار کر کے میرے سپرد کر دینگے تو کچھ میں وصول کر سکوں گا
اسکا نصف خزانہ شاہی میں داخل کر دوں گا۔ اور اگر ان کا ماخوذ کیا جانا نامناسب خیال

کیا جائے تو حضور کے ملازمین بموجب فہرست ذیل خود ہی وصول کرلیں اور اسمیں سے وہ جتنا مناسب سمجھیں خزانہ میں داخل کر دیں، بقیہ مجھے واپس کردیں۔ نشان شرافت وعظمت میر فتح علی نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا فرمائی اور مجھے نہایت ممنون ومشکور کیا۔ انہوں نے میرے معاملات سے نہایت ہمدردی اور پدرانہ شفقت ظاہر کی۔ تمام زبانی احکام جو میر فتح علی کی معرفت فرمائے گئے تھے مجھے لفظ بلفظ پہونچ گئے اور جوابات قابل تحریر نہیں تھے لہذا میر فتح علی صاحب ہی سے حضور کو معلوم ہوجائینگے۔ دیگر عرض ہے کہ وہ جو کچھ میرے طرف سے کہیں گے وہ مجھے منظور رہے کیونکہ ان کے مجھ سے دیرینہ تعلقات ہیں۔ بغرض اطلاع واجب تھا عرض کیا۔ حضور کے غلاموں کو فتح و فیروزی نصیب ہو اور اعدا کو ہمیشہ ذلت و رسوائی ملے۔ حسب ذیل لوگوں کے ذمہ میری رقمیں ہیں:۔

حکیم عبدالحق جو وزیر اعظم ریاست ہذا کا تھا۔۔۔۔۔ دس لاکھ روپیہ

مکتا پرشاد وکیل۔۔۔۔۔۔۔۔ پندرہ ہزار روپیہ

راجپلال صاحب چیف سکرٹری۔۔۔۔۔۔ دس ہزار روپیہ

نثار علی نائب وزیر اعظم۔۔۔۔۔۔ دس ہزار روپیہ

جوالا ناتھ پنڈت خزانچی۔۔۔۔۔۔ تیس ہزار روپیہ

شیر خاں حکیم مذکور کا ذاتی دوست۔۔۔۔۔ پچیس ہزار روپیہ

حسام الدین جمعدار اور میری دہلی کی جائداد اور زمین کا داروغہ
جو میرے وکیل کا مددگار بھی رہا تھا۔ پانچ ہزار روپیہ

امیر علی داروغہ محلات و توشہ خانہ۔۔۔۔۔ دس ہزار روپیہ

سعادت علی خان تھانے دار۔۔۔۔۔ آٹھ ہزار روپیہ

احمد مرزا کا شتکار مواضع بلب گڈھ اور میرے انگوری باغ دہلی کا دس ہزار روپیہ

مبارک علی خان۔۔۔۔۔۔ دو ہزار روپیہ

عریضہ غلام راجہ نہر سنگھ بہادر

مہر ــــ "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۷۶

بحضور مورخہ یکم ستمبر ۱۸۵۷ء

بادشاہ ظل اللہ وغیرہ وغیرہ

مودبانہ التماس ہے کہ حضور کے مراسلے نے بجواب میری درخواست صادر ہو کر اعزاز بخشا جس میں گھوڑے کی قبولیت کا ذکر تھا اور مجھے ہدایت کی گئی تھی کہ فوج سے کچھ خوف نہ کیا جائے۔ میرے تحفہ کی قبولیت نے مجھے بے حد ممتاز و معزز کیا۔ اگر حضور مراحم خسروانہ سے ضلع پلول، پالی، مجھے عطا فرمائیں تو میں وہاں مالگذاری وغیرہ کا اچھا انتظام کروں گا۔ انتظام ایسا مستحسن ہوگا کہ ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب سب خوش رہیں گے۔ خود اعلیٰ حضرت بھی تابعدار کی کارگذاریوں کو ملاحظہ فرمائینگے اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں گے (بادشاہی عظمت کی استقامت اور فتح و فیروزی کی دعائیں)

عرضی غریب راجہ نہر سنگھ بہادر

مہر ــــ "راجہ نہر سنگھ بہادر"

نمبر ۷۷

عرضی راجہ بلبھ گڑھ

بحضور مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء

بادشاہ ظل اللہ وغیرہ وغیرہ

نہایت ادب سے عرض پرداز ہوں کہ حضور کے مراسلہ شاہی نے شرف بخشا اور اس سے آگاہی ہوئی کہ حضور نے گھوڑا قبول فرمایا اور تسلی دی کہ ریاست بلبھ گڑھ کے خلاف کوئی فوجی شخص کسی قسم کی کارروائی نہیں کرسکتا۔ زبان و قلم حضور کی تعریف و شکرگزاری سے قاصر ہیں

خدا تا قیام قیامت حضور کو زندہ و سلامت رکھے ظل سبحانی! یہ ایک تعجب خیز امر ہے کہ حضور نے تو حکم دیا ہے کہ کوئی فوجی شخص بلب گڈھ ریاست کے برخلاف کارروائی یا ظلم و زیادتی نہ کر سکے گا، مگر ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو محمد بخت خان کمانڈر انچیف افواج کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ تمام دیہاتی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے، صرف ہر دیو بخش، پران سکھ، دھوسر، اور جماعت نمان پاسقل، ہنوز مقید ہیں۔ اور پھر مجھے ہدایت کی ہے کہ دوسرے قیدیوں کی دستاویزیں اور رسیدیں بخت خان کو روانہ کر دیں۔ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ یہ لوگ اس ریاست کے نمک حرام اور قابل بازپرس ہیں، کیونکہ لاکھوں روپیہ ہضم کر چکے ہیں اور روپیہ واپس دینے پر رضامند بھی ہو چکے تھے، جس کا ان سے حساب طلب کیا گیا تھا پس جو لوگ ایسے ذمہ دار ہوں انہیں کیونکر رہا کیا جا سکتا ہے۔ اگر انہیں رہا کیا گیا تو غلام کو بہت بھاری نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ نیز ان کے چھوڑ دینے سے لاانتہا برائیاں پھیلیں گی اور میرا انتظام درہم برہم ہو جائے گا اور پھر امن کا قائم کرنا سخت مشکل ہو گا ان معاملات کی وجہ سے میں نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ ایک حکم بنام کمانڈر انچیف جاری کیا جائے کہ جن ملزموں کا تعلق ریاست بلب گڈھ سے ہو۔ انہیں یہاں بھیج دیا جائے بہمہ وجوہ ایسی کارروائیاں بنیاد سلطنت کو کھودنے والی ہیں۔ پس عرض ہے کہ میری درخواست کو منظور فرما کر احکام جاری کئے جائیں۔ خادم خیر خواہ قدیم ہے اور حضور کی سلطنت کا ادنیٰ غلام ہے۔ زمین و آسمان میں اسکے لیے صرف یہی ایک پناہ گاہ ہے میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ حکیم عبدالحق و پنڈت جوالا پرشاد وغیرہ کو بھی گرفتار کر کے میرے سپرد کر دیا جائے کیونکہ اس پر تقریباً گیارہ لاکھ پچیس ہزار روپیہ کا میرا عوضی ہے تاکہ یہاں ان سے وصول کر سکوں (ترقی اقبال سلطانی کی دعائیں) کمانڈر انچیف کا اصلی خط بھی ارسال ہے براہ عنایت پڑھ کر جواب کے ہمراہ واپس کر دیا جائے۔ عریضہ خادم راجہ نہر سنگھ بہادر۔　　مہاراجہ نہر سنگھ بہادر

(راجہ بلب گڈھ کے خطوط کا ترجمہ بہت مبہم کیا گیا تھا ہر چند میں نے درست کیا پھر بھی عبارت صاف نہ ہو سکی میں مجبور رہا۔ اصل انگریزی عبارت سمجھنے کی قابلیت مجھ میں نہ تھی۔ حسن نظامی)۔

کاغذات جو ضمن قرض میں ترتیب دئیے ہوئے ہیں

نمبر ۱

شاہی دستخط و سیاہ پنسل کا تحریر کردہ

بنام مرزا مغل مورخہ ۸ جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند — شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر

معلوم ہو کہ چونکہ تم ہمارے نور چشم ہو اور جانتے ہو کہ ہمارے خزانہ میں روپیہ بہت کم رہ گیا ہے اور کسی علاقہ سے فی الفور کچھ آمدنی وصول نہیں ہو سکتی۔ اور جو قلیل رقم باقی ہے وہ بھی بہت جلد خرچ ہو جائے گی۔ لہذا تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ آج دن میں پلٹن میں تمام افسران رجمنٹ کو جمع کرو تاکہ وہ بتائیں کہ آئے دن کے مصارف پورے کرنے کے لیے کونسے فنڈ جاری کئے جا سکتے ہیں اور ضروریات کس طرح رفع کی جا سکتی ہیں۔ سپاہیوں کی اصطلاح میں ایسے مجمع کو کورٹ کہتے ہیں۔ انہیں بہت عجلت سے کام لو اور جو نتیجہ برآمد ہوا سے ترقی خزانہ کے تحت میں قلم بند کراؤ اور ان لوگوں کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کرو۔ قبل اس کے کہ خزانہ خالی ہو اس کا انتظام کرنا چاہیے۔ ہمارے پاس کوئی پوشیدہ خزانہ نہیں ہے۔ سلطنت کا قرضہ بھی ابھی تک ادا نہیں ہو سکا۔ اس لئے ہمارے تمام ملازموں کو بہت وقت پیش آتی ہے۔ ہمارے خانگی مصارف کیلئے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ گزشتہ ماہ میں شہر کے تاجروں سے قرض مانگا گیا تھا تو وہ بھی پورا پورا نہ مل سکا۔ پھر کیونکر دوسروں کے اخراجات پورے کئے جا سکتے ہیں؟ تم ہر ایک افسر فوج پلٹن تمام

باتوں کو بخوبی واضح کر دو اور کل ان کی رائیں ہمارے سامنے پیش کرنے میں تامل نہ کرو۔

پیشانی پر نوٹ ا — "۱۴ جولائی ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

نمبر ۲

بحضور — مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہا غریب پرورا

نہایت ادب سے التماس ہے کہ حضور کے مراسلہ نے ہمیں اعزاز بخشا جو علاوہ متفرقات کے یہ بھی مرقوم ہے کہ خزانہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور مصارف فوج و دیگر ضروری اخراجات میں روپیہ صرف ہو چکا ہے اور رہا سہا بھی جلد ختم ہو جائے گا۔ اسلئے ہم ممبران کورٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ خزانہ جمع کرنے کی تدابیر پر غور کریں۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں ہم نے جلسہ کیا اور جو تجویزیں سوچیں وہ عرض کرتے ہیں:-

پہلی تدبیر — یہ ہے کہ کسی ساہوکار سے سودی قرضہ لیا جائے اور جب سلطنت مستحکم ہو جائے تو قرضہ مع سود ادا کر دیا جائے۔

دوسری تدبیر — یہ ہے کہ ۱۵۰۰ پیدل سپاہ کی ایک رجمنٹ، ۵۰۰ سوار کا ایک رسالہ، اور دو توپیں، ہر حصہ ملک اور دیہات میں روانہ کی جائیں اور وہ جگہ جگہ تھانے اور ڈاکخانے قائم کرے۔ تاکہ لوگوں کو حضور کے قیام سلطنت کا پورا یقین آ جائے۔ اور اس فوج کو اختیار دے دیا جائے کہ جہاں سے جو روپیہ مل سکے قواعد سلطنت کی رو سے اپنے قبضہ میں لے لے اس فوج کو وصولی کے پورے اختیارات ملنے چاہئیں لیکن ممبران مجلس یہ بھی چاہتے ہیں کہ کسی پر ظلم نہ کیا جائے اور فوری ضرورت سب کو بتائی جائے۔

ہماری پہلی التجا — یہ ہے کہ دو نو مذکورہ بالا تدابیر اختیار کیجائیں اور دائرہ عمل میں لائی جائیں۔

ہماری دوسری التجا — یہ ہے کہ حضور کے معتمد مقربوں میں سے بھی بہتر

کا بھروسہ کیا جا سکے کچھ آدمی فوج کے ہمراہ روانہ کئے جائیں تاکہ قانون ملکی کی بموجب وصولی
زر کا کام انجام دیں اور رعایا کو سمجھائیں اور حفاظت ملک کے فرائض بجا لائیں۔

ہماری تیسری التجا — یہ ہے کہ اگر وہ معتمد کسی غریب کسان پر ظلم کریں یا کسی
مالگذاری آمدنی کے محاسب وغیرہ پر ستم توڑیں یا کسی سے رشوت لیں تو انہیں مجلس شوریٰ سے سزا
دی جائے۔ ہماری رائے میں زمینداروں کے حقوق ملکیت اراضی مندرجہ ذیل طریقے سے نافذ کیے جائیں
بہمہ وجوہ یہ معلوم کر لینا چاہیئے کہ مدعی کا نام قانون گو یا پٹواری کے کاغذات میں
درج ہے یا نہیں۔ مدعی کو اپنی گذشتہ لگان کی رسیدیں محفوظ رکھنی ہوں گی، تا یہ معلوم ہو سکے
کہ اس نے سلطنت کی لگان ادا کر دی۔ اور پیمائش اراضی کر لی ہے۔ اسکی دستاویزوں کے
معائنہ سے یا جانچ کرتے وقت گواہوں یعنی پٹواری، قانون گو، اور دیگر مقامی معززین کی
شہادت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیا مدعی زمیندار تھا یا نہیں۔ کوئی معزز آدمی یا مقامی
معززین میں سے ایک جو سرکاری طور پر شناخت کر لیا گیا ہو تمام موضع یا موضع کے کثیر
حصہ کی آمدنی کا اجارہ دار ہوگا، اور بندوبست اسی کے نام سے کیا جائے گا۔ اگر کوئی جائز
مدعی پیدا ہو تو اسکی درخواست پر بعد تحقیقات حکم ملے گا لیکن اول تقرر اس شخص کا کیا جائیگا
جو پہلے کبھی نمبردار رہ چکا ہے۔

ہماری چوتھی التجا — اگر دیہات کے بندوبست کے لیے مقرر شدہ لوگ اپنا
کام ان قواعد کے مطابق نہ کریں تو زمینداروں کو اختیار ہوگا کہ وہ کورٹ ہذا میں اپنی شکایت
کریں۔ اور اگر عند التحقیقات یہ ثابت ہو تو اسے برطرف کر دیا جائے گا اور اصلی مالک اپنے
حقوق کے موافق آزاد رہیں گے۔

عرضی فدویان، ممبران دربار، جیرام صوبہ دار میجر بہادر، شیورام مصر صوبہ دار
میجر، تہنیت خان صوبہ دار میجر، ہمنت رام صوبہ دار میجر، بینی رام صوبہ دار میجر۔

نمبر ۳

بحضور مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

نہایت ادب سے التجا ہے کہ حضور عالی کا حکم بابت قلت روپیہ مجلس شوریٰ کے انعقاد، اور یہ کہ مجھے جواب لے کر حاضر خدمت ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۸۵۷ء موصول ہوا۔ حضور کے حکم کے مطابق ممبران مجلس سے صلاح کرنے کے بعد عرضی تیار شدہ حضور میں پیش کیجاتی ہے اس معاملہ میں جو احکام صادر کئے جائینگے عمل میں لائی جائینگی (ترقی سلطنت کی دعا ہے)

درخواست فدوی ظہور الدین۔

نمبر ۴

حکم شاہی جس پر مہر خاص ثبت ہے

بنام مرزا مغل مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند — شہرۂ آفاق ولاور مرزا محمد ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

جانو کہ فوج کی تنخواہ ادا کرنے کے لیے تاجران شہر سے ہمیں فی الحال عارضی قرضہ لینے کی ضرورت ہے چنانچہ شرح ایک روپیہ سینکڑہ سود پر ساہوکاروں سے جن سے طلب کیا گیا تھا ادا کر دیا ہے۔ بعض دلالوں نے ادا نہیں کیا جنہیں سپاہیوں نے گرفتار کرکے قلعہ میں خزانچی کے دفتر کے قریب شاہی پہرہ میں حوالات کر دیا ہے۔ ہم نے ابھی سنا ہے کہ ان کے متعلقین نے چند پیدل سپاہیوں سے ملکر ان کے چھڑا کر لے جانے کی تدبیر کی ہے ابھی پیادوں کا ایک خفیہ شخص عبداللہ جو دہلی دروازہ کے محافظین میں کا معلوم ہوتا ہے شاہی پہرہ میں داخل ہوا اور لکشمی کو دریافت کرنے لگا جس سے معلوم ہوا کہ وہ لکشمی رام کو نکال کر لیجانا چاہتا ہے۔ پہرہ والے سپاہیوں اور افسروں نے اسے روکا تو وہ بہت بدزبانی سے پیش آیا۔ تیسرے شخص کو گولی مار کر لڑکے کو نکال لے جانے کی دھمکی دی۔ افسروں نے دیکھ بھال

سے یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سہ پہر کو مع اٹھارہ بیس سپاہیوں کے لڑکے کو لیجانے کے لیے اور گارد سے لڑنے کے واسطے آئے گا۔ فرزند تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ اسی وقت حوالات کی حفاظت کے لیے معقول گارد روانہ کردو تاکہ وہاں سے لڑکے کو نہ نکال لیجا سکے۔ اور ہدایت کردو کہ کوئی شخص کسی قیدی کو رہا نہ کرے۔ زینہار ویر نہ کرو کیونکہ اگر ایسی باتوں سے تغافل شعاری کی گئی تو ہمارے اقتدار کو صدمہ پہونچے گا۔ ہماری مہربانیوں کی توقع رکھو۔

پشت پر نوٹ ہے جو اغلباً مرزا مغل کا ہوگا مگر دستخط و مہر نہیں ہے۔ بموجب فرمان شاہی، حوالات پر گارد متعین کیا گیا۔ مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۸۵۷ء

نمبر ۵

حکم مع بادشاہ کی مہر خاص کے

بنام مرزا مغل مورخہ ۲۸ر جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند — شہرہ آفاق ولاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل کمانڈر انچیف بہادر!

معلوم ہو کہ فوج کی روزانہ یا ماہانہ تنخواہ دینے، اور میگزین کے ضروری مصارف اور اخراجات توپخانہ و بارود کے لیے خزانہ میں روپیہ بالکل نہیں ہے۔ اور بارود نہ ہوئی تو دشمن سے لڑنا دشوار ہو جائے گا۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ فی الفور کہیں نہ کہیں سے بغیر سود کے قرضہ لیا جائے اور پنجابی سوداگروں اور انگریزوں کے ملازم نوکروں سے بھی روپیہ لیکر خزانہ میں داخل کیا جائے۔ نیز یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ہنڈیاں بناکر ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہماری مہر خاص سے ثبت کی جائے اور روپیہ وصول کرنے کے لیے انہیں تقسیم کیا جائے جس میں یہ معاہدہ ہوگا کہ مالگذاری کی آمدنی وصول ہونے پر سب کا روپیہ ادا کر دیا جائے گا قرض مذکورہ میں سے کچھ بھی باقی نہ رکھا جائے گا۔ سب ادا کر دیا جائے گا۔ اسپر تمام لوگوں کو یقین دلادو۔ نا سوا اسکے اگر وہ لوگ چندہ کا بند و بست کرینگے تو علاوہ ان کا قرضہ ادا کرنے کے انہیں اپنے اپنے مرتبہ اور لیاقت کے موافق ملازمت اور انعام بھی دیا جائیگا۔

اور اگر کسی نے بندوبست کرنے سے گریز کیا اور کہنا نہ مانا، بلکہ حیلے حوالے کرتا رہا تو فرزند بابت
تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ ان کو سخت سزائیں دو تاکہ ابد دولت ۲ اقبال سے پھر سرتابی نہ کریں،
اور فوج، توپخانہ و بارود، کے انتظام اور کاروبار ہیگزین میں کوئی خلل نہ واقع ہونے پائے
اور تمام ضروریات روزمرہ پوری ہوتی رہیں۔ تم ایسے طریقے اختیار کرو کہ تین روز کے اندر اندر
خزانہ روپیہ سے معمور ہو جائے۔ اپنے کارندوں کے ذریعہ سے بھی روپیہ وصول کرسکتے ہو مگر
ان سوداگروں کو جنہوں نے گذشتہ وقت سیف الدولہ مرحوم کی معرفت قرض دیا تھا، یا وہ لوگ جنکے
پاس مقررہ وقت پر ادائگی کی دستاویزیں ہوں نہ ستایا جائے۔ ایسے تمام آدمیوں سے مطالبہ
نہ کیا جائے تاکہ ہماری مہر کے ثبت شدہ دستاویزوں میں کچھ فرق نہ آئے جو ہم انہیں دے
چکے ہیں اور اس طرح دوسروں کے لیے ناامیدی پیدا ہو جائے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

نمبر ۶

حکم جسپر خاص مہر شاہی ثبت ہے

بنام بندرابن عرف بندی مال خزانچی توپخانہ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء

ایک معاہدہ جسپر ہماری مہر خاص ثبت ہے۔ اور جو ۱۸۹۱ روپے نو آنہ چھ پائی
کی دستاویز ہے۔ تم یہ روپیہ جلد خزانہ میں داخل کرو۔ تاکہ اہل توپخانہ کی چھ مہینے کی تنخواہ جو ہمارے
ذمہ باقی ہے ادا کردی جائے۔ اس کا یہ مقصد ہے کہ روپیہ جب میں پہنچا یا جائے گا۔
سوداگران شہر نے وعدہ کرلیا ہے جن سے رائے مکند لال بہت جلد روپیہ وصول کر
لائینگے۔ اسوقت اس معاہدہ کا تمام روپیہ ادا کردیا جائے گا۔ روپیہ وصول کرنے اور قرض لینے کے
بہت سخت احکام جاری کئے گئے ہیں پس تم روپیہ خزانہ میں داخل کرو اور مطمئن رہو۔ اس حکم
کو ضروری جانو اور جو تحریر ہے اسپر عمل کرو۔

نمبر ۷

حکم جسپر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

بنام ملازم خاص بارائے مکند لال بہادر۔ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء

تم پر ہماری عنایات ہوں۔ معلوم ہو کہ قرض شاہی کا جمع کیا ہوا ۵۳۰۰ روپیہ گنگا رام چپراسی کی معرفت وصول ہوا جسکے بدلہ ہماری مہر خاص کی ایک رسید دیدی گئی ہے اور مابدولت کے خادم خاص بنام تمہارے نام ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ بموجب ان رسیدوں کے بہت جلد روپیہ ان سوداگروں سے جنہوں نے وعدہ کر لیا ہے۔ وصول کر لو بواسطے بندرابن سے چار ہزار ایکسو اٹھانوے روپیہ ساڑھے نو آنے ایک روپیہ سینکڑہ سود پر لیا گیا ہے تاکہ توپخانہ والوں کی چھ ماہ کی تنخواہ ادا کر دی جائے۔ پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ بہت جلد روپیہ جمع کر دو اور چار ہزار ایکسو اٹھانوے روپیہ ساڑھے نو آنے مع سود ادا کرکے ہماری تحریری رسید جسپر مابدولت کی مہر خاص ثبت ہے واپس لے لو اور ہمارے حضور میں پیش کرو بعد میں جو کچھ وصول ہو خزانہ میں داخل کرو۔ ان الفاظ کو بہت ضروری جانو۔

بنشر

بنام مرزا مغل مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء

فرزند شہرہ آفاق دلاور محمد ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر معلوم ہو کہ جبتک گرگان وغیرہ کی سرکاری تاہرفی وصول نہ ہو سکے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اور چونکہ ہم کو اپنے تمام ملازموں اور خصوصاً ان کا جنکو چھ ماہ بعد تنخواہ ملتی ہے زیادہ خیال ہے لہذا بیت بندرابن عرف بندی مال خزانچی کے نام ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کی تنخواہ کا بندوبست کرے اور ایک دستاویز جسپر ہماری مہر خاص ثبت ہے برائے چار ہزار ایکسو اٹھانوے روپیہ ساڑھے نو آنے لکھدی ہے اور لکھا ہے کہ ہمارے کارندے سوداگران شہر سے رائے مکند لال کی معرفت روپیہ وصول کرکے بیشتر روپیہ ادا کر دینگے۔ خاطر جمعی اور اطمینان کے لیے تم بھی خزانچی مذکور کے نام ایک حکم جاری کرو تاکہ وہ بالکل بے فکر ہو کر جلد تر روپیہ کا بندوبست کر دے اور آج ہی اہل توپخانہ کی چھ ماہ کی تنخواہ تقسیم کر دیجائے جس سے وہ لوگ بدستور

سلطنت کی ملازمت کرتے رہیں۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

نمبر ۹

معاہدہ یا پرامیسری نوٹ برائے زر معروضہ جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء

مبلغ ۱۹۰۸۴ روپیہ نو آنے چھ پائی بندرابن خزانچی سے ایک روپیہ فی صدی فی ماہ سود پر، برائے اہل توپ خانہ، بابت تقسیم تنخواہ چھ ماہ لے کر داخل خزانہ شاہی کیا گیا اور یہ قرار ہے کہ شہر کے سوداگروں سے رقم مذکورہ یعنی ۱۹۰۸۴ نو آنہ چھ پائی وصول کر کے خزانچی مذکورہ کو مع سود کے دیدیئے جائینگے۔ اور کچھ باقی نہ رکھا جائیگا۔ نہ قرض ہذا کی ادائگی کے پیشتر زر موصولہ میں سے کسی شخص کو کچھ دیا جائے گا، یہاں تک کہ اخراجات شاہی میں بھی صرف نہ کیا جائے گا۔ یہ دستاویز بطور معاہدہ کے ہے ✦

نمبر ۱۰

عرضی مرزا مغل

بعالیخدمت مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مدعا یانہ التماس یہ ہے کہ شہر کے تمام صاحب اقتدار لوگ اور جملہ عوام الناس کہتے ہیں کہ فوج کے مصارف کے لیے روپیہ دینے میں ہمیں انکار نہیں ہے لیکن وہ بہت شکر گزار ہونگے اگر ادنے واعلی، امیر وغریب، ہندو مسلمان، ہر شخص کے مذہبی معزز اشخاص کی معرفت روپیہ وصول کیا جائے اس طریقہ سے ایک بیش قرار رقم وصول ہو جائے گی۔ اور لوگ خوشی سے چندہ دینگے۔ لہذا میں عرض کرتا ہوں کہ اسے منظور فرمالیا جائے۔ اور باشندگان شہر کی درخواست کے بموجب معتبر مذہبی لوگوں کو اس کام میں لگا دیا جائے جنکے نام علیحدہ فہرست میں مندرج ہیں (ترقی دولت وسلطنت کی دعائیں) اگر تمام باشندگان

شہر چندہ دینگے تو ایک کثیر رقم ہاتھ آئے گی ۔ اور تابعدار کے کہنے کو کوئی نہ ٹالے گا ۔ جلسہ میں اساتذہ شہر کے ناموں کی فہرست بھی آئیں شامل ہے ۔ جنمیں سے ہر ایک اپنے عہدہ اور مرتبہ کے موافق ممتاز ہے ۔ ان لوگوں میں سے کسی ایک کا بھی عذر قابل سماعت نہ ہونا چاہئے ہندوں کو یقین ہو جائے گا کہ حضور ہندو اور مسلمان میں کوئی امتیاز نہیں کرتے اور ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں اور فوج کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ تمام باشندگان شہر ، کیا ہندو اور کیا مسلمان ، ہر ایک نے اسکے مصارف کے لیے چندہ فراہم کیا ہے ۔

عرضی ظہور الدین ۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

تدبیر نہایت معقول ہے ۔ منظور کی جاتی ہے ۔

نمبر ۱۱

بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا حکم

مورخہ ۱۹ اگست ۱۸۵۷ء

بنام خدام خاص ، مورد الطاف ، ممبران کورٹ ۔

تمپر بادولت کی عنایت ہو ۔ اور معلوم ہو کہ چونکہ تم سلطنت کے خیر خواہ ہو ، لہذا بموجب تمہاری عرضی کے بتیس دیہات میں ہر طرح سے مالگذاری کی آمدنی وصول کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے ۔ تم سوداگروں اور معتمد باشندگان شہر سے نہایت نرمی اور ملائمت سے روپیہ وصول کرو ۔ ہر ایک سے نرمی کا برتاؤ کرو ۔ اور جنگ کے لیے نہایت معقول انتظام کر کے شہر اور باشندگان کی حفاظت کرو ، اور دشمنان دین سے لڑو ۔ تمہارے تمام انتظامات اور درخواستیں قبول کی جائینگی اسمیں کوئی حتی کہ شہزادے بھی دخل نہ دے سکیں گے ۔ اور جو روپیہ تم تاجروں اور شہر کے معتمد باشندوں سے وصول کروگے وہ تمہارے ہی کورٹ میں جمع رہے گا ۔ جو فوج اور میگزین وغیرہ کی ضروریات ہیں کام میں لایا جائیگا ۔ اور جب

علاقوں سے مالگذاری آمدنی وصول ہوگی تو سب سے پہلے سوداگروں کا قرضہ مع سود ادا کیا جائے گا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

نمبر ۱۴

عرضی متھرا داس سالگرام سوداگران

مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۵۷ء

خلاصہ درخواست جو اوپر لکھا ہوا ہے

ہم قدر دان باورچیخانے کے برتن فروخت کیا کرتے ہیں اور ہزارہا مصیبتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ حضور کے حکم سے ۵۷۰۰ روپیہ اور دوبارہ مرزا خیر سلطان کی معرفت قرض دے چکے ہیں۔ ممبران کورٹ و افسران فوج ہماری تباہی کے درپے ہیں اور تیسری مرتبہ پھر روپیہ طلب کرتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ خدام سلطنت پر حضور رحم فرمائیں اور افسران فوج کو اور روپیہ وصول کرنے سے روکیں۔

بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ حضور سے مخفی نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت کے حکم سے چھ ہزار روپیہ خزانہ میں داخل کر دیا تھا، اور اسوقت کہا گیا تھا کہ ان سے اب اور روپیہ طلب نہ کیا جائے گا۔ پہلے بھی غلاموں کے مکانات لوٹ لئے گئے تھے۔ چنانچہ جس روز میرٹھ سے فوجیں دہلی آئیں ہمارا سارا مال و اسباب تاخت و تاراج کر دیا گیا، ہمارے تمام ساہوکاری کاروبار کو خورد برد کر دیا گیا۔ اور اگرچہ ہم بالکل معذور تھے مگر حضور کا حکم پورا کرنے کے لیے ہم نے اپنے زیورات اور بقیہ مال فروخت کرکے روپیہ پورا کیا اور داخل خزانہ کیا۔ یہ روپیہ ۳ اور ۴ جون ۱۸۵۷ء کو داخل خزانہ کیا گیا تھا۔ پھر کمانڈر انچیف اور مرزا خیر سلطان بیگ بہادر نے ہم پر زور ڈالا اور دوسری بار فوجی اخراجات کے لیے روپیہ طلب کیا، ہم نے بہزار خرابی ۱۵۰۰ روپیہ جمع کرکے دیا۔

جسکے بدلے ہمیں رسید اور ایک فرمان ملا۔ جسپر شہزادہ خیر سلطان بیگ کی مہر تھی کہ اب کوئی فوجی افسر یا ملازم سلطنت دوبارہ کچھ طلب کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ تاہم پھر اب افسران کورٹ نے غلاموں سے تیسری بار روپیہ طلب کیا ہے اور تباہی کے درپے ہیں۔ ہم خیرخواہوں کو کبھی حضور کے حکم سے انکار نہیں ہے اور ہمارا پشت پناہ خدا ہے یا حضور ہیں۔ چونکہ دو مرتبہ بھی ہزار دقت فراہم کرکے ہم دے چکے ہیں اور اب ہماری روز مرہ کی ضروریات بمشکل پوری ہوتی ہیں، پس از روئے انصاف اور رعایا پروری حضور تمام افسران فوج و سلطنت کے نام حکم نافذ فرمائیں کہ غلاموں سے تیسری مرتبہ کچھ نہ طلب کیا جائے، تاکہ غلام تباہی و بربادی سے جسکے یہ لوگ درپے ہیں بچے رہیں اور حضور کے انصاف کے ذریعہ امن پاکر ترقی اقبال کی دعائیں کرتے رہیں۔ اور نہیں تو ان کی غارتگری و زیادتیوں سے غلاموں کی جانیں قربان ہو جائینگی۔ (واجب تھا عرض کیا (ترقی اقبال کی دعائیں) عریضہ فدویان متھراداس و سالگ رام تاجران دہلی۔

متھراداس و سالگ رام کے ہندی میں دستخط ہیں۔

حکم جسپر بادشاہ کی مہر ثبت ہے

بنام مرزا مغل — مورخہ ۲۷ اگست ۱۸۵۷ء

فرزند شہرۂ آفاق ولادر مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

معلوم ہو کہ سوداگر راجی داس گڑوالا خزانہ شاہی میں دو مرتبہ روپیہ دے چکا ہے اور نیز سلطنت کے قرض فراہم کرنے میں بھی بہت امداد دی ہے، پس فرزند، تمہیں لازم ہے کہ اس سے اب کچھ طلب نہ کیا جائے۔ ہمارے احکام کو ضروری سمجھو اور ان پر عمل کرو۔

نمبر ۱۳

عرضی نبی بخش و دیگر اشخاص

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! — تاریخ نہیں ہے

مودبانہ التجا ہے کہ موجودہ بدامنی میں غلاموں کا وافر نقصان ہوا ہے۔ تمام روزگار جو کلکتہ، دہلی، انبالہ، لاہور، کانپور، میں تھا بالکل تباہ ہو گیا ہے اور ہمارا مال لوٹ لیا گیا ہے، جسکے علاوہ پچھلے قرضوں کا بار بھی ہمارے سروں پر بدستور موجود ہے ہم اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روزمرہ ضروریات کو بمشکل پورا کر سکتے ہیں اعلیٰ حضرت معتبر اشخاص کی شہادت اور ہمارے بہی کھاتوں کے ملاحظہ سے اس بیان کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔ مرزا مغل صاحب ہم سے ۵۰۰۰۰ روپیہ طلب کرتے ہیں، حیران ہیں کہ کہاں سے لائیں؟ اسوقت تو ہمیں ۵۰۰ دینا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ تابعداران تین روز سے کپتان میر حسین خان کے زیر حراست ہیں۔ کپتان موصوف نے ہمیں عید الضحیٰ کی نماز پڑھنے تک کے لیے اجازت نہیں دی، لہذا ہم سب ملتجی ہیں کہ اعلیٰ حضرت ہماری رہائی کے لیے احکام جاری فرما دینگے (دعا ہے کہ حضور تا ابد ہم غلاموں کے سر پر قائم رہیں) ہم بیس روز سے بارہ سو مجاہدین کا انتظام کر رہے تھے اور اب اس سے زیادہ ہم جمع نہیں کر سکتے۔ اور جو ہماری طاقت سے باہر ہو اسے کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ حضور کے عدل و انصاف پر بھروسہ کر کے التجا ہے کہ ہماری رہائی کے احکام صادر کر دیئے جائیں۔ واجب سمجھ کر عرض کیا (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عریضہ نیازمندان بنی بخش حاجی ملا بخش، کریم بخش، جوان بخت، پیر بخش، فتح محمد، محمد حسین، محمد بخش، کریم بخش، احمد، کرم دین، حاجی احمد وغیرہ۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ آیندہ عمدہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اس قسم کے لوگوں کی دلجوئی بہت ضروری ہے اگر یہ ہم سے بد دل ہونگے تو دشمن کو تقویت ہوگی اور ممکن ہے کہ یہ اس سے خفیہ طور پر مل جائیں۔ جس سے بڑے بڑے نقصانات کا اندیشہ ہے +

نمبر ۱۴

عرضی مرزا مغل

بحضور تاریخ نہیں ہے۔

بادشاہ جہاں پناہ!

حضور کو معلوم ہے کہ فوج اپنی ضروریات کے پورا نہونے سے بہت عاجز آگئی ہے اور بھوکی مرتی ہے۔ تابعدارنے اور سب نے حضور سے عرض کیا تھا کہ موجودہ دشواری رفع کرنے کے لیے کوئی تدبیر کیجائے۔ چنانچہ حضور نے قرض اور چندہ وصول کرنے کا حکم جاری فرمایا تھا۔ اور مہر شاہی کا مراسلہ بھی کمترین کو عطا کیا تھا۔ بموجب اسکے کمترین نے شہر کے پنجابیوں، سوداگروں، وغیرہ سے روپیہ طلب کیا جنمیں سے بعض نے قبول کیا لکھ کر دیا تھا کہ ہم ایک یا دو روز میں روپیہ ادا کر دینگے مگر بعد میں وہ فرار ہوگئے میں نے ابھی یہ سنا ہے کہ حضور نے محمد بخت خاں کو بھی ایک حکم دیا ہے کہ سوداگروں سے روپیہ طلب کرے اور وصول کرکے داخل (خزانہ) کرے۔ اس قسم کا معاملہ فوج میں نااتفاقی اور ناراضی پھیلانے کا باعث ہوگا۔ لہذا وہ حکم محمد بخت خان سے واپس منگوا لیا جائے اور حضور اس معاملہ میں دخل نہ دیں کیونکہ غلام نے روپیہ کا بندوبست کر لیا ہے۔ واجب سمجھ کر عرض کیا (ترقی سلطنت کی دعائیں) عریضہ نیاز مند ظہیر الدین۔ تاریخ نہیں ہے۔

حکم شاہی بدست خود لکھا ہوا

جان من!

ایام ہنگامہ میں احکامات کی تبدیلی وقار کو اور انتظام کو برباد کر دیتی ہے ہم کو ضرورت روپیہ کی ہے جس طرح اور جس جائز طریقہ سے اسکا حصول ممکن ہو حاصل کرنا چاہیے خواہ تمہارے ذریعہ سے ہو یا کسی اور کے۔ ان اختلافات باہمی سے فوج پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ بددل ہوتی جاتی ہے۔ تاریخ نہیں ہے۔

(یہی وہ اسباب ہیں جن سے انگریزوں نے دوبارہ فتح پائی حسن نظامی)

نمبر ۱۵

درخواست محمد خیر سلطان

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ تابعدار دو سو سواروں اور ایک برگیڈیر کے ہمراہ جو لارڈ صاحب کے حکم سے آیا تھا، صبح سے ابتک روپیہ فراہم کرتا پھرتا رہا مگر تمام تاجروں نے یہ حیلہ پیش کیا کہ گوری شنکر نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی شاہی شہزادے کو روپیہ نہ دیا جائے بلکہ کورٹ میں داخل کیا جائے! عالیجاہا! یہ حیلہ بازی سخت قابل حرفت ہے۔ اس قسم کے بدذاتوں کو جو سلطنت کی امداد سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ سخت سزائیں دیجانی چاہئیں۔ تاکہ انتظام میں خلل نہ پڑے الملاغا عرض ہے (ترقی اقبال سلطنت کی دعائیں ہو) عرضی فدوی محمد خیر سلطان، تاریخ نہیں ہے۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

کسی کو ناراض نہ کیا جائے۔ ملائمت سے سمجھا کر وصول کرنا مناسب ہے (یہاں دو لفظ پڑھے نہیں جاتے) یہ جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ممانعت ہے اور کچھ نہیں۔

(اس عرضی اور اس کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا خیر سلطان محمد بخت خاں لارڈ گورنر کے ہواخواہ تھے اور میرزا مغل کا رسوخ ان کو ناگوار تھا اور بادشاہ کا میلان اول دن سے محمد بخت خاں لارڈ گورنر کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی اختلاف نے آخر افواج کو پراگندہ کر دیا۔ حسن نظامی)

ضمن تنخواہ میں ترتیب شدہ کاغذات

نمبر ۱

درخواست مرزا مغل

بحضور   مورخہ یکم جون ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

دو دن سے شاہدرہ میں فوج لوٹ مار کر رہی ہے تنخواہ نہ ملنے کے سبب۔ لہذا عرض ہے کہ مجھے فی الفور پندرہ ہزار روپیہ عطا کیا جائے تاکہ چار روز کی تنخواہ تقسیم کر دی جائے۔ عرضی غلام ظہور الدین۔

بادشاہ کا حکم پنسل سے لکھا ہوا

بسنت خزانے سے پندرہ ہزار روپیہ دیدیا جائے۔ مرزا مغل۔ تمام کاروبار میں میرزا فاضل بیگ خاں سے متفق ہو کر اس تمام روپیہ کا جو آج کی تاریخ تک خزانہ سے وصول ہوا ہو حساب بنا کر ہمیں ارسال کیا جائے۔

نمبر ۲

حکم جس پر مہر شاہی ثبت ہے

بنام مرزا مغل   مورخہ ۲۲ جون ۱۸۵۷ء

فرزند۔ شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

معلوم ہو کہ سمن لال نے ہم سے کہا کہ کشمیری، اور بدرو، دروازوں اور دیگر برجوں کے محافظوں کو معز الدولہ بہادر کے ذریعہ، روزانہ راشن میں مٹھائی دیگئی ہے۔ اور ۱۸ جون ۱۸۵۷ء سے انہیں روزانہ خرچ ملتا ہے۔ راشن یا روزانہ خرچ محکمہ فوج کے متعلق ہے اور یہ روپیہ

شاہی خزانے سے لیا گیا ہے۔ اسلئے مابدولت سے درخواست کرتا ہے کہ فرزند مرزا مغل کے نام حکم جاری کریں کہ وہ روپیہ واپس کر دیا جائے۔ پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ بموجب اسکی فہرست مرتبہ کے ۱۱۰ روپیہ واپس کردو۔ تفصیل نیچے درج ہے۔ آیندہ کے لیئے تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ توپخانہ والوں کو بھی پیادہ فوج کی طرح یومیہ خرچ دیدیا کرو۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

تاریخ	نام	روپیہ۔ آنہ۔ پائی	روپیہ۔ آنہ۔ پائی
۱۱ جون ۱۸۵۷ء۔	بنام کنالی خاں		
۱۲ جولائی	"		۴ ۔ ۰ ۔ ۰
۱۳ جولائی	"		۱۲ ۔ ۰ ۔ ۰
۱۴ جولائی	"		۴ ۔ ۰ ۔ ۰
۱۵ جولائی	"	۴ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰	
"	لاہوری دروازہ والے	۳ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰	
"	" محافظین	۳ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰	
		۱۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰	

۱۶ جولائی کنالی خاں (اسی طرح بہت طول طویل حساب لکھا ہے جس کا کل مجموعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے)۔

جملہ ۱۱۰ روپیہ ۔ ۰ آنہ ۔ پائی

نمبر ۳

عرضی مرزا مغل

بحضور مورخہ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

عرض ہے کہ غلام نے فوج و سواروں اور پیادوں کو مطمئن کر دیا ہے کہ ملک پر قبضہ ہوتے ہی تمہیں ترقی ملیگی۔ اور تنخواہ دیجائے گی۔ اور جب غنیم کو شکست فاش دیدی جائیگی اور

خاطر خواہ آمدنی وصول ہونے لگے گی تو انعام دیا جائے گا۔ ان طریقوں کا ایک خاکہ حضور کی خدمت میں بھی ارسال ہے۔ حضور اپنے دست مبارک سے ایک فرمان بنام افواج لکھ کر جاری کریں تاکہ وہ بالکل مطمئن ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ حضور کو ان سے کس قدر محبت ہے۔ پھر وہ اپنی جانوں سے بھی دریغ نہ کریں گے اور اعلیٰ مراتب کی امنگیں دلوں میں پیدا ہو جائے گی (ترقی اقبال کی دعائیں) عریضہ فدوی ظہور الدین۔ مہر سرکاری "کمانڈر انچیف بہادر"، کوئی حکم نہیں ہے۔ منسلک شدہ خاکہ شامل نہیں ہے۔ (چونکہ بادشاہ اپنی خوشی اور مرضی سے فوج کے شریک نہ ہوئے تھے اور اپنے شہزادوں کے باہمی اختلافات اور فوج کی سرکشی سے ان کو اندیشہ ہو گیا تھا کہ اب ان کا ثابت قدم رہنا دشوار ہے اسواسطے انہوں نے میرزا مغل کی اس درخواست پر کوئی حکم نہ لکھا نہ انکی خواہش پر عمل کیا۔ حسن نظامی)

نمبر ۴

عرضی مرزا مغل

بحضور سورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ سلامت!

جہاں پناہ مودبانہ عرض ہے کہ آج محمد جہانگیر خاں کپتان توپخانہ راجہ گوالیار کی ایک درخواست مع ایک فرضی فہرست کے موصول ہوئی ہے۔ اس نے تحریر کیا ہے کہ کچھ روپیہ برائے خوراک و ضروریات زندگی کے عطا فرمایا جائے۔ اور حضور کا حکم ہے کہ نئی آئی ہوئی فوجیں، بریلی کی فوجوں کے جرنیل کے پاس درخواستیں دیں، مذکورہ اصل عرضی ارسال خدمت ہے۔ جو حکم ہوگا عمل میں لایا جائے گا (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عرضی تابعدار ظہور الدین۔

عرضی کے نیچے نوٹ — اسی درخواست میں کوئی ملحق شدہ کاغذ نہ تھا۔

دستخط کلیان نرائن۔ ۸ اگست ۱۸۵۷ء

حکم شاہی

جان من — کپتان کو مطلع کردو کہ خزانہ بالکل خالی ہے۔

سرے پر ایک گوشہ میں نمبر (جو غالباً انڈکس نمبر ہوگا) "۸۷۸" اور اسکے نیچے ہی نوٹ ہے "موصول ہوا۔ ۲۶ر جولائی ۱۸۵۷ء"

نمبر ۵

عرضی مرزا مغل

بحضور — مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء

جہاں پناہ بادشاہ سلامت!

مودبانہ التجا ہے کہ حضور نے جو ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء کو ۳۰۰۰ روپیہ مع ۲۰۰۰ روپیہ کسٹریٹ فنڈ سے، عطا فرمایا تھا وہ سب خرچ ہوگیا۔ اور اب بالکل باقی نہیں رہا۔ اور حضور نے نو آمدہ سواروں کے لیے حکم دیا ہے کہ فدوی ان کے خرچ وغیرہ کا بھی بندوبست کردے۔ جن سواروں کے نام آخر میں درج ہیں وہ سولہ اور بیس روز کا خرچ مانگتے ہیں یعنی ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء تک کا خرچ مانگتے ہیں۔ لہذا غلام کی گزارش ہے کہ دس ہزار روپیہ عطا فرمایا جائے تاکہ ان لوگوں کی تنخواہ ادا کردی جائے۔

		روپیہ
معز الدین خان رسالدار	۱۵ روز	۳۶۹۶ — ۰
مردان خاں مع دس آدمیوں کے	۱۲ر جولائی تک	۴۲۸ — ۰
سردار خان و فیض الدین خان	۱۰ یوم	۱۵۹۴ — ۰
سید گلزار علی مع ۲۲ آدمیوں کے	۱۸ روز ۱۲ر جولائی تک	۱۴۴ — ۰ — ۰
غازی الدین خان رسالدار ۵۴ آدمی	۱۳ روز	۱۹۵۰ — ۰ — ۰
عبد المجید خان مع دو آدمیوں کے	۱۹ روز ماہ ذیقعدہ	۱۳۳ — ۰ — ۰

احمد خان مداری خان رسالدار جنہیں آخر ماہ تک کا دیدیا گیا تھا مگر پھر بھی پینڈ کا الاؤنس طلب کرتے ہیں۔

عرضی غلام ظہور الدین ۔ سرکاری مہر ۔ "کمانڈر انچیف بہادر"

(ان مطالبات سے حساب داں لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایام غدر میں شاہی خزانہ سے سپاہیوں کی کتنی تنخواہ مقرر تھی۔ حسن نظامی)

حکم شاہی پنسل سے

خزانہ میں روپیہ کی قلت ہے۔ اتنی کثیر رقم ادا نہیں کی جا سکتی۔ جو تھوڑا بہت لینا چاہیں انہیں ضروریات کے لیے کچھ دیدیا جائے۔

نمبر ۶

عرضی مرزا مغل

بحضور ـ مورخہ ۱۳ / جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

نہایت ادب سے عرض ہے کہ لکھنؤ کے بے قاعدہ سواروں کے رسالہ نمبر ۱۲ کے رسالدار کو آج تک کی تنخواہ بالمشاہرہ دی گئی ہے۔ ۱۲ / جولائی ۱۸۵۷ء کو انہوں نے پھر ایک درخواست پیش کی ہے کہ جس طرح دوسروں کو الاؤنس ملتا ہے انہیں بھی ملنا چاہیئے اور انیس روز کا الاؤنس طلب کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ خزانہ خالی ہے اور اسی لیے وہ روزانہ الاؤنس کی درخواست کرتے ہیں۔ اب جو حکم جاری کیا جائے تعمیل کی جائے گی (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں)

عرضی خادم ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

جن لوگوں کو ماہوار ملتا ہے انہیں روزانہ الاؤنس نہیں دیا جا سکتا۔

سر سے پر نوٹ ۔ موصول ہوا ۔ مورخہ ۲۶ / جولائی ۱۸۵۷ء "نمبر ۷۹۸"

(غالباً انڈکس نمبر ہے)۔

(جو فوج ملک کو آزاد کرانے کے لیے باغی ہوئی تھی وہ الاؤنس پر ضد کرتی تھی انجام کا خیال اس کو نہ تھا اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ ان کے ہاتھوں مجبور رہتے تھے۔ حسن نظامی)

نمبر ۷

بحضور تاریخ نہیں ہے۔

بادشاہ جہاں پناہ!

خداوندا گزارش ہے کہ جو لوگ ہانسی اور حصار سے جاں نثار کی ماتحتی میں آئے ہیں وہ دو مہینہ بیس روز کی تنخواہ طلب کرتے ہیں۔ یہ لوگ سرسہ۔ حصار۔ ہانسی۔ وغیرہ سے نہایت حفاظت اور دیانت داری سے خزانے لائے ہیں اور حضور کے شاہی خزانہ میں داخل کر چکے ہیں اور یہاں بھی روزمرہ اپنی تین چار جانیں قربان کر کے وفاداری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں لہذا انہیں تنخواہ ملنی چاہیئے۔ تابعدار نے انہیں سمجھا دیا ہے اور بجائے دو مہینہ بیس روز کے فی الحال صرف ایک ہی مہینہ کی تنخواہ دلا دی جائے۔ اگر اتنی بھی نہ دی گئی تو فوج کے منتشر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ میں نے اسکے ساتھ تنخواہ کی تفصیل لکھدی ہے تاکہ منظوری کا حکم صادر فرمایا جائے۔ واجب جان کر عرض کیا (ترقی اقبال کی دعائیں)

درخواست خادم خاص محمد عظیم عفی عنہ۔

دستخط

دستخط کے نیچے نوٹ ۔۔ "مہر فی الحال موجود نہیں تھی"

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل ۔۔ ایک مہینہ کی تنخواہ دیدی جائے۔

نمبر ۸

عرضی مرزا مغل

بحضور تاریخ نہیں ہے۔

بادشاہ جہاں پناہ!

بموجب حکم حضور کے گڑھی ہر سرو کی مالگذاری آمدنی کا ۱۰۰۰۰ روپیہ خزانہ سے لے کر سپاہ کا چار روز کا الاؤنس تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اب دو روز کا الاؤنس اور باقی ہے اور گڑھی ہر سرو سے آئے ہوئے روپیہ میں سے ۱۰۷ روپیہ ۱۳ آنہ خزانہ میں باقی ہیں۔ لہٰذا امید ہے کہ حضور حکم جاری فرمائیں گے تاکہ وہ روپیہ بھی خزانہ سے لے کر پیادوں اور سواروں کو باقی ماندہ الاؤنس بھی دیدیا جائے۔ واجب سمجھ کر عرض کیا۔ (ترقی اقبال دولت کی دعا ہیں) درخواست تابعدار ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل سے

پانچ پانچ ہزار روپیہ۔ دو مرتبہ، دو روز کے الاؤنس کے لیے سابق میں منظور کیا جا چکا تھا۔ اور پھر اور بھی بھیجا گیا تھا کیا اسے تقسیم کر دیا گیا؟ تاریخ نہیں ہے۔

کاغذات ترتیب شدہ ضمن فوج

نمبر ۱

درخواست شیخ بدھو نائک اور چالیسویں پیادہ ٹیشن کے دو سپاہیوں کی

بحضور مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ تابعدار آگرہ سے ۹ عربی گھوڑے لیکر میرٹھ روانہ ہوئے تھے علی گڈھ تک بحفاظت تمام لے آئے اور وہاں سے بلند شہر جو پہنچ گئے۔ بلند شہر میں ہزاروں پٹھانوں نے آکر خزانہ شاہی لوٹنا چاہا۔ ہم نے خدا پر توکل کر کے ان پر حملہ کیا۔ خزانہ اور گھوڑے ان کی لوٹ سے بچالیے اور دہلی کی طرف روانہ ہوگئے تاکہ یہ مال

حضور کے سپرد کردیں۔ مگر جب کشتی والے پل پر پہونچے تو ہمارے پاس ۴۳ گھوڑے رہ گئے تھے اور ۲۵۰۰ روپیہ تھا جو دو گاڑیوں میں لدا ہوا تھا۔ جب ہم پل عبور کر چکے تو کئی قصباتی آئے اور سائیسوں کو زدوکوب کرکے گھوڑے چھین کرلے گئے۔ جب وہ آرہے تھے تو ہمیں گمان تھا کہ انہیں حضور نے ہماری حفاظت کے لیے روانہ کیا ہے ورنہ کبھی ہم انہیں گھوڑے نہ لیجانے دیتے۔ خزانہ اور بائیس گھوڑے جو باقی رہ گئے ہیں سرکار کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ گم شدہ گھوڑے اب بھی چند لوگوں اور سواروں کے پاس موجود ہیں جنہوں نے زبردستی ہم سے چھین لیا ہے اور ہمارے سائیس انہیں شناخت کرسکتے ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ حضور مرزا مغل کے نام حکم جاری فرمائیں کہ وہ گھوڑے جو سائیس بتائیں ان لوگوں سے واپس لے لیے جائیں اور سرکار میں داخل کردیے جائیں۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا حکم

مرزا مغل۔۔ تحقیقات کرکے گھوڑوں کا سراغ لگایا جائے اور بعد میں جس طرح مناسب ہو معاملہ صاف کیا جائے۔

پشت پر نوٹ ۔۔ "التوا میں ڈال دیا گیا" (التوا میں ڈالنا یا تو اس وجہ سے ہوا کہ عرضی درست نہ تھی کیونکہ عرضی دہندہ خود ہی قصباتی دہقانیوں کے لوٹنے کا ذکر کرکے الزام سواروں پر لگاتے ہیں کہ گھوڑے ان کے پاس ہیں۔ اور یا شاہی دفتر نے کسی دباؤ سے مقدمہ کو دبا دیا۔ حسن نظامی)

نمبر ۲

عرضی مرزا مغل

بحضور　　مرقومہ ۲۹ مئی ۱۸۵۷ء

جہاں پناہ بادشاہ سلامت!

چونکہ اعلیٰ حضرت نے فوج کو میرٹھ جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ لہذا رسد وغیرہ کے انتظامات

کے لیے بیس سوار اور پچاس پیادے پہلے سے جانے ضروری ہیں۔ امید ہے کہ خادم کو
ان کے روانہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے گی۔ عرضی کمترین ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

سید حیدر حسین خان ۲۰ سوار دونکو اور شاہرخ بیگ پچاس سپاہیوں کو روانہ کردیں (آگے پڑھا نہیں
جاتا)۔　　　(یہ نا واقفیت کا طرز عمل تھا ورنہ کمانڈر انچیف کے اختیار کی بات
تھی بادشاہ سے حکم لینے کی ضرورت نہ تھی۔ اسمیں بھی محمد بخت خان والا اختلاف معلوم ہوتا ہے جس سے نظامی)

نمبر ۳

عرضی گوری شنکر سکل افسر پیدل پلٹن ہریانہ

بحضور　　　　تاریخ نہیں ہے

بادشاہ غریب پرور!

یہاں کی حالت یہ ہے کہ خدا کے حکم اور حضور کے اقبال سے آنحضرت کی فرمانروائی
آج دس بجے صبح قائم ہوگئی۔ اضلاع حصار اور سرسہ، ہر دو تا حال رجمنٹ کے قبضہ میں ہیں اور
یقین ہو کہ فوج خزانہ لے کر بہت جلد حضور کی خدمت میں حاضر ہوگی۔ حضور سے عرض ہے
کہ ہمارے پاس فوج بسبب خاص و عام کے رخصتی ہونے کے بہت کم رہگئی ہے۔ ابتک ہم نے
کئی دستے بنا لیئے تھے جو باری باری سرسہ اور حصار میں رہتے تھے ہانسی اور سرسہ کے
درمیان ۸۰ میل کا فاصلہ ہے اور ہانسی سے دہلی ۹۰ میل ہے۔ اسلیئے ہماری ایک ہی
رجمنٹ کو دو ضلعوں کا خزانہ لے کر ایکسو اسی میل کا سفر کرنا نہایت مشکل ہے اور حضور سے
عرض ہے کہ کچھ توپخانہ اور رسالہ بطور کمک روانہ کیا جائے۔ نیز ہماری جگہ قائم مقام
بھیجے جائیں اور ایک حکم بھی جاری کیا جائے کہ آیا براہ رہتک حاضر ہوں یا جھجر ہو کر۔ دیگر
عرض یہ ہے کہ برطانوی افواج ہم پر حملہ کرنے کے لیے کرنال سے آ رہی ہیں۔ پس حضور ان سب
امور پر غور فرما کر حکم عنایت فرمائیں (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں)۔

عریضہ نیاز مندگوری شنکر سکل سہک پلٹن ہریانہ

حکم شاہی بدست خود پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل سے تمام ضروری انتظامات کر دیئے جائیں ۔

نمبر ۴

حکم جس پر مہر شاہی ثبت ہے

بنام　　مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۵۷ء

جملہ افسران و سواران رجمنٹ نمبر ۴ بے قاعدہ سواران، دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر پانچ کی کمپنی کے دو نفر دیسی پیادہ نمبر ۲۹ کی کمپنی کا ایک نفر، اور تمام دیگر سواران و پیدل۔ مع چینی لال و رام چرن سواران رسالہ پنجم۔ رجمنٹ نمبر ۴ بے قاعدہ سواران،

ہمارے دربار شاہی میں حاضر ہو اور تمام فوج، سوار و پیدل میں سے جو چاہیں آئے اور اپنے ہمراہ اسلحۂ جنگ اور خزانہ بھی لیتے آؤ۔ ان لوگوں کو اس شرط پر اجازت ہے کہ وہ کسی کو نہ ستائیں اور لوٹ مار نہ کریں۔ یہ سمجھ لیا جائے کہ ما بدولت کے پاس ان تمام احکام کی بغیر حیلہ و حجت تعمیل کرنی ہوگی جو دیئے جائیں گے۔ پس بے چون و چرا ما بدولت کے پاس حاضر ہو۔ اور بیان کردہ خزانہ بھی ہمراہ لیتے آؤ۔ تم غلاموں پر شاہی شفقت رہے گی۔

نمبر ۵

عرضی مرزا مغل

بحضور　　مورخہ ۹ جون ۱۸۵۷ء

جہاں پناہ بادشاہ سلامت!

حضور نے تابعدار کو باڑی کے ہمراہ جانے کا حکم دیا ہے۔ اور تابعدار نے جنرل عبدالصمد خان بہادر سے مشورہ کیا کہ وہ بھی ہمراہ چلیں تو انہوں نے جواب دیا کہ پیدل کا

کوئی بھروسہ نہیں۔ صرف رسالہ پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ انکی رائے ہے کہ نہ میں جاؤں اور نہ وہ جائیں اور کہا کہ جب رئیس[ط] کی فوجیں آجائینگی، اور سپاہیوں کو بخوبی قواعد داں بنا لیا جائے گا۔ اسوقت میرا اور ان کا باڑی میں جانا مناسب ہوگا۔ چونکہ حضور کا حکم ہے کہ جنرل مذکور کے خلاف مشورہ کوئی کام نہ کروں اسلئے میں نہیں جاتا۔ اسکی بابت اور بھی عرض کرنا ہے جو زبانی عرض کروں گا۔ اور حضور کا فرمان تھا کہ میر حیدر حسین کو توپخانہ میں شامل نہ ہونے دیا جائے ورنہ باعث خفگی حضور ہوگا۔ چنانچہ فدوی نے تو تعمیل کردی تھی مگر سواروں نے نہ مانا اور میر حیدر حسین کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ (ترقی سلطنت و اقبال کی دعائیں)

عرضی تابعدار مرزا ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہو

مطلب سمجھ لیا گیا۔ بموجب رائے عبد الصمد خاں عمل کرو۔

(بادشاہ افسروں پر اپنے حقیقی بیٹے سے زیادہ بھروسہ رکھتے تھے۔ جب ہی تو میرزا مغل کو جنرل عبد الصمد خاں کی اطاعت کا حکم دیا۔ حسن نظامی)

نمبر ۶

بادشاہ کے ہاتھوں پنسل کا لکھا ہوا حکم

بنام مرزا مغل — مورخہ ۱۰ جون ۱۸۵۷ء

فرزند۔ شہرۂ آفاق ولاور مرزا مغل بہادر!

معلوم ہوا کہ گلاب اور جوالا سنگھ بہاڑی و بیرج حریف کو رسد پہونچایا کرتے ہیں اور ابھی خیال ہے کہ وہ وہاں موجود ہیں۔ پس تمہیں بہت سخت تاکید کیجاتی ہے کہ باقاعدہ پیدل کا ایک دستہ اور باقاعدہ رسالہ کے پچاس سوار ان کی اور ان کے رفقا کی گرفتاری کے لیئے فی الفور روانہ کرو۔ اس کام میں ذرا دیر نہ کی جائے۔

پشت پر نوٹ ہے۔ "احکام جاری کئے گئے۔"

[ط] نواب جھجر کی طرف اشارہ ہے۔

نمبر ۷

عرضی ضابطے خاں از پولس اسٹیشن بسنت

بعالیخدمت مورخہ ۱۶ جون ۱۸۵۷ء

بادشاہ خداوند عالم!

مجھے آج ہی خبر ملی ہے کہ نصیر آباد سے دو ہزار سوار جنہوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے بغاوت کی ہے، ہم میں ملنے کی غرض سے آرہے ہیں اور آج گرمی ہر سرو پر قیام کیا ہے اور کل یہاں پہونچ جائینگے۔ اس جگہ پر کہیں سے رسد وغیرہ کا انتظام نہیں ہوسکتا ہے۔ پس امید ہے کہ اعلیٰ حضرت کچھ افسر اور سواروں کو اس مقصد کے لیے مامور فرمائینگے دیگر عرض ہے کہ فدوی کو پہلے سے اسکی خبر نہیں تھی ورنہ پہلے ہی انتظام کردیا جاتا۔ آج جو خبر آئی وہ بالکل حیرت انگیز ہے پس ایسے احکام جاری فرمائے جائیں جو بجالا سکوں

عریضہ فدوی ضابطے خاں از پولیس اسٹیشن بسنت۔

عرضی پر کوئی حکم نہیں۔ پشت پر نوٹ — "احکام جاری کردیئے گئے۔ ۱۶ جون ۱۸۵۷ء"

نمبر ۸

حکم شاہی، ہاتھ سے پنسل کا لکھا ہوا

بنام مرزا مغل مورخہ ۲۰ جون ۱۸۵۷ء

فرزند — شہرہ آفاق ولاور مرزا ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر!

معلوم ہو کہ شورہ لانے کے لیے چھ گاڑیاں تیار کی گئی ہیں، جو باہر جمع ہیں اور بارود کے لیے جسکی ضرورت ہے، پس تم باقاعدہ پیدل کے پچیس آدمیوں کو اسکی حفاظت کے لیے مقرر کرو تاکہ بحفاظت میگزین پہ پہنچ جائے۔ نیز فوجی پہرہ متعینہ لاہوری دروازہ کے نام احکام جاری کرو کہ اسکی آمد و رفت میں رخنہ اندازی نہ کریں۔

—۱۷۹۱—

نمبر ۹
حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

بنام مرزا مغل — مورخہ ۱۸ جون ۱۸۵۷ء

فرزند۔ شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!
معلوم ہو کہ نصیر آباد سے آئے ہوئے رسالہ و توپخانہ اور دو پیادہ رجمنٹوں کے افسروں کی، ابھی ہمارے پاس درخواست آئی ہے کہ اگر اجازت ملجائے تو تین طرف مورچے بنائے جائیں اور حریف پر حملہ کر دیا جائے اور رجمنٹ کے مزدوروں کی ضرورت ہے تاکہ مورچے بنائے جاسکیں اور رسالہ کے عقب کو محفوظ کیا جاسکے تاکہ عرض کنندے پرسوں حملہ کر دیں یہ درخواست ہمارے پاس پیش ہوئی تھی تاکہ اسکا انتظام کر دیں۔ پس تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ مزدوروں کے نام احکام جاری کرو۔ اور تمام سپاہ کے نام بھی کہ نصیر آباد سے آئی ہوئی فوج کا ساتھ دیں۔ پہلے مورچہ تعمیر کئے جائیں پھر پرسوں حملہ کر دیا جائے۔

نمبر ۱۰
حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا ہے

بنام مرزا مغل — مورخہ ۲۰ جون ۱۸۵۷ء

فرزند۔ شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر!
معلوم ہو کہ روزمرہ کے کثرت استعمال سے اب میگزین میں بالکل بارود نہیں ہے اور حکم جاری کر دئے گئے ہیں کہ جو جو چیزیں اسکی ساخت کے لیے ضروری ہوں خرید لی جائیں اگرچہ بارود سازوں کی بڑی تعداد میگزین میں کام کرتی ہے۔ حیرت ہے کہ پھر بھی بارود خاطر خواہ نہیں پہونچتی۔ پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ نیچے لکھے ہوئے لوگوں کے پاس سے بارود اکھٹی کرو۔ اور جس جگہ اسکے چھپے رکھے رہتے ہیں تلاش کر کے جتنی نکل سکے انکو قبضہ میں لے آؤ اور سب کو کل میگزین بھجوا دو۔ سب کام چھوڑ کر پہلے اسے کرو اور خیال

رکھو کہ میگزین تک لیجانے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

ہمارے فرزند مرزا خیر سلطان بہادر سے	۳۵۰ پیپے
پیادہ رجمنٹ نمبر ۷ متعینہ لاہوری دروازہ سے	۲۳۲ پیپے
پیادہ رجمنٹ نمبر ۳۸ متعینہ دہلی دروازہ سے	۸۰ پیپے
کشمیری دروازہ والوں سے (تقریباً)	۷۰ پیپے

باقی تمام رجمنٹوں سے جتنی دستیاب ہو سکے بم پہونچاؤ۔

نمبر ۱۱

حکم شاہی جسپر مہر شاہی ثبت ہے

بنام مرزا مغل　　مورخہ ۱۲ جون ۱۸۵۷ء

فرزند۔ شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

معلوم ہو کہ سوار و پیادوں کو گولی بارود کی طرح راشن بھی سورج ڈھلے ہی پر روانہ کر دیا جایا کرے۔ اور خیال رہے کہ کوئی شخص راستہ میں کچھ گڑبڑ نہ کرنے پائے۔ کیونکہ افواج کو راشن دینا بہت احتیاط کا کام ہے۔ نیز بذریعہ درخواست مطلع کرو کہ کون کون سی اشیا راشن کے لیے مطلوب ہیں۔ تاکہ فی الفور روانہ کر دی جائیں۔

سرے پر گوشہ میں نوٹ ــــ "انڈکس نمبر ۲۶"

نمبر ۱۲

حکم شاہی جسپر مہر شاہی ثبت ہے

بنام　　۲۷ جون ۱۸۵۷ء

نشان عزت خواجہ نذیر الدین تھانیدار بدرپور

تمہیں معلوم ہو کہ تمہاری عرضی سے معلوم ہو چکا ہے کہ تمہیں فوج کے کچھ پیدل و سوار

عرب سرائے میں آکر ٹھہرے ہیں اور بازاریوں سے مٹھائی و رسد بہت تعداد میں طلب کرتے ہیں جو بوجہ قلت آبادی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ تم نے لکھا تھا کہ کوتوال شہر کو رسد فراہم کر کے روانہ کرنے کے احکام صادر کئے جائیں چنانچہ ایسا کر دیا گیا ہے۔ مگر اس قدر مٹھائی وغیرہ بسبب شہر میں بدامنی ہونے اور دوکانیں بند ہونے کے فراہم نہیں ہو سکتی علاوہ ازیں نشان عزت کی درخواست کے بموجب بیس پیدل اور دس سوار روانہ کئے جاتے ہیں ان سے حسب ضرورت کام لو اور بعد روانگی فوج واپس کر دو۔ فوج مذکور کے افسر کے نام ایک مراسلہ ہے اسے فی الفور اس تک پہونچا دو تاکہ وہاں کے باشندوں اور بازاریوں پر سپاہی کسی طرح کا ظلم و زبردستی نہ کرنے پائیں۔

پشت پر تھانے دار کا جواب

بحضور مورخہ ۷ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ غریب پرور!

عالیجاہا! بیس پیادے اور دس سوار جو حضور نے روانہ فرمائے تھے بعد روانگی فوج نیچ واپس کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر علی جمعدار اور پیادوں نے قابل تعریف مدد دی۔ دیگر عرض یہ ہے کہ کوتوال شہر دہلی نے تین بجے شام کو رسد روانہ کی جب یہ اس سے قبل ہی انتظام ہو چکا تھا۔ لہذا وہ واپس کیجاتی ہے۔

عرضی غلام محمد نذیر الدین خان تھانیدار بدرپور مقیم عرب سرائے۔

مہر "تھانے دار بدرپور سال جلوس اکیس" نیز ایک مہر ہے "خواجہ محمد نذیر الدین خان"

حکم شاہی بغیر دستخط یا مہر کے

حکم دیا جاتا ہے کہ اسے داخل دفتر کیا جائے۔

نمبر ۱۳

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

بنام مرزا مغل مورخہ ۲۹ جون ۱۸۵۷ء

فرزند — شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

معلوم ہو کہ آج دریا بہت چڑھ گیا ہے اور خبر ہے کہ کل بریلی کی فوجیں آجائیں گی داروغۂ پل کو سخت تاکید لکھدی گئی ہے کہ جس قدر کشتیاں فراہم ہوسکیں مہیا کرے اور اس فوج کو دریا کے کنارے ڈیرے ڈالنے کا تاکیدی حکم دیا جائے۔ فوج مذکور مختلف گروہوں میں بذریعہ کشتیوں کے دریا عبور کرے گی۔ بس فرزند مابدولت تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ فوجی افسروں کے نام فرمان جاری کرو کہ کوئی سپاہی یا افسر داروغہ پل سے بری طرح پیش نہ آئے۔ پل کی مرمت کے بھی تاکیدی احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ایک یا دو روز کی تکلیف ہے، انہیں چاہیئے کہ وہاں آرام سے پڑے رہیں۔

(ترجمہ میں کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے۔ غالبًا بادشاہ کا منشاء ہے کہ نئی فوج کا آرام اپنی فوج ملحوظ رکھے۔ حسن نظامی)

نمبر ۱۴

عرضی مرزا مغل

بحضور مورخہ ۳۰ جون ۱۸۵۷ء

جہاں پناہ بادشاہ سلامت!

مودبانہ عرض ہے کہ غنیم کے مورچوں میں سے ایک ہاتھی پکڑا گیا ہے جسے کچھ سپاہیوں اور مجاہدین کی حفاظت میں حضور کے پاس ارسال کیا جاتا ہے۔ تابعدار کو یقین ہے کہ حضور رسید مرحمت فرمائینگے۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں)

درخواست تابعدار مرزا ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل کا لکھا ہوا

ہاتھی مابدولت کے پاس پہونچگیا۔ سپاہی سے نوٹ — " موصول ہوا۔ ۱۶ جولائی ۱۸۵۷ء

"۴۹۹" (غالباً انڈکس نمبر ہے"

نمبر ۱۵

متفقہ درخواست مرزا مغل و مرزا عبداللہ

بحضور مورخہ یکم جولائی ۵۷ء ۱۸

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ پل بالکل درست ہو گیا ہے اور فدویوں کو یقین ہے کہ وہ بہت مستحکم ہو گیا ہے لہذا بریلی سے آئی ہوئی فوج کو جو دریا کے کنارے پڑی ہے رات کو عبور کرنے کا حکم دیدیا جائے کیونکہ دن میں تو انگریزوں کی گولیاں اور گولے برستے رہتے ہیں۔ اگر حکم ملجائے تو اس فوج کی چھاؤنی اجمیری دروازہ کے باہر قائم کر دیجائیگی اس کے علاوہ جو احکام موصول ہونگے ان پر عمل کیا جائے گا۔

عرضی مرزا ظہور الدین مرزا عبداللہ۔

حکم شاہی پنسل سے

اس فوج کو ترکمان دروازہ کے باہر چھاؤنی قائم کرنے کی ہدایت کرو۔

حاشیہ پر نوٹ ــ "انڈکس نمبر ۲۴۲"

پشت پر حکم ــ جسپر کسی کے دستخط نہیں ہیں لیکن ایک سرکاری مہر ثبت ہے (فی الحال مہر کا نشان پڑھا جا سکتا ہے کما نڈر انچیف مرزا مغل مرقوم ہے)

"احکام کی تعمیل ہو گئی درخواست کو داخل دفتر کیا جائے۔ مورخہ ۲ جولائی ۵۷ء"

نمبر ۱۶

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

بنام ملازم خاص،، لارڈ گورنر، محمد بخت خان بہادر! تاریخ نہیں ہے

"ہماری مہربانیوں کے سزاوار ہو، جانو کہ نیمچ کی فوج علی پور پہونچ گئی مگر تمام

سامان باربرداری یہیں پڑا رہ گیا ہے، پس ہدایت کی جاتی ہے کہ دو سو سوار اور پانچ یا سات پیدل سپاہ کی کمپنیاں، مع سامان مذکورہ اور رسد وغیرہ کے غازیوں کو ہمراہ لے کر علاپور پہونچے۔ علاوہ ازیں تمہیں تاکید کیجاتی ہے کہ کفار عیدگاہ کے نزدیک مقیم ہیں انہیں آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ یہ معلوم رہے کہ اگر فوج بغیر فتح پائے اور انہیں شکست فاش دیئے بغیر واپس آگئی تو نتیجہ بہت خراب ہوگا۔ تمہیں اطلاع دیدی گئی اور اب ان احکام کی بجاآوری میں بہت مستعدی سے کام لو۔

نمبر ۱۷

عرضی مرزا مغل

بحضور مورخہ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ سرفراز خاں دفعدار اور محمد خان سپاہی توپخانہ غنیم کے مورچوں سے گھوڑوں پر سوار ہوکر ابھی آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ غنیم کے مورچہ واقع سبزمنڈی پر قبضہ ہوگیا ہے اور حضور کی کامران فوج کے غازیوں نے دو توپوں پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ خیر خواہان سلطنت کو مبارکباد! یہ دو نوآدمی جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں غنیم کے ملازم ہیں اور ان لوگوں نے حضور کی خاطر (لڑائی پر) کمر باندھی ہے (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں)

عرضی فدوی ظہور الدین۔

سرکاری مہر ــــ "کمانڈر انچیف بہادر"

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

ہم نے اس درخواست کا مطلب سمجھ لیا۔ نور چشم! تمہارے لیے انجام سعید ہو۔

نمبر ۱۸

عرضی مرزا مغل

بحضور — مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ غلام نے حضور کے حکم کے بموجب احکام اعلیٰ حضرت افسران فوج کو سمجھا دیئے اور کل جنرل محمد بخت خاں بھی غلام کے پاس آئے تھے۔ ان سے حضور کے ارادے سُن کر افسران فوج کو سمجھا دیئے گئے۔ میں نے تو حسب لیاقت سمجھا دیا ہے مگر وہ لوگ اسے منظور نہیں کرتے۔ افسران فوج کی ایک درخواست بھی اس عرضی کے ہمراہ ہے حضور اسے دیکھ کر جو حکم مناسب ہو دیں۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عرضی تابعدار مرزا ظہور الدین۔

سرکاری مہر کا نشان ہے — "کمانڈر انچیف بہادر"

(وہی باہمی رقابت اور رشک و حسد۔ میرزا مغل نہیں چاہتے تھے کہ جنرل بخت خاں کو ان پر فوقیت ہو اور یہی اختلاف تباہی اور شکست کا باعث ہوا۔ حسن نظامی)

نمبر ۱۹

عرضی مرزا مغل

بحضور — مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

بندوقوں کے گھوڑے اور میگزین کی دیگر اشیاء جو ہلاسی لاسکر کے مکان سے دستیاب ہوئی ہیں خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہیں تفصیل علیحدہ ہے جو اس کے ہمراہ ہے۔

تفصیل

تفصیل اشیاء میگزین جو ہلاسی لاسکر کے مکان سے، سوبائی جمعدار لاسکر کا لکتیا والا سپاہی

کمپنی۔ رجمنٹ، اور کریم بخش سوار نمبر ۴ بے قاعدہ سواروں کی رجمنٹ کی موجودگی میں، مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء حسب اطلاع رگھوناتھ راؤ سپاہی .... رجمنٹ دیسی پیدل نمبر ۹ برآمد ہوا۔

پستول کی نلی مع گز ۱

بندوق کے کندے کا سرا (پیتل کا) ۱

پستول کی نلی (آہنی) ۱

بندوق کی سنگینیں ۶

بندوقوں اور پستولوں کے گھوڑے کلاں ۹۔ خرد ۲۰ ...... ۲۹

گھوڑوں کے چھوٹے ٹکڑے ۲

اور کندے ۱۴

بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

سب سامان ہماری سرکار میں پہونچ گیا۔

نمبر ۲

درخواست افسران دیسی پیدل رجمنٹ نمبر ۱

بحضور۔ تاریخ نہیں ہے

غریب پرور اعلیٰ حضرت جنرل صاحب بہادر

کل بوقت دو پہر کلیان سنگھ نائک کھانا کھا کر شہر پناہ کی طرف گیا، جہاں اسنے مہابیر سنگھ سپاہی دوم کمپنی گیارہویں رجمنٹ دیسی پیدل کو جو توپوں پہ پہرہ دیتا تھا اپنی جگہ پر سوتا پایا۔ یہ غفلت دیکھ کر نائک نے اسکی بندوق اٹھالی اور پھر بیدار کر کے دریافت کیا کہ بندوق کہاں ہے۔ سنتری مذکور نے جواب دیا کہ اسے نہیں معلوم کیا ہوئی اور کون لے گیا۔ نائک نے فوراً امیر سنگھ صوبہ دار بہادر کو اطلاع کی جن کے

حکم سے فوراً سنتری کو حوالات کر دیا گیا۔ آج تمام افسران رجمنٹ نے کورٹ منعقد کر کے مہابیر سنگھ کو طلب کیا تھا، جہاں اس نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ ملزم کی غفلت اور اقبال جرم کی وجہ سے حضور سے التجا ہے کہ جو سزا حضور مقرر کریں گے وہ سب منظور کر لینگے۔ عرضی جملہ افسران دیسی پیدل رجمنٹ نمبر ۱ مقیم اجمیری دروازہ

حکم شاہی

تمہاری درخواست بابت مہابیر سنگھ سپاہی جو بوقت پہرہ دینے کے سو گیا تھا جیساکہ وہ خود اقبال کرتا ہے۔ اور تمہارا اسکو کمانڈر انچیف بہادر کے روبرو پیش کرنا تاکہ وہ جو مناسب سمجھیں سزا دیں، ہمارے سامنے پیش ہوئی۔ جمیع ممبران کورٹ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جو سزا اسکے جرم کے موافق ہو اسے دیجائے تمہاری رائے سے اتفاق کیا جائے گا۔

حکم کے نیچے نوٹ — "ایک حکم لکھ دیا گیا"

نمبر ۲۱

عرضی مرزا مغل

بحضور مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۵۷ء

جہاں پناہ بادشاہ سلامت!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ حضور پر پوری طرح روشن ہو کہ محمد بخت خاں کے آنے کے قبل کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ مگر مذکورہ جنرل کے آتے ہی کئی انتظامات میں فرق آگیا ہے۔ آج فدوی نے غنیم پر حملہ کرنے کی نیت سے فوج کو مسلح کرا کر شہر سے باہر نکالا۔ فقط مذکورہ جنرل آگیا تو اس نے فوج کو بہت دیر تک ایک جگہ روک رکھا اور اہل فوج سے دریافت کیا کہ کس کے حکم سے تم نکلے ہو۔ پھر آخرکار انہیں واپس کر دیا اور کہا کہ بغیر میری اجازت سے کہیں جانا

لہذا فدوی عرض پرداز ہے کہ اگر تمام فوجی معاملات کا اعلیٰ حضرت نے اسی کو مختار کر دیا ہے تو مجھے ایک حکم تحریر عنایت فرمایا جائے کہ میں کسی فوجی کام میں دخل نہ دیا کروں، اور افسرانِ فوج کو سمجھا دوں کہ آئندہ سے وہ اسکے حکم کی تعمیل کیا کریں اور اسی کی ماتحتی میں کام کریں۔ اگر احکام تابعدار کے برخلاف ہونگے تو تمام چھوٹے بڑے افسروں کے لیے باعث رنج و محن ہوگا۔ اگر دوسری طرف غلام کے ذمہ تمام فوجی کاروبار ہوگا تو جنرل مذکور کو دخل نہ دینا چاہیئے۔ اسے صرف اپنی رجمنٹ کا اختیار ہے جو کام اسکی مرضی سے ہوں وہ اسکی رجمنٹ ہی سے لیئے جائیں۔

عرضی تابعدار ظہور الدین۔ (کوئی حکم نہیں ہے)

(مرزا مغل فن حرب سے بالکل ناواقف تھے یا کم از کم جنرل بخت خاں کی سی حربی قابلیت انہیں نہ تھی مگر بادشاہ کا بیٹا ہونے کے گھمنڈ نے ان کو خود سر بنا دیا تھا۔ بادشاہ خود بھی اسکو سمجھتے تھے اسواسطے اس قسم کی خواہشوں پر کوئی حکم نہ دیتے تھے۔ افسوس اسی نفاق نے ملک کو تباہ کر دیا۔ حسن نظامی)

نمبر ۲۲

عرضی مرزا مغل

بحضور مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

گزارش فدوی کی یہ ہے کہ حضور کے اقبال سے رات دن جانبازانہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ اگر علی پور کی طرف سے کچھ کمک ملگئی تو حضور کے طالع بختیاری سے بحکم خدا آخری فتح نصیب ہوگی۔ پس عرض ہے کہ بریلی کے جنرل کے نام حکم جاری کیا جائے کہ وہ اپنی فوج لے کر علی پور کی طرف بڑھیں اور اس رخ سے کفار پر حملہ آور ہوں جبکہ غلام اپنی فوج کے ہمراہ اس طرف سے حملہ کر دیگا۔ تاکہ دونو طرف سے وہ اُوتوا الکفر کفدا ملا ئین

کو جہنم واصل کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی امید ہے کہ اگر فوج علاپور کو جائے گی تو غنیم کا سلسلہ رسد رسانی بھی منقطع ہو جائے گا۔ واجب تھا عرض کیا۔ (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں)

بادشاہ کا تحریری حکم پنسل سے

مرزا مغل — جو انتظام مناسب سمجھو کرو۔

پشت پر بغیر دستخط و مہر کے حکم — (غالباً مرزا مغل کا حکم ہوگا جو بادشاہ کے حکم پر دیا گیا ہے) "حکم دیا جاتا ہے کہ بریلی جنرل کے نام ایک حکم تحریر کیا جائے"
تاریخ نہیں ہے۔

حکم بالا کے نیچے نوٹ — "لکھ دیا گیا" سرے پر نوٹ "نمبر ۱۰۲۴" اور اسی کے نیچے "موصول ہوا۔ مورخہ ۳ جولائی ۱۸۵۷ء"

نمبر ۲۳

عرضی مرزا مغل

بحضور
مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

نیاز مندانہ عرض ہے کہ امیر خاں رسالدار نے ایک درخواست پیش کی ہے کہ انہیں گھوڑے کا ساز ملنا چاہیے جس کی فہرست اس کے ہمراہ ہے۔ لہٰذا التجا ہے کہ منظور فرمایا جائے تاکہ انہیں سامان مطلوبہ دیا جا سکے۔

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل — جو سامان طلب کیا گیا ہے دیدیا جائے۔

پشت پر بغیر مہر و دستخط کا حکم (غالباً مرزا مغل کا ہوگا) نمبر ۲۰۰۰ "حکم دیا جاتا ہے کہ جب ان کو گھوڑوں کا ساز دیا جائے انہیں بھی دیدیا جائے" مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء

نمبر ۲۴

عرضی خواجہ خیرات علی محرر دفتر گورنر[1] صاحب

بحضور مورخہ یکم اگست ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

حضور کو خوب معلوم ہے کہ بیس ہزار فوج بسبب بارش اور رسد نہ ہونے کے کل سے تکلیف میں مبتلا ہے۔ لہٰذا امیدوار ہوں کہ حضور کوتوال شہر کو حکم صادر فرمائیں کہ فی الحال ایکسو من بھنے ہوئے چنے بڑی کے پل کے دوسری طرف چھاؤنی میں روانہ کر دیں۔ ورنہ فوجوں کی فاقہ کشی کا آج دوسرا روز ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

عرضی تابعدار خواجہ خیرات علی محرر دفتر گورنر۔

حکم شاہی پنسل سے

"مطلب سمجھا گیا۔ سرے پر نوٹ۔ ۲ اگست ۱۸۵۷ء انڈکس نمبر ۱۱۶۵"

(یہاں غالباً کچھ اور عبارت ہوگی جو شاید ترجمے سے رہ گئی۔ ورنہ مطلب سمجھنے سے کیا حاصل فوج کو خوراک بھیجنی ضروری تھی۔ حسن نظامی)

نمبر ۲۵

عرضی خیرات علی محرر دفتر گورنر صاحب

بحضور مورخہ یکم اگست ۱۸۵۷ء

بادشاہ خداوند عالم!

نیازمندانہ گذارش ہے کہ دیسی پیدل کی اٹھارہویں رجمنٹ کا ایک دستہ کل سے بدستور عیدگاہ کے مورچہ پر موجود ہے جبکہ تمام رجمنٹ مع لارڈ صاحب کے علی پور چلی گئی ہے۔ اب اس دستہ کو بھی وہیں جانے کا حکم ہوا ہے۔ لہٰذا غلام عرض پرداز ہے کہ شہر کی رجمنٹ سے

---

[1] شاید بخت خان ہوں گے کیونکہ وہی لارڈ گورنر کہلاتے تھے۔

کچھ کمک ارسال کیجائے تاکہ مورچہ پرانی جگہ مقیم رہے۔ آگے حضور کو اختیار ہے

عرضی تابعدار خواجہ خیرات علی۔

حکم شاہی تحریری پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل ــــ "فوراً اس کا بندوبست کیا جائے" ــ حاشیہ پر نوٹ ــ موصول ہوا۔
۳ اگست ۱۸۵۷ء"

نمبر ۲۶

عرضی غلام محی الدین خاں رسالدار خاص

بحضور درخواست کی تاریخ نہیں ہے آخری حکم کی تاریخ

بادشاہ جہاں پناہ! ۷ اگست ۱۸۵۷ء

مودبانہ عرض ہے کہ خاکسار ٹونک سے اس شہر میں وارد ہوا ہے اور پانسو سپاہیوں کو جنگی ایک کمپنی بن گئی ہے اور پندرہ سو مجاہدین کو ہمراہ لایا ہے جنہوں نے اپنی جانیں مذہب پر فدا کرنے اور کفار سے لڑنے کے لیے وقف کر دی ہیں۔ فدوی اپنے ہمراہیوں سمیت کل شریک جنگ تھا۔ چنانچہ خاص فدوی کے ہاتھ سے اٹھارہ کفار جہنم واصل ہوئے اور فدوی کے پانچ آدمی کام آئے اور پانچ زخمی ہوئے۔

عالیجاہا! جب ہم لوگ کفار سے برسرپیکار تھے فوج نے ہماری بالکل مدد نہیں کی، بلکہ خاموشی سے کھڑی دیکھتی رہی۔ لیکن خدا کے فضل سے کل ہمیں کو فتح نصیب ہوئی۔ اب مجھے یقین ہے کہ حضور کچھ روپیہ اور ہتیار عنایت کرینگے تاکہ ہم لوگوں کو کفار سے لڑنے اور اپنے دل کے حوصلے نکالنے کا موقع ملجائے (ترقی دولت واقبال کی دعائیں) عرضی کمترین غلام محی الدین خان رسالدار اعظم آمدہ از ٹونک تاریخ نہیں ہے۔

پشت پر بغیر مہر و دستخط کے حکم غالباً مرزا مغل کا ہوگا "حکم دیا گیا کہ فی الحال ہتیار موجود نہیں ہیں جب کچھ آئیں گے دیدیئے جائینگے۔ روپیہ فراہم کر کے عطا کیا جائیگا"

(فوج کی شکایت کا جواب نہ دیا گیا۔ در اصل فوج کسی کے اقتدار میں نہ تھی۔ حسن نظامی)

نمبر ۲۷

حکم جسپر مرزا محمد خیر سلطان بہادر ابن محمد بہادر شاہ محی الملۃ والدین تحریر ہے

بنام مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء

افسران، صوبہ داران، و جمیع افواج آمدہ از صوبہ بمبئی۔

جس کسی نے تمہیں بتایا ہے کہ دہلی کی شاہی افواج کو شکست ہو گئی سراسر لغو اور بناوٹ ہے یہ افواہ ذلیل کفار نے اڑائی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چالیس یا پچاس ہزار با قاعدہ اور تقریباً دس یا پندرہ ہزار بے قاعدہ افواج یہاں موجود ہیں جو شب و روز کفار پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان کے مورچے بالکل پیچھے ہٹا دیئے گئے ہیں۔ اگر خدا نے چاہا تو تین یا چار روز میں تمام میدان پر قبضہ ہو جائے گا۔ اور مردودوں کو چن چن کر جہنم رسید کیا جائے گا۔ پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ مراسلہ دیکھتے ہی جس طرح ممکن ہو خود کو یہاں تک پہونچاؤ، تاکہ شاہی افواج میں شامل ہو کر سرخروئی و ناموری حاصل کرو۔ اسے نہایت ضروری سمجھو۔

حکم از طرف مرزا خیر سلطان بنام افواج بمبئی۔ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء

یقین دلایا جاتا ہے کہ شاہی افواج کی زک کی افواہ کفار کی من گھڑت ہے جو خود تین چار روز میں تہ تیغ کر دیئے جائیں گے۔

نمبر ۲۸

حکم جسپر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

بنام نشان شجاعت کریم اللہ خاں رسالدار پہلی رجمنٹ، لال سنگھ صوبہ دار رسالہ دوم توپخانہ۔ شیخ امام بخش صوبہ دار رسالہ سوم توپخانہ۔ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۵۷ء لال پانڈے صوبہ دار رسالہ چہارم توپخانہ، رام سنگھ صوبہ دار رسالہ پنجم توپخانہ امانت علی صوبہ دار یکم پیادہ رجمنٹ، للہ پرشاد صوبہ دار دوم پیادہ رجمنٹ جیوا سنگھ

صوبہ دار سوم پیادہ رجمنٹ، رام دین صوبہ دار چہارم پیادہ رجمنٹ، بشارت علی صوبہ دار پنجم پیادہ رجمنٹ، افواج گوالیار، وافسران پیادہ مرار،

جانو کہ تمہاری درخواست کا مضمون سمجھ لیا اور تمہاری جرأت و مردانگی کا یقین کامل ہو گیا۔ تمہیں لازم ہے کہ مع راجا اور پیدل گوالیار کے قلعہ آگرہ پر قابض ہونے کے لیے قدم بڑھاؤ۔ یا راجہ سے خود خزانہ لے لو اور قلعہ پر متصرف ہونے کے لیے چلے جاؤ۔ افسر سے لے کر ادنےٰ سپاہی تک کو ہر ایک کے درجہ اور مرتبہ کے موافق انعام واکرام دیا جائے گا۔ اور عزت افزائی کیجائے گی۔ میجر، جرنیل، اور کرنیل، کے بھی عہدے دیئے جائینگے۔

نمبر ۲۹

عرضی محمد بخش علی سابق داروغہ جیلخانہ جھانسی

بحضور مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء

ظل سبحانی، رحمت یزدانی، پناہ عالمیان، وغیرہ۔

مودبانہ عرض ہے کہ غلام کی درخواست پر احکام نافذ فرمائے گئے تھے کہ علاوہ موجودہ ۵۰۰ سواروں کے دو پیادوں کی بھی ایک رجمنٹ فراہم کرے۔ غلام کی عرض تھی کہ بجائے علی غول کے کسی دوسرے نام سے غلام کو عزت بخشی جاتی کیونکہ جن آدمیوں کو جمع کیا گیا ہے وہ قواعد داں اور باقاعدہ کام کرنے والے ہیں، انہیں جس درجہ پر حضور پہنچینگے وہ قائم رہینگے پس غلام عرض پرداز ہے کہ حضور کے دستخط اور مہر کے احکام اس بارے میں جاری فرمائے جائیں۔ (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں) عرضی کمترین محمد بخش سابق داروغہ جیلخانہ جھانسی افسر علی غول

حکم شاہی پنسل سے

شمشیر الدولہ بہادر حسب دستور حکم جاری کیا جاوے اور لکھا جائے کہ اس رجمنٹ کو فیض کا لقب عطا کیا گیا

پشت پر نوٹ ۔۔ حکم لکھا گیا مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء

(غالباً علی غول بے قاعدہ فوج کو کہتے ہونگے جو دوسرے نام کی خواہش کی گئی یعنی نام بادشاہ کے صوفی مشرب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ حسن نظامی)

نمبر ۳۰

مورخہ ۲۱ راگست ۱۸۵۷ء

بنام

جملہ افسران افواج بمبئی، نمبر ۲۵ پیادہ رجمنٹ و توپخانہ۔

گردیال سنگھ صوبہ دار پیادہ کمپنی نمبر ۶ رجمنٹ نے ہمارے پاس آکر تمہاری مردانگی اور قابل تعریف کارگزاری کا ذکر کیا جسے سنکر ما بدولت کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ آج سے تم اپنی جانب کے خانہ زاد غلام و ملازم تصور کئے جاؤگے۔ پس لازم ہے کہ حکم پہونچتے ہی فوراً تیزی سے قدم بڑھاؤ اور ما بدولت کے حضور میں حاضر ہو۔

نمبر ۳۱

عرضی محمد بخت خان

بحضور مورخہ ۲۲ راگست ۱۸۵۷ء

مرزا مغل، خداوند نعمت مرزا ظہور الدین کمانڈر انچیف بہادر

پیادہ رجمنٹ اور رسالہ وغیرہ کے ہر ایک دستہ کا ایک ایک افسر حضور کے قائم کردہ کورٹ میں روانہ کرنے کا حکم موصول ہوا۔ میں نے افسران مذکورہ کو بلاکر کل دس بجے حضور کے کورٹ میں حاضر ہونے کی ضرورت و اہمیت سمجھادی ہے۔ انہیں جو حکم دیا گیا ہے وہ دل و جان سے اسکی تعمیل کرینگے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کا اسباب لادو دیا گیا ہے اور وہ بالم پہونچکر پھر واپس آجائینگے اور حاضر کورٹ ہونگے۔ اطلاعاً عرض ہے +

عرضی فدوی محمد بخت خان لارڈ گورنر جنرل

مہر ثبت ہے ــــ "محمد بخت خان کمانڈر انچیف افواج"

نمبر ۳۲

عرضی نور محمد خان رسالدار بقاعدہ رسالہ نمبر ۱

مورخہ ۲۹ راگست ۱۸۵۷ء

خلاصہ عرضی سرنامہ سے اوپر

کمترین بے قاعدہ رسالہ کی دسویں رجمنٹ میں تھا جس میں ۶۰۰ سوار تھے۔ انہیں سے پچاس یہاں موجود ہیں جو اپنے مذہب کے لئے لڑنے آئے ہیں۔ لہذا عرضی دہندہ ملتجی ہے کہ اسے اختیار دیدیا جائے کہ وہ اپنے تمام ہمراہیوں کو جمع کرکے از سر نو مرتب کرے۔

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ۔ غریب پرور۔

میری دسویں رجمنٹ بے قاعدہ سواروں کا دستہ نوشہرہ چھاؤنی پشاور میں مقیم تھا کیشری سنگھ قلندر خان وغیرہ، پانچ افسروں نے کفار سے مصالحت کرلی اور ایک دن قواعد کے لئے ہمیں پریڈ کے میدان میں نکالا جہاں ہمارے ہتھیار ضبط کرلئے گئے اور فوج سے نکال دیا گیا۔ ہم ہر طرح کی تکلیفیں سہتے اور مشقتیں برداشت کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے تاکہ اعلیحضرت کے تخت کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کریں اور مذہب کے لئے سر کٹادیں حضور انگریزوں نے ہمیں توپوں کے منہ کے سامنے کردیا تھا مگر ہم لوگوں نے اپنا تمام مال اسباب چھوڑا، اور تین مہینے کی تنخواہ چھوڑی اور سفر کرتے ہوئے در دولت پر آگئے۔ کئی بے قاعدہ سوار اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں مگر ان کے وطن یہاں سے بالکل قریب ہیں، اگر اجازت دیدی جائے تو فوراً ان سب کو اکٹھا کرکے از سر نو رسالہ مرتب کرلیا جائے اور پھر یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر شب و روز احکام کی بجاآوری میں مصروف رہیں اور ہر مہم پر جاکر شریک جنگ ہوں۔ اس لیئے ایک تحریری حکم عطا فرمایا جائے تاکہ دسویں رجمنٹ کے بے قاعدہ سواروں کو جمع کرلیا جائے جس میں سے تقریباً پچاس یہاں موجود ہیں، اور حضور کا حکم ہوتے ہی وہ باقیماندہ بھی جمع ہوجائینگے۔ دیگر آنکہ چند گھوڑے بھی مرحمت ہوں (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں) درخواست غلام نور محمد خان رسالدار رجمنٹ نمبر ۱۰ بیقاعدہ سواران آمدہ از پشاور نوشہرہ چھاؤنی الطاف شاہی کا امیدوار ہے۔

حکم شاہی پنسل سے

یقین رکھو کہ سب سامان تمہارے لئے مہیا کر دیا جائے گا۔

نمبر ۳۳

عرضی بھوانی سنگھ سپاہی ویسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۳۰

بحضور مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء

جہاں پناہ بادشاہ سلامت

نیازمندانہ عرض ہو کہ میگزین میں عملے کو کام پر لگانے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ ہر شخص سے اسکا جائے قیام پوچھ لیا جائے اور اسکے بیان کی تصدیق اس جگہ جا کر کی جائے یا وہ کسی کی ضمانت دے۔ اور اس کا پورا پتہ ہمیشہ دفتر میں موجود ہو۔ پھر اسے کام پر لگانا چاہئے اگر ان تدابیر پر عملدرآمد کیا گیا تو میگزین کی حفاظت کا چنداں خوف نہیں۔ لیکن بدون پوچھ گچھ کئے ہر فرد و بشر کو کام پر لگایا جائے گا تو دشمن کے جاسوس بھی شامل ہو جایا کرینگے اور بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ علاوہ ازیں صرف مزدوروں کے جانچ اور دیکھ بھال کے لیئے میگزین میں ایک افسر اور محرر رکھا جائے اور صبح و شام جانچ ہو کہ کوئی دشمن کا جاسوس تو نہیں آگیا ہے۔ غلام نے از راہ نمکخواری و محبت یہ تجویز پیش کی ہے اور اعلیٰ حضرت سے امید ہو کہ میگزین کی حفاظت کے لحاظ سے اس قسم کے احکام جاری کیئے جائینگے (ترقی دولت و اقبال کی دعائیں) عرضی غلام بھوانی سنگھ سپاہی ویسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۳۰

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل ــــ فوراً مناسب بندوبست کیا جائے اس معاملہ میں سب سے بڑھ کر احتیاط ضروری ہے۔

حکم بغیر دستخط یا مہر کے غالباً مرزا مغل کا حکم ہے " حکم دیا جاتا ہے کہ انتظام کیا جائے۔ مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۵۷ء "

(کس قدر موثر وہ منظر ہوگا جہاں ادنےٰ سپاہی بھی حفاظت تخت کے لیئے اپنی رائے پیش کرنے کی جرأت کر سکتا تھا اور اسپر توجہ کی جاتی تھی اور شاہی فرمان اسکی تائید میں جاری ہوتا تھا عرضی دہندہ ایک ہندو سپاہی تھا۔ اس سے اسوقت کی متحدہ یک جہتی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ حسن نظامی)

نمبر ۳۴

حکم جنرل محمد خان مع انکی سرکاری مہر کے

مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۵۷ء

بنام

افسران سکھ رجمنٹ

الحضور ظل سبحانی نے ابھی ہمارے جناب عالی کو طلب کر کے ارشاد کیا کہ سکھوں کی رجمنٹ پر انہیں بہت اعتماد ہے اور وہ بہت مردانگی کے جوہر دکھائیگی۔ اسلیئے تمہیں لکھا جاتا ہے کہ اس حکم کو پڑھتے ہی فی الفور، پانچ کمپنیاں لے کر شالیمار مورچہ پر چلے جاؤ۔ اس معاملہ میں بالکل دیر نہ کرنی چاہیئے۔

سرکاری مہر ــــ جنرل صاحب (دستخط پڑھے نہیں جاتے)

پشت پر افسران سکھ رجمنٹ کا جواب بلا تاریخ مہر و دستخط کے یہ درج ہے

حضور عالی ــــ احکام معلوم ہو گئے حسب الحکم ہماری رجمنٹ چار بجے تیلی واڑہ مورچہ کو چلی گئی۔

ف شالیمار مورچہ جمنا کے دوسرے کنارہ پر تھا جس سے مٹکاف ہاؤس کی زد پڑتی تھی۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھ فوج بھی شریک غدر تھی اور بادشاہ ان پر اعتماد رکھتے تھے۔ حسن نظامی

نمبر ۳۵

عرضی کرنیل احمد خان مقیم غازی الدین نگر

بحضور مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

بادشاہ غریب پرور

نیاز مندانہ التجا ہے کہ حضور کی خدمت شاہی سے جدا ہو کر خادم غازی آباد پہنچا جہاں معلوم ہوا کہ کل بتاریخ ۵ ستمبر کچھ انگریزوں نے جاٹوں کی مدد سے پلکھوا کو تاخت و تاراج کر کے جلا ڈالا اور اسی طرح قریب قریب کے تین چار مواضع کا حال ہوا۔ اس تباہی میں حصہ لینے والی فوج میں تیس انگریز اور قوم دھنیا کے ۳۰۰ جاٹ اور چار توپیں آئیں۔ اب وہ وہاں مقیم ہیں اور کسان اپنی بیکسی و غارتگری کے خوف سے بہت ہراساں ہیں۔ علاوہ ازیں آج مختلف خبریں موصول ہوئی ہیں کہ پچاس انگریز مع جاٹوں اور دو یا تین توپوں کے ہیڈن کا پل توڑ دینے کے لیے بیگم آباد میں جمع ہوئے ہیں اور پلکھوا وغیرہ سے جو رسد دہلی جاتی تھی اسے منقطع کر دیا ہے۔ پس عرض ہے کہ جہاں پناہ غور فرما کر شاہی فوج مع توپوں کے کفار کی سرکوبی کے لیے اس طرف روانہ کریں تاکہ انہیں اپنے کئے کی پوری سزا مل جائے اور شاہی مالگزاری وصول کرنی شروع کر دیجائے۔ اگر دیر ہوگئی تو ہیڈن پل توڑ دیا جائے گا اور غنیم غازی آباد کو برباد کر دیگا۔ اگر انگریز اس گڑھی میں داخل ہو گئے تو پھر بہت مشکل پیش آئے گی۔ دشمن کو ایک اچھا مورچہ مل جائیگا۔ اگر میری پیادہ رجمنٹ اور توپخانہ گڑھی میں داخل ہو گئے تو پھر انگریزوں کی بخوبی سرکوبی کر دی جائے گی اور یقیناً وہ پھر سر نہ اٹھا سکیں گے۔ آگے حضور مالک ہیں۔ جو احکام جاری کئے جائینگے تعمیل کیجائیگی

(بادشاہ کی فتح و فیروزی کی دعائیں)

عریضہ غلام، احمد خان مقیم غازی آباد۔ ایک مہر بھی ہے۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل — اس درخواست کے مطابق کارروائی کیجائے۔

پشت پر ایک حکم جس پر سیاہی سے شاہی دستخط ہیں۔ " برانگیڈ میجر کو معلوم ہو کہ جیسا مناسب ہو کیا جائے "

پشت پر دوسرا حکم بدون دستخط و مہر کے غالباً برائگیڈ میجر کا حکم ــ حکم دیا جاتا ہے کہ چودھویں رجمنٹ اس کام کے لیئے روانہ ہو۔ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۷ء"

نمبر ۳۶

عرضی قاسم الدین سپاہی۔ ساتویں کمپنی دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۵۹

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ

خداوندا! غلام دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۵۹ کی ساتویں کمپنی میں سپاہی تھا جو امرتسر میں مقیم ہے انگریزوں نے تمام آدمیوں سے ہتھیار چھین لیئے اور مقید کر دیا، مگر جنہیں موقع ملتا گیا فرار ہوتے رہے۔ چنانچہ غلام سے بھی امرتسر میں ہتھیار لیلیے گئے اور جو ذاتی سرمایہ تھا وہ گوجروں نے لوٹ لیا۔ اب اس کے پاس روزمرہ کے خرچ تک کے لیے ایک پیسہ نہیں ہے اور نہ ہتھیار ہیں۔ اسلیئے امید ہے کہ حضور غلام کو نمبر ۳۰ رجمنٹ میں بھرتی کرلیں گے جہاں اسکا بھائی کنہیرالدین بھی بہت روز سے ملازم ہے۔ غلام کی یہ بھی التجا ہے کہ وہ صرف مذہب کی حمایت میں لڑنے آیا ہے پس اسے ضروری امداد و ہتھیار عنایت فرمائے جائیں۔ گزارقات کا ذریعہ حاصل کر کے وہ ہمیشہ ترقی اقبال کا مستدعی رہیگا۔ عرضی غلام قاسم الدین سپاہی ساتویں کمپنی دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۵۹۔ آمدہ از امرتسر۔ تاریخ نہیں ہے۔ حکم نہیں ہے۔

نمبر ۳۷

عرضی غلام علی داروغہ میگزین

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ

معروضہ عرض ہے کہ عدالت کے قریب ایک عمدہ کشادہ مکان واقع ہے اور فی الحال مرزا کوچک سلطان کے قبضہ میں ہے اور اسی کے سامنے بندوق کی گولیاں ڈھالی جاتی ہیں۔

اور میگزین کی اشیاء جو احقر کے ذمہ ہیں دیوان عام میں رکھی ہیں مگر پوری طرح محفوظ نہیں ہیں کیونکہ موم وغیرہ باہر پڑا ہے اور فوجی لوگ جو جی میں آتا ہے اٹھا لیجاتے ہیں۔ لہذا فدوی عرض پرواز ہے کہ مرزا صاحب موصوف سے وہ مکان لے کر فدوی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ موم اور دیگر ضروری اشیاء اسمیں حفاظت سے رکھدی جائیں۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں) درخواست فدوی غلام علی وارد ضہ میگزین۔ تاریخ نہیں ہے۔ اور کوئی حکم بھی نہیں ہے۔

نمبر ۳۸

بحضور — تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ التماس ہے کہ پیادہ کی چار رجمنٹیں اور سواروں کی دو۔ اور گھوڑوں کی بارہ توپیں بموجب تفصیل ذیل مع سامان گولہ بارود وغیرہ و دیگر ضروریات جنگ، اور کچھ خزانہ، فدویوں کو بہت جلد عنایت کیا جائے تاکہ بحکم ایزدی و باقبال شاہی ہانی بت جا کر پوری فتح حاصل کریں اور پھر حضور کی خدمت میں کامران واپس ہوں۔

ہماری روانگی آج ہی مقرر ہو گئی ہے۔ حسب ذیل افواج مطلوب ہیں:-

دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۴۷ -------- ۱

ایضاً ایضاً نمبر ۳۸ -------- ۱

〃 〃 نمبر ۵۴ -------- ۵۱

〃 〃 نمبر ۲۰ -------- ۱

والنٹیر -------- ۴۰۰ نفر

گوالیار رسالہ کا دستہ -------- ۱

باقاعدہ رسالہ کا دستہ -------- ۱

۲۴ پونڈ والی توپیں ------- ۴ عدد

ہاوٹزرو مارٹر توپیں ------- ۲ عدد

بیقاعدہ فوج کمپنی ------- ۲ عدد

مجھر رسالہ سے ------- ۱۰۰ سوار

عرضی مع مہر مرزا سلطان ظہور الدین کمانڈر انچیف بہادر مرزا محمد عبدالحسن کرنیل دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۲۰ شاہ بجنا ود ابن بادشاہ اور مرزا خیر سلطان۔

حکم شاہی پنسل سے

پسران ماہدولت!

تمہاری روانگی واقعی درست و انسب ہے مگر پہلے افسران رجمنٹ سے درخواست لکھوا کر ہمارے سامنے پیش کرو کہ وہ بھی ہمراہ جانے کو رضامند ہیں یا نہیں تاکہ ہمیں بھی بہرۂ ہو جائے (اس سے آگے بہت شکستہ خط ہے پڑھا نہیں جاتا)

(بادشاہ نے اپنے لڑکوں کی درخواست پر جو حکم دیا وہ ظاہر کرتا ہے کہ بادشاہ کو انکی فوجی قابلیت میں شک تھا اور جانتے تھے کہ افسران فوج شہزادوں کی ناقابلیت کو سمجھتے ہیں۔ حسن نظامی)

نمبر ۳۹

حکم جسپر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

بنام مرزا مغل　　　　　تاریخ نہیں ہے

فرزند ـــ شہرۂ آفاق ولادر مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔

معلوم ہو کہ بیشمار آدمیوں کی درخواستیں تمہاری درخواست کے ساتھ موصول ہوئیں جن میں نوکری کی خواہش کی گئی ہے۔ فرزند تم کو معلوم ہے کہ خزانہ شاہی میں روپیہ کی قلت ہے۔ محلوں کی قسمتوں سے آمدنی وصول نہ ہونے اور فوج کے باہر جا کر بندوبست نہ

اور حکومت میں ڈاکہ زنی دلوٹ مار ہونے کے سبب سے، اور پھر ہر حصۂ ملک سے کثیر افواج کے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اخراجات روزمرہ بھی پورے نہیں ہوتے پھر ان لوگوں کو کیونکر ملازم رکھا جائے انکی تنخواہیں اور اخراجات کون سے فنڈ سے پورے کئے جائینگے؟ ایسی حالت میں ان لوگوں کو جن کے وطن دور و دراز فاصلہ پر ہیں ہم امیدیں دلانی بالکل بیجا بات ہے۔ پس حکم دیا جاتا ہے کہ تم ان لوگوں سے صاف صاف کہدو کہ جو لوگ ایک یا دو مہینے تک بغیر مالی امداد کے رہ سکتے ہوں وہ رہیں۔ جب پورا انتظام ہو جائے گا۔ اور ملک سے مالگذاری وصول ہونے لگیگی انہیں عہدوں اور مرتبوں کے موافق جگہ دیجائے گی۔ مگر یہ بھی اسی وقت ہوگا جبکہ پہلے باقاعدہ سپاہیوں کے حقوق ان کے حسب منشا پورے کر دئے جائینگے۔ خدا کرے کہ موجودہ بدامنی جلدی دور ہو۔ جب ہر طرف سے مالگذاری آنے لگیگی تو ان سب آدمیوں کو نوکر رکھ لیا جائیگا بالفعل گنجائش نہیں ہے۔ دو درخواستیں منظور کی جاتی ہیں۔ باقی ماندہ تمام درخواست کنندوں کو جواب دیدو۔ اور ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو +

نمبر ۴

متفقہ درخواست جواہر سنگھ سپاہی سکنہ میرٹھ۔ روشن سنگھ زمیندار برے جھاری و چاندرام زمیندار

بحضور　　　　تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

التماس ہے کہ فدویوں نے دو روز پہلے علی گڈھ و بابو گڈھ کے انتظامات کے متعلق ایک عرضی دی تھی لیکن اب تک حکومت نے فوج نہیں بھیجی جس سے بندوبست ہو جاتا۔ شہر مذکور کے انتظام میں عجلت نہ کرنے سے حکومت کا نقصان ہوگا اور اسکے سوا خزانہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ جو بابو گڈھ، علی گڈھ۔ اور چتوڑ اور دیگر مقامات میں

محفوظ ہے۔ غریب پرور! بابوگڈھ میں چوبیس فوجی سپاہیوں کے زیر حفاظت بیس ہزار روپیہ موجود ہے اور چار بیس مردان خان کے پاس بیس لاکھ روپیہ امانت ہے جسکی چھ سو جاٹ حفاظت کر رہے ہیں۔ علی گڈھ کا خزانہ تین تواعدداں پیادہ رجمنٹوں کی حفاظت میں عنقریب ارسال کیا جائیگا، مزید براں بابوگڈھ میں سامان رسد کے پندرہ سو گھوڑے موجود ہیں اگر مقامات مذکورہ میں سپاہیوں کو بھیجنے اور امن قائم کرنے میں تعجیل سے کام لیا جائے تو یقین ہے کہ کل سامان بحفاظت تمام حضور عالی کے قبضہ میں آ جائے گا، لیکن اگر ایک یا دو روز کی بھی دیر کی گئی تو بلاشبہ یہ سارا سامان ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ تمام خطۂ دوآبہ میں یعنی سہارنپور سے آگرہ تک ایک انگریز سپاہی بھی موجود نہیں ہے۔ جو اعلیحضرت کی فوج سے آمادۂ جنگ ہو سکے۔ صرف ایک شخص ٹرنبل نامی ہے جو جائنٹ مجسٹریٹ ضلع بلند شہر ہے ملک ملک میں شورش پھیلا رہا ہے، اور بھرتی کر رہا ہے، اور خبریں بھی پہونچاتا رہتا ہے۔ حضور عالی نے اگر ذرا سی بھی دیر کی تو نقصان ہوگا۔ ساٹھ گاؤں کے چھتری بافندے حضور پر سے اپنی جانیں نثار کرنے پر آمادہ ہیں، مگر گنگا پاری غلام کی باتوں پر پوری طرح اعتبار نہیں کرتے بہرحال اگر یہ زمیندار میری ماتحتی میں فوج کو آتے اور حضور کے لکھے ہوئے فرمان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو حضور کے لیے جان دینے پر طیار ہو جائینگے۔ اس وجہ سے میں امید کرتا ہوں کہ ایک حکم جسپر مہر شاہی ثبت ہو مجھے عنایت کیا جائے اور پیدل و سواروں کی بھرتی کی اجازت دی جائے۔ چوراسی گاؤں جو کہار سنگھ زمیندار مقیم پور ضلع میرٹھ کے زیر اثر ہیں، اور ایسے ہی ستاسی گاؤں جو دیوی سنگھ کسان بھمراہی کے زیر اثر ہیں، وہاں کے سب لوگوں نے حضور کی خاطر اپنی جانیں نثار کرنے کی ٹھان لی ہے اور حضور کا فرمان شاہی دیکھتے ہی فی الفور اپنی ساری قوت آپ پر نثار کر دینگے۔ غلام کی صرف یہی آرزو ہے کہ حضور کی سلطنت کو اچھی حالت میں دیکھے، اگر دیر کی گئی تو نہایت شدید نقصان ہوگا۔ حضور کی محبت نے جوش مارا تو عرض کیا۔ اب عرض یہ ہے کہ غلام کے لیے ایک پیادہ رجمنٹ اور توپخانہ روانہ کیا جائے۔

(ترقی دولت و اقبال کی دعائیں) عریضہ نیاز جواہر سنگھ سپاہی مقیم میرٹھ۔ روشن سنگھ زمیندار برے جھاری، چاندی رام زمیندار۔

مہر— "روشن سنگھ ۱۲۵۳ھ"

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل— فوراً افسران پیدل کے نام احکام جاری کئے جائیں۔ تاکہ وہ روانہ ہو کر جواہر سنگھ کی درخواست کے بموجب عمل کریں (درخواست یا حکم پر کوئی مرزا مغل کا حکم نہیں ہے)

نمبر ۴۱

عرضی مرزا مغل

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ

مودبانہ عرض ہے کہ آدمیوں کی ایک بڑی تعداد حال میں ملازمت کی امید میں در دولت پر حاضر ہوئی ہے۔ ان سب لوگوں نے عرضی گزرانی ہے کہ انہیں یومیہ خرچ دیدیا جایا کرے ان کی عرضی اسی کے ہمراہ شامل ہے۔ امیدوار ہوں کہ جو کچھ احکام ہوں ان عرضیوں کی پیشانی پر لکھدیئے جائیں تاکہ اس کے مطابق کارروائی کیجائے۔ (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)

عرضی فدوی ظہور الدین

حکم شاہی پنسل سے

چونکہ فوجی سپاہی جابجا سے بڑی بڑی تعدادوں میں آرہے ہیں اور خزانہ میں روپیہ نہیں ہے۔ کیونکر انہیں نوکر رکھا جاسکتا ہے (آگے شکستہ ہے پڑھا نہیں جاتا) پس تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ انہیں صاف صاف جواب دیدو۔ سرے پر ایک گوشہ میں— نمبر ۷۶۳"

(کمانڈر انچیف بہادر خود کس مرض کی دوا تھے کہ روپیہ و رسد کا کال دیکھتے تھے اور اس کا کچھ بندوبست نہ کر سکتے تھے مگر بوڑھے باپ پر عرضیوں کا بوجھ ڈالے جاتے تھے۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۲
عرضی رجب علی

بحضور — تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ تابعدار میگزین سے توپوں کے لیے سامان بھیجتا رہتا تھا اور بلوہ کے وقت سے قلعہ کی چند کوٹھڑیوں میں حفاظت سے رکھواتا تھا لیکن اب نتھو خان سامان مذکور کو میگزین سے قلعہ میں لیجانے کی مخالفت کرتا ہے اسلیئے غلام حضور کی مہربانی کا امیدوار ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ ایک حکم بنام شاہ عالم مرزا محمد مغل بہادر کے نام جاری کیا جائے کہ جتنے سامان کے لیئے غلام لکھے فوراً میگزین سے دیدیا جایا کرے تاکہ اسے قلعہ میں حفاظت سے رکھا جا سکے (ترقی سلطنت کی دعائیں) عرضی غلام خانہ زاد رجب علی

حکم شاہی پنسل سے

پسر بادولت مرزا مغل —— فوراً نتھو خان کو ہدایت کی جائے کہ میگزین کی تمام اشیا جو رجب علی طلب کرے قلعہ میں فوراً بھیجدی جایا کریں۔ نتھو خاں کا میگزین میں رہنا کچھ اچھا نہیں ہے تم بجائے اسکے کسی اور قابل اعتماد شخص کو مقرر کرو۔

پشت پر نوٹ —— احکام جاری کیئے گئے،،

یہ تمام انتظامات میرزا مغل کو کرنے لازم تھے۔ مگر وہاں یہ لیاقت کہاں تھی۔ ہر بات بادشاہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ پھر اگر شکست ہوئی تو تعجب کا مقام نہیں۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۳

عرضی رحیم بخش صوبہ دار نمبر ۴۷، رجمنٹ دقلی یار خاں صوبہ دار بہادر نوین رجمنٹ پیادہ

بحضور — تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ

مودبانہ عرض ہو کہ جیسا حضور نے ہم خانہ زادوں کو حکم دیا ہو ہمیں باہر خندقوں اور مورچوں میں جاکر لڑنے میں کوئی عذر نہیں ہو لیکن آج سینچر کا دن ہے اور مشرق کی طرف جانا آج کے دن نحس سمجھا جاتا ہو اسلئے ہم کسی سعید ساعت میں روانہ ہو جائینگے۔ اور تین بجے تک کسی وقت میں ہم خندقوں پر جا پہونچیں گے۔ اطلاعاً عرض ہو۔ درخواست رام بخش صوبہ دار نمبر ۴، رجمنٹ، اور قلی یار خاں صوبہ دار بہادر نویں رجمنٹ ویسی پیادہ۔

(جو فوج موقع کی نزاکت کو پیش نظر نہ رکھے اور سینچر کے سعد و نحس کے وہم میں مبتلا ہو اسکو دشمن کے سامنے ذلیل و برباد ہو جانا بہت مناسب تھا۔ حسن نظامی)

حکم شاہی پنسل سے

دونوں رجمنٹیں ضروری سامان حرب لے کر آج رات کو یا کل ضرور روانہ ہو جائیں

نمبر ۴۴

عرضی مرزا مغل

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ!

حضور اپنے دل کو غنیم کے خیال سے آزاد رکھیں، غلام بذات خود دو روز تک سواروں کے ہمراہ مورچوں میں کفار کے مورچے جہاں تھے وہیں ہیں۔ انہوں نے بالکل حرکت نہیں کی ہے اگر ان کے مورچے بڑھا دیئے گئے ہوتے تو وہ اب تک شہر میں داخل ہو چکے ہوتے تمام فوج نے کفار کے قتل کا تہیہ کر لیا ہے اور حملہ ہونا ہی چاہتا ہو۔ حضور کے اقبال سے مورچوں پر حملہ کر کے بہت جلد قبضہ کر لیا جائیگا۔ جن سپاہیوں نے اسکے خلاف حضور سے کہا ہو سنکر کہا ہو۔ سنی سنائی باتوں پر توجہ نہ فرمایئے۔ جبتک غلاموں کے دم میں دم ہے حضور پر کچھ بھی آنچ نہ آنے پائے گی۔ مگر غلام کچھ بے فکر نہیں ہے۔ حضور کو معلوم ہو کہ وہ بذات خود مورچوں میں موجود ہے۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مضمون پڑھ لیا۔ قادر بخش تمہارے ہمراہ ہیں جو مناسب ہو کرو۔

(قادر بخش مورچہ بنانے والی فوج کا افسر تھا۔ میرزا مغل نے جو تسلی بادشاہ کو دی وہ بالکل غلط ثابت ہوئی۔ میرزا صاحب مورچوں میں عیش کرتے ہونگے۔ لڑائی سے ان کو کیا سروکار تھا۔ حسن نظامی)

نمبر ۴۵

عرضی غلام مرزا حسین رسالدار اٹھارہویں رجمنٹ بیغاعدہ سوارا ن

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ جہاں پناہ

مودبانہ عرض ہو کہ غلام کے آبا و اجداد ہمیشہ سے اعلیحضرت کے خدام چلے آتے ہیں، اور تمام عہدے درجے، اور مراتب جو انہیں حاصل ہوئے وہ حضور ہی کے در دولت سے عطا کئے گئے ہیں جنکا اندراج کاغذات شاہی میں ہو۔ جس روز سے حضور کے آفتاب اقبال کو گہن لگا۔ اسی روز سے فدویوں پر بھی تباہی وادبار چھا گیا، اور بمجبوری غلام کو کفار کے ہاں ملازمت کرنی پڑی جہاں ۵۵ برس تک بعہدۂ رسالداری مامور رہا۔ پشاور میں جہاں میری رجمنٹ تا حال مقیم ہو حضور کی تخت نشینی کی خبر سنکر، بہزار خرابی کمانڈنگ افسر سے رخصت لی اور اپنا ہزار ہا روپیہ کا قیمتی سامان بسبب ناراضگی انگریز افسروں کے وہیں چھوڑ کر، حضور کے آستانہ پر حاضر ہوا مال و اسباب کے نقصان کے علاوہ غلام کو مندرجہ ذیل نقصانات بھی برداشت کرنے پڑے۔

ایک نو ساختہ مکان جو اس نے ۵۵۰۰ روپیہ کی لاگت سے تعمیر کرایا تھا، اور تین پرانے مکانات قیمتی ۳۰۰۰ روپیہ کے تھے۔ ریل کی سڑک میں آگئے اور ۳۵۰۰ روپیہ کا بل غلام نے گوڑگانوہ خزانے میں بھیجدیا تھا۔ کہ روپیہ برآمد ہو جائے۔ اسوقت غلام رجمنٹ ہی میں تھا۔ مگر اسکے آتے ہی خزانہ نے روپیہ ضبط کرلیا۔ علاوہ ازیں راہ میں راجہ پٹیالہ (ایک فقرہ

انگریزی میں تحریر ہے جس کا ترجمہ ہے لعنۃ اللہ علیہ۔ مترجم نے غلام کو بالکل لوٹ لیا۔ خیمہ مویشی، وغیرہ، غرضیکہ جو کچھ مال اسباب تھا وہ سب اسکی نذر ہو گیا اور غلام کے بیٹھنے کو ایک گھوڑا بھی نہیں بچا۔ غلام دس روز سے در دولت پر پڑا ہے۔ اور آج یہ عرضی پیش کرتا ہے۔ التجا ہے کہ اسے کسی فوج میں جگہ دیجائے یا کسی ضلع میں مقرر کر دیا جائے تاکہ اپنے فرائض منصبی پوری طور سے ادا کرتا رہے۔ غلام کے ہمراہ اونٹ، سفری بیل گاڑی، خدمتگار وغیرہ ہیں اور اس کا یومیہ خرچ، یا ۸ روپیہ ہے۔ ضروری جان کر تمام و کمال عرض کر دیا (ترقی سلطنت کی دعائیں) عرضی غلام مرزا حسین رسالدار نمبر ۱۸ رجمنٹ ساکن گوڑگانوہ ضلع قسمت پلول۔ موضع سعادت نگر۔

مہر ــ " سید غلام مرزا حسین ۱۲۵۵ھ "

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل ــــ درخواست کنندہ تمہارے پاس روانہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ پرانا سپاہی ہے۔

نمبر ۴۶

عرضی موہن پانڈے صوبہ دار و الیشوری پرشاد و جمعدار

بحضور تاریخ نہیں ہے

بادشاہ دین پناہ غریب پرور،

خدمتگار ملازم کمیاب ہونے کی وجہ سے غلام کی کمپنی میں مقرر نہیں ہوئے تھے اب وہ مل گئے ہیں اور بہ تفصیل ذیل ان کو نوکر رکھا گیا ہے۔ اسلئے امید ہے ان کی تاریخ ابتدائے ملازمت سے آج تک کی تنخواہ کے لیئے منظوری دیدی جائے گی درخواست کو ضروری سمجھ کر پیش کیا گیا۔

برہمن پانی دینے کے لیئے ۱

حجام ---------------- ۲

دہوبی ---------------- ۲

درزی ---------------- ۱

چمار ---------------- ۱

مہتر ---------------- ۱

عرضی غلام موہن پانڈے صوبہ دار و ایشوری پرشاد پھاٹک جمعدار

حکم شاہی پنسل سے

خزانہ میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی کچھ نہیں ہو سکتا (تاریخ نہیں ہے)

انڈکس نمبر ۶۷

نمبر ۷۴

متفقہ درخواست کامدار خاں و دیگر سپاہی

بحضور بادشاہ جہاں پناہ — تاریخ نہیں ہے

پچاس آدمی جو میرٹھ کے جیل پر تعینات کئے گئے تھے اور وہاں سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ کمانڈر انچیف بہادر کے حکم سے ہمیں اپنے عہدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ حضور کی فوج میرٹھ جانے والی ہے۔ اور ہم میں سے سولہ آدمی اس کے ساتھ شامل ہو کر لڑنے کے لیے جانا چاہتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ حضور مرزا مغل صاحب کو ہمارے جانے کا بھی حکم دیدیں تاکہ حضور کے بخت یاور و طالع بختیار کے زیر سایہ ہم بھی لڑیں اور فتح میں حصہ دار ہوں۔ واجب تھا عرض کیا۔ عرضی کامدار خاں و دیگر سپاہی۔

حکم شاہی پنسل سے

افسر میرٹھ جیل کو جو ہمارے زیر حکم ہو کہ تعینات ہے معلوم ہو کہ وہ جائے۔ ہمارا فرزند مرزا مغل اسے روانہ کر دیگا اور جتنے سپاہیوں کے لیجانے کا حکم دیا جائے۔ اپنے ہمراہ لیتا جائے

اسے ہمارے مذکورہ فرزند نے ہر ایک حکم کی تعمیل کرنی ہوگی۔

نمبر ۴۸

حکم جسپر خاص مہر شاہی ثبت ہے

بنام مرزا مغل　　　　　　تاریخ نہیں ہی

فرزند۔ شہرۂ آفاق والا ور مرزا محمد ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر!

جانو کہ بموجب کل کے احکام کے ہمتیں مندرجہ ذیل اشیاء روانہ کردی گئی ہیں۔ انہیں اپنے ملازموں کی حفاظت میں رکھوا دو۔ چونکہ کمسریٹ کا کام بھی تمہارے ہی ذمہ ہے اسلیئے جیسا مناسب سمجھو کرو۔ فوج کے تقسیم روپیہ کا کام بھی تمہارے ہی ذمہ ہے۔ حسن انتظام سے جس کا جتنا ہو اتنا ہی دیدیا جائے۔ اسی طرح سواروں اور پیدل میں حسب ذیل اشیاء مختلف حصص کر کے تقسیم کردو۔ اور جو کچھ طلب کیا جائے فوراً دیدیا جائے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو:-

مٹھائی .... ۳۰ من

چنے .... ۶۳ من

ستو .... ۱۳ من ۳۰ سیر

شکر .... ۱۳ من ۲۹ سیر

گڑ .... ۶۱ من

اور نور نظر تم خود مختار ہو۔ خواہ کسی کو ٹھیکہ دیدو یا بذات خاص بازار جا کر خرید لاؤ اور انتظام کرو۔

تاریخ نہیں ہے +

(فوجی معاملات کے خطوط عموماً بلا تاریخ ہیں اسکی وجہ جو کچھ بھی ہو مگر یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان میں کچھ جعل سازی نہ کی گئی ہو۔ حسن نظامی)۔

ضمن قتل میں ترتیب شدہ کاغذات

نمبر ۱

عرضی غلام عباس وفدار پہلا رسالہ چوتھی رجمنٹ سواران

بحضور مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ انگریزوں کو مظفر نگر میں [1] کرکے ۲۳ جون ۱۸۵۷ء کو غلام دولت خانہ پر حاضر ہوگیا ہے۔ اور اب حضور کے لئے نہایت وفادارانہ، خدمات انجام دے گا۔ غلام کے آباو اجداد ہمیشہ سے قبلہ عالم ہی کے نمک پروردہ تھے۔ پس التجا ہے کہ بہادری پر قابض ہوتے ہی جو انگریزوں کے قبضہ میں ہے حضور کی نوازشوں سے غلام کو کوئی عہدہ بخشا جائے۔ تاکہ اپنی مراد کو پہونچکر حضور کے اقبال جہانگیری کے لیے ہمیشہ دست بدعا رہے (ترقی سلطنت و اقبال کی دعائیں) عرضی کمترین، قدیم نمکخوار غلام عباس وفدار پہلا رسالہ چوتھی رجمنٹ بے قاعدہ سواران آمدہ از مظفر نگر۔

مہر — "غلام عباس"

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل — بموجب ضروریات فوج کے، عرضی دہندہ کو کسی جگہ مامور کردیا جائے۔

نمبر ۲

حکم شاہی بدون دستخط یا مہر کے یقیناً دفتر میں رکھی گئی

بنام وفادار دائی رائے بہادر۔ والی کچھ بھیج، نقل ہے مورخہ ر اگست ۱۸۵۷ء

نوازش شاہانہ تیسر ہو۔ اور معلوم کرو کہ گردھاری سنگھ سولھویں رجمنٹ بمبئی کی کمپنی کا سپاہی

[1] اسی طرح مرقوم ہے۔ غالباً قتل کرکے ہوگا۔ مترجم ۱۲ + + + + + + + + + +

مشیر سلطنت وقار الملک ملازم خاص محمد بخت خان گورنر جنرل بہادر کے توسل سے ما بدولت کے روبرو باریاب ہوا۔ اور یقین دلایا کہ تم وفادار دائمی نے تمام کفار کو تہ تیغ کر ڈالا ہے اور اپنی سرزمین کو ان ناپاکوں سے پاک کر لیا ہے۔ تمہاری جانب سے ایسے کام کا سرزد ہونا ہمارے لیے موجب مسرت ہوا۔ لہٰذا تمہیں اس خطاب سے معزز کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اپنی سرزمین میں عمدہ انتظام کرو گے مخلوق خدا پر کسی طرح کا ظلم نہ ہونے پائیگا مزید برآں براہ سمندر جتنے کفار تمہارے یہاں پہونچیں، تم انہیں قتل کر دو۔ اور ہمیں یقین ہے کہ تم مابدولت کی خواہشات و رضا مندی کے موافق کام کرو گے پھر ایسی تمام درخواستیں جو تم کرو گے منظور کر لی جایا کرینگی۔ ایک حکم وفادار قدیمی راول رنجیت سنگھ والی جیسلمیر کے نام بھی لکھا جائے۔ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء

نمبر ۳

حکم شاہی بدوں دستخط مہر وغیرہ کے، دفتر میں رکھنے کی نقل ہے

بنام وفادار قدیمی رنجیت سنگھ رئیس جیسلمیر۔ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء

شفقت شاہانہ تمہیر سبذول ہو اور معلوم ہو کہ رئیس تمن سنگھ برادر رئیس جے پور نے مابدولت کے حضور میں باریاب ہونے کی عزت حاصل کی جو بتوسل مشیر سلطنت وقار الملک، ملازم خاص، محمد بخت خان لارڈ گورنر جنرل بہادر۔ ڈائرکٹر سررشتہ معاملات فوجی وملکی وقوع میں آئی۔ اور اس نے بیان کیا کہ تم نشانِ وفاداری بہت مدت سے مابدولت کے پاس آنے کے مشتاق ہو، اور صرف حکم کے منتظر ہو، پس تمہیں اس خطاب سے معزز کیا جاتا ہے ہمیں پورا یقین ہے کہ تمہاری حکومت میں ناپاک کفار کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا ہوگا اور آئندہ ہرگز باقی نہ بچنے پائیں۔ اگر اتفاقیہ، ممکن ہو کہ کسی نے بھاگ کر جان بچانی چاہی ہو۔ یا مدد پوشیدہ ہوگیا ہو تو پہلے انہیں چن چن کر قتل کر دیا جائے۔ بعدازاں اپنی ریاست کا انتظام بخوبی کر کے مع اپنے رفقا کے دربار میں حاضر ہو۔ تمہیر شفقت و مہربانی فرمائی جائیگی۔

اور تم اتنے معزز و سر بلند ہو جاؤ گے کہ جہاں تک تمہارا خیال بھی نہ پہونچ سکتا ہوگا۔
ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

نمبر ۴
حکم شاہی بغیر دستخط و مہر کے

مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء

بنام جملہ ہنود و مسلمانان جو مذہب کی بہبودی کے خواہاں ہوں۔

تمہیں معلوم ہو کہ فلک الدین شاہ ان میں سے ہے جنھوں نے مذہب اسلام کی خاطر کفار سے جنگ و جدل کرنے کے لیئے اپنی جانیں وقف کر دی ہیں۔ اور جو مال و فوجوں کے ڈائرکٹر ہیں وہ غازیوں اور فوجوں کے مصارف کے واسطے روپیہ فراہم کرنے کو بھیجے جاتے ہیں یہ فوجیں اللہ تعالیٰ کی ایک امداد غیبی چاروں طرف سے جمع ہو رہی ہیں اور عیسائیوں کے تباہ کرنے کے لیئے جوق در جوق آتی جا رہی ہیں۔ جنھوں نے ہزارہا برطانوی سپاہ اور انگریز ملکی فی النار والسقر کر دیا ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ اپنی ذاتی منفعت سوچکر جتنا روپیہ ہو سکے شہنشاہ کی خدمت میں روانہ کر دو اور ساتھ ہی اپنے معتمد کارندوں کو روانہ کرو۔ تم فلک الدین شاہ کو فوجی اعانت بھی دو۔ اور راستہ کا انتظام بھی کرا دو۔ نیز عیسائیوں کے قتل کے لیئے جو امداد طلب کی جائے اس سے دریغ نہ کرو۔ جو لوگ راہ مذہب میں ان سے متفق ہوں گے اجر عظیم کے مستحق ہونگے۔ اور جو عیسائیوں کے شریک ہونگے جان و مال سمیت برباد ہو جائینگے

فہرست سامان مطلوبہ

رئیس چھوڑی کو، ۷ توپیں اور ---------- ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہیئے
رئیس قصبہ برآمدے کو ---------- ۱۰۰۰ 〃 〃
رئیس قصبہ دہرم پور کو ---------- ۵۰۰ 〃 〃
رئیس دان پور کو ---------- ۵۰۰ 〃 〃

رئیس پھاسو کو ---------- ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے

رئیس سعد آباد کو ---------- ۵۰۰۰ " "

رئیس دتاولی کو ---------- ۲۰۰۰ " "

رئیس بھیکم پور کو ---------- ۱۰۰۰۰ " "

رئیس بدایوں کو ---------- ۱۰۰۰۰ " "

رئیس قصبہ جے رو کو ---------- ۵۰۰۰ " "

تاجران شہر متھرا کو ---------- ۵۰۰۰۰ " "

راجہ بلب گڈھ کو ---------- ۱۰۰۰۰ " "

رئیس غلام حسین والی اترولی کو ---------- ۲۰۰۰۰ " "

راجہ بھرت پور کو ---------- ۵۰۰۰۰ " "

میزان ۱۲۴۵۰۰۰

نمبر ۵

عرضی محمد بخت علی سابق داروغہ جھانسی جیلخانہ حال کمانڈنگ

بحضور افسر علی غول مورخہ ۱۶ اگست ۱۸۵۷ء

بادشاہ ظل سبحانی، جہاں پناہ وغیرہ،

مودبانہ عرض ہے کہ تابعدار نے جو جو کارہائے نمایاں جھانسی اور ٹی۔ کالپی اٹاوہ مین پوری میں ودیگر اضلاع میں کئے اور مردود قوم نصاریٰ کو غارت کیا۔ وہ حضور کو معلوم ہو چکا ہے۔ نیز غلام نے اور اسکے ہمراہیوں نے ۱۶ جولائی ۱۸۵۷ء سے آجتک جتنے نصاریٰ کو تہ تیغ کیا اور نہایت مستعدی اور دلیری سے حملے کئے وہ حضور سے مخفی نہیں ہے لہٰذا عرض ہے کہ جب مکمل فتح حاصل کرلی جائے تو فوج میں جس طرح دوسروں کو انعام واکرام عطا ہو، غلام اور اس کے خاندان، اور اسکے جان نثار ہمراہیوں کو بھی اسمیں سے حصہ ملے

فی الحال علی غول میں صرف ۵۰۰ سوار ہیں جو غلام کے ہمراہ کٹنے مرنے کو تیار ہیں اور یہیں
در دولت پر حاضر ہیں۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو ایک مکمل رجمنٹ مرتب کرلی جائے۔ لیکن چونکہ
کئی دستے مختلف اطراف و جوانب سے آئے ہیں اور ہر ایک خود کو علی غول کہتا ہے جس سے
تمیز میں گڑبڑ ہوتی ہے۔ پس حضور کوئی خاص نام تجویز فرمائیں تاکہ اس سے اس رجمنٹ
کو نامزد کیا جائے۔ حضور کے حکم کے بموجب غلام ملاگڑھ جانے والا ہے اسلئے عرض پیش کرتا
ہے تاکہ احکام جاری فرما دیئے جائیں (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں)

عرضی غلام محمد بخت علی۔ سابق داروغہ جیل جھانسی حال کمانڈنگ آفسر علی غول
دستخط محمد بخت خان۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا (لیکن اس درخواست سے کچھ تعلق نہیں رکھتا)
کاغذ جس پر الف کا نشان ہے اسکے اصلی لفافہ پر دہلی پوسٹ آفس کی مہر ہے جس سے ثابت
ہوتا ہے کہ وہ ۲۵ مارچ ۱۸۵۸ء کو ڈاکخانہ میں ڈالا گیا تھا اور دوسری مہر آگرہ کی ہے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۲۷ مارچ ۱۸۵۸ء کو آگرہ پہونچا۔

ترجمہ خط محمد درویش

بحضور مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۵۷ء

ہز آنر لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی،

غریب پرور سلامت!

خداوند! بادشاہ دہلی و بادشاہ ایران کے مابین پیرزادہ حسن عسکری کے توسط سے
خط و کتابت کا احوال پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ جسے حضور نے سمجھ لیا ہوگا۔ میں کہ
فقیر خانہ بدوش ہوں۔ جز پا چکا ہوں کہ دو شخص بادشاہ دہلی کا خط لے کر مکہ جانے والے
کارواں کے ہمراہ قسطنطنیہ گئے ہیں۔ حسن عسکری نے بادشاہ کو یقین دلایا ہے کہ اسے
پختہ خبر ملی ہے کہ ولیعہد شاہ ایران نے بوشہر پر قبضہ کامل کرلیا ہے اور یہ کہ وہ عیسا(ئیوں)

کو بالکل قتل کر چکا ہے جن کا ایک متنفس بھی اسوقت زندہ نہیں۔ اور بہتوں کو قید بھی کر لیا ہے اور عنقریب ایرانی فوجیں لے کر قندھار و کابل ہوتا ہوا دہلی پہونچے گا۔ اسنے بادشاہ سے یہ بھی کہا کہ حضور شاہ ایران سے خط و کتابت کرنے میں بہت تساہل کرتے ہیں پھر بادشاہ نے حسن عسکری کو بیس طلائی مہریں دیں اور کہا کہ خط کو فی الفور ایران روانہ کر دیا جائے اور اسے حکم دیا کہ یہ مہریں اس شخص کو دی جائیں جو خط لے جائے تاکہ سفر خرچ میں کام آئیں۔ حسن عسکری نے مکان آکر چار آدمیوں کو نقرائی رنگین کپڑے دیئے اور خط لیجانے پر آمادہ کیا۔ اب بیان کیا جاتا ہے کہ ایک یا دو روز میں یہ لوگ عازم ایران ہونگے قلعہ میں بلکہ خصوصاً بادشاہ کے کمرۂ خاص میں شب و روز ایرانیوں کی فوری آمد کا ذکر رہتا ہے۔ حسن عسکری نے بادشاہ پر یہ سکہ جما دیا ہے کہ اسے الہام ہوتا ہے کہ دہلی اور تمام ہندوستان پر یقینی شاہ ایران کی حکمرانی ہوگی اور دہلی کی عظمت و صولت پھر جاگ اٹھیگی۔ کیونکہ شاہ ایران بادشاہ کو تاج بخشدیگا۔ تمام اہل قلعہ خصوصاً بادشاہ اس اعتقاد کی وجہ سے بہت خوش نظر آتے ہیں۔ نذریں مانی جاتی ہیں اور دعائیں کی جاتی ہیں اور حسن عسکری غروب آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے وظیفہ پڑھتا ہے کہ ایرانی آجائیں اور عیسائیوں کی تباہی ہو جائے۔ ہر جمعرات کو چند خوان کھانا، اور تیل، تانبے کے سکے۔ اور کپڑا حسن عسکری کے پاس بادشاہ بھیجتے ہیں۔ سلطنت کے چند اعلیٰ افسران اس شخص کے ہتکنڈوں اور حیلہ بازی کے معتقد ہو گئے ہیں اور اسکے مکان پر حاضر ہو کر اسکے تمام حرکات و سکنات کو ارادت مندانہ دیکھتے ہیں۔ ان نمک حراموں کے فرداً فرداً نام لینے سے کیا فائدہ ہوگا خدا گورنمنٹ کے دشمنوں کو ناکام کرے۔ میرے چند احباب جن کا رسوخ بادشاہ تک ہے اور جو حسن عسکری سے بھی ملتے رہتے ہیں مجھے سب باتیں بتا دیتے ہیں۔ بغرض خیر خواہی مندرجہ بالا حالات سے مطلع کیا گیا ہے۔ اب گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ مناسب بندوبست کرے۔ عریضہ خیر خواہ محمد درویش۔ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۵۷ء۔

مہر — "فقیر محمد درویش"

(لباس فقر اور درویشی نام میں پوشیدہ جاسوس کا یہ خط ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ درویش جاسوسی کرتے تھے۔ بلکہ جاسوس درویشی کی آڑ میں نوکری کرتے تھے۔ حسن نظامی)

عرضی مکندلال

بحضور غریب پرور ! مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء

مودبانہ عرض ہے کہ جب بادشاہ دربار کرنے کے بعد اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے گئے تو مولوی فضل الحق، نواب احمد علی خان بہادر، بدھا صاحب اور مرزا خیر سلطان بہادر نے تحریری احکام دیئے جو مفصلہ ذیل ہیں :-

یہ کہ نواب قلیخان کے پاس جملہ افسران فوج تنخواہ طلب کرنے آئے تھے۔ اور بادشاہ ۱۲ بجے باہر تشریف لائے۔

تمام احکام مذکورہ بادشاہ کے معائنہ میں آئے ملکۂ جہاں (زینت محل) استراحت فرما رہی تھیں اسلیئے مہریں ثبت نہ کیجا سکیں۔ بہرحال ابھی تین بجے ثبت کردیا جائیگا ابھی ۲ بجے ہیں۔ تمام دن دربار نہیں ہوا۔ کل افسران قلیخان کے انتظار میں ابتک بیٹھے ہیں

۱۔ راؤ تلارام کے پتہ پر روپیہ بھیجا ہے۔ حسب ہدایت شمشیر الدولہ قلم بند کر لیا۔

۲۔ راؤ تلارام کے پتہ پر روپیہ بڑے صدر سے بھیجا بہ ہدایت شمشیر الدولہ قلم بند کر لیا۔

۳۔ جیاجی اسکندیا کا پتہ حسب ہدایت جنرل غوث خان۔ لکھ لیا۔

۴۔ بنام بیجابائی حسب ہدایت جنرل غلام غوث خان لکھ لیا۔

۵۔ بنام رانا بھگونت سنگھ۔ ایضاً ایضاً

۶۔ بنام چندناری من بھید۔ حسب ہدایت جنرل غلام غوث خاں لکھ لیا۔

۷۔ بنام مولوی وزیر علی جنرل غلام غوث خان کی ہدایت کے بموجب تحریر کر لیا۔

۸۔ بنام افسران متوانہ درانواج بہدایت جنرل غلام غوث خان لکھ لیا۔

۹۔ بنام افسران سرار افواج جنرل غلام غوث خان کی ہدایت کے بموجب لکھا ہے،
۱۰۔ بنام بخشش علی حسب ہدایت حسن بخش عرض بیگی لکھا گیا بابت بھرتی .. ۵ پیدل برائے الماگڑھ
۱۱۔ لکھنو جانے کا پروانہ راہداری بموجب درخواست محمد بخش حسب ہدایت کلیات اللہ بیگ وحسن بخش خاں عرض بیگی تحریر کیا گیا،
۱۲۔ بنام راؤ تلارام۔ سدھر ولی کی آمدنی بھیجنے کے لئے حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر،
۱۳۔ بنام راؤ تلارام۔ اس کا معتمد ایجنٹ بھیجا جائے حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر،
۱۴۔ بنام راؤ تلارام۔ خزانہ بھیجنے کے لئے حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر،
۱۵۔ بنام راؤ تلارام۔ تاؤڑا بھیرا کی آمدنی بھیجنے کو حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر،
۱۶۔ بنام حسن بخش عرض بیگی ضلع علی گڑھ کی آمدنی وصول کرنے کے لیے مولوی فضل الحق کی موجودگی میں لکھا گیا۔ اور شمشیر الدولہ بہادر و مرزا خیر سلطان بھی موجود تھے،
۱۷۔ بنام فیض محمد اسے ضلع بلند شہر و علی گڑھ کی آمدنی وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہے حسب ہدایت مولوی فضل الحق تحریر کیا گیا،
۱۸۔ بنام ولیداد خان مذکورہ دونوں آدمیوں کی آمدنی وصول کرنے میں مدد دینے کے لئے تحریر کیا گیا۔ مولوی فضل الحق،
۱۹۔ بنام گلاب سنگھ حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بارہ ہزار روپیہ آمدنی بھیجی جائے
۲۰۔ بنام عبداللطیف خاں پوری اسکی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے۔
۲۱۔ بنام محمد ظہور علی خاں چتوری والہ۔ اسکی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے
۲۲۔ بنام ظہور علی دھرمپوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے،
۲۳۔ بنام محمد داد خان حکیم پوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے،
۲۴۔ بنام راجہ دھمن سنگھ۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ روانہ کی جائے۔
۲۵۔ بنام...... (نام پڑھا نہیں جاتا) شاہ آبادی۔ اپنی جمعیت میں ابن قاسم کو۔

محررہ از ہدایت نواب صاحب۔

۲۶۔ بنام مولوی عبدالحق خان ضلع گوڑگانوہ کی مالگذاری آمدنی وصول کر نیکا انتظام کیا جائے۔ حسب ہدایت مولوی فضل الحق لکھا گیا جن کا بھتیجا گوڑگانوہ جائے گا۔

۲۷۔ بنام نارائن داس سوداگر۔ کوئی روپیہ نہیں طلب کیا جائیگا حسب ہدایت خیر سلطان بہادر تحریر کیا گیا،

عرضی غلام مکندلال

کسی قسم کا حکم یا نوٹ نہیں (یہ مخبری نامہ مکندلال سکرٹری بہادر شاہ کا ہے، جو غالباً کسی انگریز افسر کے پاس بھی گیا تھا، انگریزی گورنمنٹ کو بادشاہ کے ایسے مقرب ملازموں کی خفیہ امداد میسر تھی اور یہی وجہ انکی کامیابی کی ہوئی، حسن نظامی)

نمبر ۶

حکم مع سرکاری مہر کرنیل مرزا خیر سلطان بہادر

مورخہ ۹ رجون ۱۸۵۷ء

بنام افسران وصوبہ داران فوج،

تمہیں سلامتی ہو، جو فوجیں یہاں اپنے مذہب کے لیے لڑ رہی تھیں وہ فتحیاب ہوگئی ہیں، لہٰذا تمہیں بھی لکھا جاتا ہے کہ اپنی مذہبی جدو جہد میں ثابت قدم رہو، اور فی الفور یہاں پہنچو۔ تمہیں حکومت سے بہت کچھ انعام واکرام ملیگا اور علاوہ اس کے اپنا دین وایمان بچالوگے، یہ امید بالیقین کی گئی ہے کہ انگریز جہاں جہاں ہونگے قتل کر دیئے جائینگے۔ یہاں پر تو کوئی ایک انگریز بھی باقی نہیں چھوڑا گیا۔ بادشاہ تخت نشین ہو چکے ہیں اور انہوں نے تمہارے فوجی بھائیوں کو خوش وخرم کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی ہے اور انہیں انعامات عطا کئے ہیں،

نمبر ۷

مرزا جواں بخت کا ایک خط،

مورخہ ۹ر جون ۱۸۵۷ء

بنام خیر خواہ دولت مدار، میر احمد، امیر

بخیریت باشند۔ ابھی ہر پرشاد کی معرفت ایک بندوق، خنجر اور تلوار وصول ہوئی۔ تمہارے اطمینان کی خاطر لکھ دیا گیا،

پشت پر نوٹ۔ یہ رسید بابت تلوار و بندوق ۹ر جون ۱۸۵۷ء کو تھانہ میں موصول ہوئی، (دستخط پڑھے نہیں جاتے)

(اس خط کا قتل انگریزوں سے کچھ تعلق معلوم نہیں ہوتا، شاید غلطی سے شامل مسل ہوا۔ حسن نظامی)

نمبر ۸

عرضی بجناب خزانچی خزانہ شاہی

مورخہ ۱۱ر جون ۱۸۵۷ء

بحضور

بادشاہ جہاں پناہ دام اقبالہٗ

مؤدبانہ عرض ہی کہ بموجب حکم جہاں پناہ کے ۱۰۰۰ روپیہ بمعرفت بسنت علیخان نائب ناظر، سرسا، رجمنٹ بیدل، کو بطور الاؤنس دیدیا گیا ہی۔ غلام امیدوار ہی کہ حضور کی دستخطی رسید مرحمت ہوگی (ترقی سلطنت کی دعائیں) روپیہ ۱۰۰۰، عرضی خانہ زاد غلام خزانچی،

حکم شاہی پنسل سے بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا

شاہی ملاحظہ سے گزر گئی،

نمبر ۹

عرضی خزانچی

بحضور مورخہ ۱۵ جون ۱۸۵۷ء

بادشاہ جہاں پناہ!

مودبانہ عرض ہے کہ بموجب حکم حضور بریلی سے آئی ہوئی فوجوں کو ۱۳۰۰ روپیہ بطور انعام والاؤنس دیا گیا ہے۔ لہٰذا غلام عرض پرداز ہے کہ اسے شاہی دستخطی رسید عنایت فرمائی جائے۔ واجب تھا عرض کیا۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں)

انعام	۱۰۰۰
الاؤنس	۳۰۰
جملہ	۱۳۰۰ روپیہ

عرضی غلام خانہ زاد خزانچی

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

شاہی ملاحظہ سے گزر گئی۔

نمبر ۱۰

عرضی محمد مرتضیٰ خاں رسالدار

تاریخ نہیں ہے پشت کے نوٹ کی تاریخ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء

بحضور شاہ عالم پناہ!

گزارش ہے کہ فدوی اور سواروں کا دستہ اعلیٰ حضرت کے باغ میں ڈیڑھ مہینہ مقیم تھا جسے عام الناس شمرو کی بیگم کا باغ (کہتے ہیں۔ اور ایک روپیہ خرچ کرکے جھاڑو وغیرہ سے تمام کوڑا کرکٹ صاف کرا دیا جہاں ہم لوگ رہنے لگے، باقاعدہ رسالہ کے آدمی اب نجف گڈھ سے آئے ہیں۔ اور اس جگہ پر قبضہ کر لیا ہے، بارش کے شروع ہو جانے سے میرے دستے کے سواروں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ کیونکہ باغ میں سوائے

حمام کے اور کوئی سایہ کی جگہ نہیں ہے اسلیئے عرض کرتا ہوں کہ باقاعدہ سواروں کے نام
احکام جاری کردیئے جائیں کہ وہ ہماری قیام گاہ سے نکلکر کوئی اور جگہ تلاش کریں
یا کم از کم نصف حصہ خود استعمال کریں تو نصف ہمارے لیئے چھوڑ دیں، واجب تھا
عرض کیا (ترقی دولت وسلطنت کی دعائیں)

عرضی غلام سید محمد مرتضیٰ خان رسالدار،

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

مرزا مغل — گوالیار کے باقاعدہ سواروں کو سمجھا دو کہ وہ اس جگہ کا نصف
حصہ کام میں لائیں۔ اور نصف درخواست کنندوں کے لئے چھوڑ دیں،

پشت پر بادشاہ کے حکم نقل۔ نوٹ بھی پشت پر — بموجب احکام ایک
تحریری حکم جاری کیا گیا۔ مورخہ ۸ جولائی ۱۸۵۷ء

نمبر ۱۱

حکم شاہی بدستخط و بخط خود پنسل سے

بنام خزانچی شاہی خزانہ — مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۵۷ء

۴۰۰۰ روپیہ فوجی مصارف والاؤنس وغیرہ اور اخراجات متعلقہ میگزین کے لئے
جو کچھ تمہارے پاس موجود ہو، اسمیں سے دے دو، نہایت ضروری جانو،

۴۰۰۰ روپیہ جس کا نصف — ۲۰۰۰ روپیہ،

نمبر ۱۲

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء

بنام افسر خزانہ،

۱۰۰۰ امام بدولت کے پاس روانہ کردو تاکہ نیچے سے آئی ہوئی پیدل فوج کو بطور انعام تقسیم کیا جائے، دیگر

اسے ضروری جانو،

۱۰۰۰ روپیہ جس کا نصف ۵۰۰ روپیہ۔

بنام کاشتکاران، زمینداران، روسا، دکسان، سونی پت، پانی پت

نجف گڈھ، بہادر گڈھ، اور بنام اہل موضع میوات

مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء

تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ مرزا عبد اللہ بہادر پسر مرزا شاہ رخ بہادر، جو ہمارا پوتا ہے، اس کی پوری پوری فرمانبرداری اور توقیر کرو۔ اور لارڈ گورنر جنرل محمد بخت خان بہادر کی بھی عزت کرو۔ جو تمہارے علاقجات میں روانہ کئے جا رہے ہیں۔ اور اسے ہمارے تابعدار تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ تمام احکام برائے ضروریات ور سد جو شہزادہ و افسر مذکورہ دیں بجالاؤ۔ نیز تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ مالگذاری آمدنی اور لگان کا روپیہ اپنے کسی معتمد ایجنٹ کے ہمراہ شہزادہ کی فوج کے چند آدمیوں کو ساتھ کرکے روانہ کرو۔ اس معاملہ میں بہت احتیاط سے کام لو۔ اور فرمان شاہی پر عمل کرو،

حکم شاہی

بنام بندہ سدھاری سنگھ، وہیرا سنگھ، و تمام فوج آمدہ از پنجاب،

تاریخ نہیں ہے،

تمہیں معلوم ہو کہ ہدایت کیجاتی ہے کہ تم لوگ علی پور، پانی پت ہوتی پت کی طرف روانہ ہو جاؤ اور بریلی کی فوجوں میں جاکر شامل ہو جاؤ۔ ایسا کرنے سے ہم بدولت خوش ہونگے۔ تمہیں سلطنت کے اس کام میں بہایت عجلت کرنی چاہیئے۔ اور روانگی میں تاخیر نہ کرنی چاہیئے یہ حکم لارڈ گورنر بہادر کی درخواست پر جاری کیا گیا ہے،

عرضی خواجہ حسن مقرر کردہ سہارنپور وغیرہ جو مراد نگر سے لکھی گئی

مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

عاجزانہ عرض ہے کہ فدوی نے بذریعہ تحریر اور زبانی خبروں کے حضور کو اطلاع دی تھی، کہ انگریز چھ توپیں لے کر غازی آباد و مراد نگر پر چڑھ آئے۔ اور ہنڈن کا پل توڑنا چاہتے ہیں۔ اور پھر عرض کیا تھا کہ ان کفار کا قلع قمع کرنے کو فوج روانہ کی جائے مگر اعلیحضرت نے ابھی تک کوئی مدد عنایت نہیں فرمائی، میرٹھ سے آنے والے مسافروں سے ابھی اطلاع ملی ہے کہ علی خاں زنگریز سابق نائب تحصیلدار، جو کفار کی ملازمت میں ہے۔ انہیں لے کر میرٹھ سے مراد نگر کی طرف پل توڑنے کی قصد سے اور فدوی پر حملہ آور ہونے کی نیت سے چار توپیں ہمراہ لئے ہوئے بڑھ رہا ہے، اس سے پیشتر چھ توپیں لے کر کچھ انگریز ہاپڑ سے گئے تھے اور موضع پلکوہ کو جلا دیا تھا اور ایکسو پچاس باشندوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ یہ فوج بھی اس طرف آنے والی ہے۔ یہ خبر سنکر فدوی نے تمام پیدل و سواروں کو مسلح کر کے تیار کر رکھا ہے۔ فدوی حضور پر سے قربان ہوجانے سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ قلت فوج اور توپخانہ نہ ہونے کے سبب سے یہ ڈر ہے کہ پل نہ توڑ دیا جائے، اگر خدانخواستہ پل کو کچھ بھی آنچ پہنچی تو فوجوں کی نقل و حرکت اور رسد کی آمد و رفت بالکل موقوف ہوجائے گی، فدوی امیدوار ہے کہ توپخانہ پیدل فوج کی کمک اعلیحضرت زود تر ارسال فرمائیں تاکہ کفار پیش قدمی نہ کرنے پائیں (ترقی سلطنت کی دعائیں)

عرضی فدوی محمد خواجہ حسن خان۔ مقرر کردہ سہارنپور وغیرہ۔ مراد نگر سے لکھا ہے، مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

مرزا مغل — بموجب درخواست عمل کیا جائے۔

پشت پر حکم جو اغلباً مرزا مغل کا ہے اور بادشاہ کے حکم پر لکھا گیا ہے۔ برگیڈ میجر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے،

برانگیڈ میجر کا حکم — نمبر ۱۴ دیسی پیدل کو کوچ کا حکم لکھا جائے۔

مورخہ ۱۰۔ستمبر ۱۸۵۷ء ۱ہ سال جلوس

نمبر ۱۳

حکم شاہی بغیر دستخط تاریخ و مہر غالباً دفتر میں رکھنے کی نقل ہوگی

بنام مہاجنگان، نوابان و دیگر معزز ساکنان صوبہ الہ آباد،

تم اپنے آپ کو عنایات شاہی سے سرفراز کیا گیا سمجھو، چونکہ ہمارا غلام خاص علی قاسم الہ آباد و دیگر اضلاع متعلقہ کا حاکم مقرر کیا گیا ہے، لہذا تمہیں لازم ہے کہ تمام معاملات میں اسے مدد اور مشورہ دو، اور اسکے احکام کی خلاف ورزی یا اسکی رضامندی و خواہش کے خلاف نہ کرو۔ علاوہ ازیں (تمہیں) یہ بھی لازم ہے کہ اس سے ملکر ملعون انگریزوں کو قتل کر ڈالو، اگر یہ ثابت ہوگا کہ تم نے نہایت خلوص سے عمل کیا ہے تو تمہیں خاطرخواہ انعام ملیگا اور اگر نہیں تو تمہارے حق میں مفید نہ ہوگا،

نمبر ۱۴

مسودہ ایک حکم کا بدوں دستخط یا مہر

بنام نواب باندا۔

چونکہ مابدولت کا بندۂ خاص علی قاسم حاکم الہ آباد مقرر کیا گیا ہے، تمہیں لازم ہے کہ اس مراسلۂ شاہی کے پہنچتے ہی اپنے پیدل، سوار، و توپخانہ لے کر اس سے ملجاؤ اور انگریزوں کو قتل کرو۔ تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی معاملہ میں رئیس مذکورہ کی خواہشات

واحکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ان احکام کو نہایت ضروری جانو اوران پرعمل کرو،

نمبر ۱۵

عرضی سید محمد حسن

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! تاریخ نہیں ہے،

مودبانہ عرض ہو کہ غلام کل حاضر ہوا ہے، مگر اسکی نشست و برخاست کے لئے کوئی جگہ نہیں ہو۔ لہذا عرض ہے کہ کوئی مکان عنایت فرمایا جائے جسمیں میں اور میرے ۸۴ ہمراہی مجاہدین بآرام رہ سکیں، واجب تھا عرض کیا۔

عرضی غلام سید محمد حسن جہادی اور خیر خواہ دولت مدار۔

حکم شاہی پنسل سے

تم جانتے ہو کہ آمدنی کی ابھی کیا حالت ہو؟ تمہاری کارگزاریاں مابدولت کو پسند ہیں خدا کرے ایسے جہادی افراط سے ہو جائیں (حکم کو درخواست سے کچھ مناسبت نہیں پائی جاتی)

نمبر ۱۶

حکم جسپر مرزا مغل کی سرکاری مہر کمانڈر انچیف افواج ثبت ہو
بنام نشان عظمت کوتوال شہر دہلی۔ بخیریت باشند۔

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۵۷ء

ابھی خبر موصول ہوئی ہو کہ انگریز آج رات کو حملہ کرنا چاہتے ہیں، بس تمام شہر میں منادی کرادو کہ تمام باشندگان ہندو ہوں یا مسلمان، مذہب کے لیئے کشمیری دروازہ کے پاس اکٹھے ہوں، اور اپنے ہمراہ آہنی میخیں اور کلہاڑیاں بھی لیتے آئیں۔ اسے نہایت ضروری جانو،

نقل حکم شاہی بغیر مہر یا دستخط کے لیکن اصلی حکم پر مہر ثبت کی گئی ہوگی

بنام فرزند ما بدولت! تاریخ نہیں ہے،

شہرۂ آفاق ولادر مرزا ظہیر الدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو کہ جب پیدل
وسوار میرے پاس آئے تھے تو میں نے خود اپنی زبان سے ان سے کہدیا تھا کہ میرے
پاس خزانہ یا مال نہیں ہے جس سے میں ان کی مدد کروں، انہوں نے میرے یہ بیان
سنکر سر تسلیم خم کیا اور میرے لیے اپنی جانوں کو قربان کر دینے پر آمادگی ظاہر کی،
اور ماتحتی اور فرمانبرداری کو منظور کیا۔ اسپر انہیں اول ہدایت کی گئی تھی کہ میگزین
اور خزانہ کی اشیاء مہیا کریں، تاکہ جس سے انہیں اور مجھے فائدہ پہنچے۔ اسکے بعد
انہوں نے دیوان خاص کے کمروں اور دیوان عام، مہتاب باغ وغیرہ جگہ سکونت
اختیار کرلی اور جیسا جی چاہا کیا۔ ان کے آرام اور نافہمی کی وجہ سے ملازمان سلطنت
کو بھی انہیں باز رکھنے سے روکا گیا۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ اس معاملہ میں ان سے
کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا، (تاہم) روپیہ قرض لیا گیا تاکہ ہر پیدل وسوار کو روزانہ
الاؤنس دیا جایا کرے۔ مکرر فرمان جاری کیے گئے کہ شہر میں لوٹ مار اور داروگیر نہ کیا جائے
مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ اگرچہ دس روز گزر چکے ہیں لیکن وہی خرابیاں ابتک موجود ہیں
پیدلوں وسواروں کی تنخواہیں دیوان خاص و دیوان عام سے نکل گئیں کیونکہ شہر سے باہر
رہنے کے انہیں سخت احکام پہونچ سکتے۔ اور شہری آدمیوں کو زچ [illegible] خواہ پیدل ہوں
یا سوار شہر کے باشندوں پر ظلم کرنے کی سخت ممانعت تھی، تاہم ایک پیدل پلٹن نے
دہلی دروازہ، دوسری نے لاہوری، تیسری نے اجمیری دروازوں کی فصیل کے اوپر
استقامت اختیار کی ہے اور کئی بازاروں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں [illegible]
[illegible] اور رسد کے وہ باشندوں کے مکانوں میں اس بہانہ سے کہ شہر والوں
نے انگریزوں کو اپنے مکان چھپا رکھا ہے گھس جاتی ہیں اور لوٹتی ہیں۔ وہ فصل

اور دوکانوں کے دروازے توڑ ڈالتی ہے - اور بیباکانہ دوکانوں سے مال لیجاتی ہیں اور جبراً سواروں کے گھوڑے کھول لیجاتی ہیں، وہ ایسی زیادتیاں کرتی ہیں کہ (ان) تمام شہروں میں جو بدوں فوجی دخل کے تصرف میں لائے گئے ہونگے ایسی غارتگری نہ ہوئی ہوگی - چنگیز خان اور نادر شاہ بادشاہوں نے بھی ایسے شہروں کو پناہ دی ہے جو بے لڑے بھڑے قبضہ میں آگئے ہوں - علاوہ ازیں فوجی آدمی، شاہی ملازموں کو اور شہر کے باشندوں کو ڈراتے دھمکاتے ہیں کہ (آگے پڑھا نہیں جاتا) - - -

---

پیدل سپاہیوں کو قراشخانہ سے نکل جانے کے مکرر احکام دیئے گئے اور سواروں کو باغ خالی کر دینے کے لیئے کہا گیا، لیکن انھوں نے ابتک خالی نہیں کیا - یہ وہ مقامات ہیں جہاں نہ نادر شاہ، نہ احمد شاہ، اور نہ برطانوی گورنر جنرل ہند کبھی گھوڑوں پر چڑھ کر گئے ہیں - پہلے فوجوں نے درخواست کی کہ شہزادوں کو مختلف عہدوں پر مامور کیا جائے، اور اقرار کیا کہ وہ ان کے احکام بجا لائینگے - یہ کر دیا گیا - پھر انہوں نے خواہش کی کہ شہزادوں کو خلعات فاخرہ عطا کئے جائیں تاکہ ان کے عہدے مستقل ہو جائیں - اور تمام قیدی (انگریز) قتل کر ڈالے جائیں - (میں) اسپر بھی راضی ہو گیا، اور اسی روز مہر خاص ثبت کیا ہوا ایک اعلان عوام میں مشتہر کیا گیا کہ شہر میں عدالت قائم کی گئی ہے، اور سپاہیوں کو ظلم و تشدد سے ہاتھ روکنے کی ہدایت کی گئی - مگر اسکا کچھ بھی اثر نہ ہوا - ان تمام باتوں کو علیحدہ رکھ کر یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جب گورنمنٹ برطانیہ کے مشہور و اعلیٰ افسران قلعہ دیکھنے آتے تھے تو دیوان عام کے دروازہ پر گھوڑوں پر سے اتر پڑتے، اور وہاں سے پیدل آتے تھے مگر یہ سپاہ گھوڑوں پر بیٹھی دیوان خاص کے کمرہ تک گستاخانہ چلی آتی ہے، وردی اور پگڑیوں کے سوا اسکا لباس ایسا ہوتا ہے جو آداب شاہی سے بالکل بعید ہے - افسران فوج بھی [illegible]

عماموں کے ٹوپیاں پہنکر اور تلواریں باندھ کر ہنوز بے پرواہی سے چلے آتے ہیں۔ برطانوی حکومت کے دوران میں اس کے کسی ماتحت نے ایسا برتاؤ نہ کیا تھا۔ اور گو انہوں نے خود اشیا میگزین و روپیہ جو خزانہ میں تھا برباد کر دیا مگر اب روزمرہ الاؤنس طلب کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ روزانہ الاؤنس ان لوگوں کے لیئے بھی لیتے ہیں جو حاضر نہیں ہیں اس کے علاوہ ظلم و زبردستی سے شہری دکانوں سے بغیر دام ادا کئے جبراً مال لیجاتے ہیں اور ہر قسم کی زیادتیاں روا رکھتے ہیں۔ بیرونِ شہر کی چیزوں کی حالت بھی غور طلب ہے۔ فوجیں شہر کے باہر جا کر امن قائم نہیں کرتیں جس کی وجہ سے سینکڑوں بندگان خدا قتل کر دیئے گئے اور ہزاروں کا مال لٹ گیا۔ ملک کے سول انتظامات بسبب قلت فوج شاہی کے جو تمام صوبجات میں مالگذاری آمدنی کے وصول کرنے والے ہوں اور تھانے دار مقرر کئے گئے ہوں۔ قائم نہیں رہ سکتے۔ ان معاملات کی وجہ سے ظاہر ہے کہ دیہات سے رسد فراہم کیجا سکتی اور مال گزاری وصول نہیں ہو سکتی۔ معاملات کے اس حالت میں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں، بلکہ ملک و شہر کی ویرانی کا خطرہ ہے۔ جو کچھ ذکر کیا گیا اس کے علاوہ سپاہی شاہی ملازموں کو بھی دباتے ہیں اور جب روزانہ الاؤنس طلب کرتے ہیں یا بارود وغیرہ مانگتے ہیں تو ان پر اپنا اقتدار جمانا چاہتے ہیں۔ شاہی ملازم کچھ نہیں کہتے بلکہ عاجزی وانکساری کرتے رہتے ہیں اور ہر طرح انہیں خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیونکر یقین کیا جائے کہ یہ لوگ دلی خیر خواہ سلطنت ہیں یا یہ کہ وہ حکام بالادست کے زیر اقتدار رہنے پر رضامند ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ خزانہ میں بالکل روپیہ نہیں ہے اور شہر کے سوداگروں کو لوٹ کر بالکل تباہ کر دیا گیا ہے (جس سے) وہ اب اس قابل بھی نہیں رہے کہ قرض دے سکیں۔ پھر کیونکر روزانہ الاؤنس دیئے جا سکتے ہیں؟ جب انکی ضروریات پوری نہ ہو سکیں گی، دیہات سے رسد وغیرہ بند ہو جائے گی۔ تو پھر کیا حالت ہوگی؟ ان سپاہیوں کی مضحکہ انگیز کارروائی تو یہ ہے کہ وہ خود انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اور حکومت کی رخنہ اندازی کا الزام شاہی ملازموں کے سر تھوپتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جب سپاہ ایسے سرکشانہ کام کر رہی ہو تو صاف ظاہر ہے کہ وہ کسی طرح حکومت کے فائدہ کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتی اور ظاہر ہے کہ اس سے حکومت کی بربادی صاف عیاں ہو۔ مجبوراً تھک کر ہم نے آخر کار اپنی بقیہ عمر یاد الٰہی میں بسر کرنے کی ٹھان لی ہو۔ اور خطاب شہنشاہی کو جو تفکرات و مشکلات سے لبریز ہے، موجودہ خطرات و بے قراریوں سے تنگ آکر تہیہ کر لیا ہو کہ ترک کر دیں۔ اور کفنی پہنکر پہلے خواجہ صاحب کی درگاہ پر جا کر مقیم ہوں اور پھر ضروری انتظام کر کے وہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیں، خیال کرنا چاہیئے کہ جب یہ فوجیں آئیں تو اہل شہر نے اور شاہی ملازموں نے انکی مزاحمت نہیں کی اور نہ ان سے دشمنی کا اظہار کیا، اور اس لحاظ سے وہ اہل شہر اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا جان و مال تلف ہو، آئے دن کے ظلم و تعدی ما بدولت کے لئے موجب ندامت ہیں کیونکہ بحیثیت بادشاہ کے ہم پر ان تکالیف کی جوابدہی عائد ہے اور اس قتل و غارتگری کا گناہ ہم پر ہوتا ہو ان کی تعریف اسمیں ہو کہ رعیت کی پرورش کریں، سلطنت کی بنیاد مستحکم کریں، اور ملازمان سلطنت سے صلح و آشتی سے پیش آئیں! پس فرزند ما بدولت! تم تمام افسران فوج پیدل و رسالہ کو جمع کرو اور کہو کہ اگر وہ سلطنت کی ملازمت کرنی چاہتے ہیں تو ایک فارم پر جو بھیجا جائے گا۔ اقرار نامہ لکھدیں۔ انکی خوشی اور اطمینان کی خاطر ہم بھی ایک تحریری دستاویز دیدینگے کہ وہ فوراً ان کارروائیوں کے انسداد کی سعی کریں، اور رجمنٹ پیدل و سواروں کے خیمے آج ہی شہر سے باہر نصب کئے جائیں ہر سپاہی کو جسپر لوٹ مار کا جرم عائد ہوگا اچھی سزا ملے گی۔ تاکہ دوسروں کو ایسی مفسدہ پردازی کا حوصلہ نہ ہو۔ اور جب کبھی فرمان شاہی، ملک میں امن و امان قائم کرنے کی غرض سے جاری کیا جائے ان سب کو اسکی تعمیل کرنی واجب ہوگی۔ اور اسلحۂ جنگ و سامان خوراک کا بدوں معقول سبب کے مطالبہ نہ کیا جائیگا اور ضد نہ کی جائے گی۔ تم انہیں یہ بھی سمجھا دو کہ اگر وہ متذکرہ بالا باتوں پر عملدرآمد نہ کرینگے تو ہم سکون و اطمینان کی خاطر فقیری اختیار کر کے خواجہ صاحب کی درگاہ پر چلے جائینگے وہ اطمینان سے قلعہ اور شہر کے اور ملک کے مالک بنے رہیں، کیونکہ شاہان سلف میں سے کوئی ایسا نہیں گزرا

جس نے ظلم کو امن سمجھا ہو، تم فوج کو سوالات کے جواب دینے کے لئے جمع کرو، تمہیں ہدایت کیجاتی ہے کہ ایک درخواست جسپر تمام افسروں کی مہریں ثبت ہوں لیکر با دولت کے حضور میں پیش کرو، تمہیں یہ بھی ہدایت کیجاتی ہے کہ اسے خفیف یا معمولی بات نہ سمجھنا کیونکہ ضعیف العمری اور نقاہت کی وجہ سے ہم ایسے گراں بار ترددات کو برداشت نہیں کرسکتے۔ کسی قوم پر حکومت اور کسی فوج کا انتظام بچوں کا کھیل نہیں ہے ۰

نمبر ۱۷

نقل ایک حکم شاہی بغیر مہر و دستخط کے غالباً دفتر میں رکھنے کی نقل ہوگی

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۸۵۷ء

بنام بندۂ خاص، نشان عظمت، سدہاری سنگھ افسر افواج سو، و شیخ غوث محمد، ہیرا سنگھ، و دیگر افسران کمیشنڈ، و نان کمیشنڈ، فوج آمدہ از نیمچ،

تم الطاف شاہانہ سے ممتاز کئے گئے۔ اور جانو کہ تمہاری درخواست مورخہ ۱۵ر جولائی ۵۷ء اعلیٰحضرت نے پڑھی جسمیں تمہارے متھرا آنے اور وہ محاصرہ کی توپیں مع سامان آتشبازی کی لانے کی حالت درج تھی۔ اعلیحضرت کا تحریری حکم تمہیں بھیجا جاتا ہے۔ اور ہدایت کی جاتی ہے کہ اسپر عملدرآمد کرو اور دربار شاہی میں حاضر ہو، میری مہربانیوں کا یقین رکھو،

نمبر ۱۸

نقول دستاویز منفصلہ ذیل

اول۔ نقل درخواست از طرف محمد بخت خان دالی جموں کے لیے۔ درخواست کے ہمراہ ایک نذر اسلحہ روانہ کیا جائے اور اسپر مہر شاہی ثبت کردی جائے،

دوم۔ نقل حکم شاہی متذکرہ بالا، درخواست پر

سوم۔ نذر اسلحہ بنا برین درخواست مذکورہ کے ہمراہ بنام والی جموں روانہ کیا گیا۔

چہارم۔ افسران فوج کے نام پشت پر حکم کی نقل،

کاغذات پر ہر طرف نوٹ ہیں کہ نقل کرلی گئی،

نمبر ۱۹

بحضور   مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۵۷ء

خداوندا والی جموں کے نام میں ایک مراسلہ ارسال کرتا ہوں اور عرض ہے کہ اس پر اعلیٰ حضرت کی مہر ثبت کر دی جائے ۔ (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں) عرضی غلام۔ مہر کے نیچے نقل ہے۔

محمد بخت خان

کمانڈر انچیف افواج

دوم۔ متذکرہ بالا درخواست پر حکم شاہی۔ اس درخواست پر مہر الٰہی ثبت ہو گئی ہے یہ حکم سید حامد لکھا ہے ۔ مہر شاہی تمہاری درخواست کے بموجب ثبت کر دی گئی ہے، جو بھیں واپس بھیجی جاتی ہے،

سوم۔ مراسلہ بنام والی جموں جو عرضی کے ہمراہ آیا ہے،

بنام وفادار و پرجوش راجہ گلاب سنگھ والی جموں،

"ذکر ممدوح کیا گیا سمجھو۔ اور جانو کہ مجھے تمہاری درخواست سے تمہارے علاقہ کے ملعون انگریزوں کے قتل کا حال معلوم ہوا۔ تم صدہا تعریفوں کے قابل ہو، تم نے اس معاملہ میں وہ کام کیا جو بہادر کرتے ہیں، زندہ سلامت باش! چند کفار جنہوں نے جانکنی کی حالت میں اپنے آپ کو پہاڑی کے مورچہ پر پہونچا دیا ہے۔ خود کو حفاظت و پناہ میں سمجھ رہے ہیں ان میں سے بہت سے قتل ہو چکے اور جو بچے ہیں وہ مرے ہوئے خیال کئے جاتے ہیں اور اپنے کیفر کردار کی پوری سزا پانے والے ہیں۔ بمبئی کی فوج تخمیناً ....۶۰۰۰ بریگیڈیر جودھ پور کوٹہ و بجے پور ہوتی ہوئی تمام ملاعین کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرتی ہوئی۔ بعافیت پہونچ گئی چھ اور آٹھ یا دس روز میں دارالسلطنت دہلی پہونچ جائے گی۔ خدا انھیں تمام آفات سے محفوظ رکھے! انھیں ہدایت کی جاتی ہے کہ موجودہ موسم بارش کی تکالیف کی چنداں پروا نہ کرو بلکہ مراسلہ موصول ہوتے ہی فی الفور دربار شاہی میں حاضر ہونے کی کوشش کرو۔ فقط"

ہمراہ خرچ بھی لیتے آؤ۔ اور راہ میں جہاں ملعون انگریزوں کو پاؤ قتل کرو، جو تمہاری آرزو میں ہونگی پوری کیجائینگی۔ تم اپنے ہمعصروں میں معزز و ممتاز کئے جاؤ گے، خود کو ما بدولت کے الطاف کا مورد سمجھو۔

چہارم۔ نقل حکم بنام افسران فوج،

بنام افسران فوج باقاعدہ سوار، پیادے، توپخانہ،

جب پوری فتح حاصل ہوجائے گی اور ممالک کی آمدنی پہلے کی طرح خزانہ میں آنے لگیگی تو فوجوں کی تنخواہ حسب ذیل کردی جائے گی ا۔

باقاعدہ سوار ---------- ۲۰ روپیہ ماہوار

پرائیویٹ باقاعدہ پیدل ---------- ۱۰ " "

پرائیویٹ باقاعدہ توپخانہ ---------- (خالی ہے)

دیگر فوج ---------- "

سوار ---------- ۱۴ روپیہ ماہوار

پیدل سپاہی ---------- ۱۰ " "

دوسروں کو حسب لیاقت ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔ اور چونکہ عوام کی حفاظت کا بڑا خیال ہے جو اُن سے بدسلوکی یا ظلم سے پیش آئیں گے۔ مستوجب سخت سزا کے ہونگے، تمہیں خدا کی رحمت پر نظر کرنی چاہیئے اور فتح کا یقین کلی رکھنا چاہیے۔ اور پورے یقین و بھروسہ سے لڑتے رہو۔ تمہیں بموجب ان احکام کے عمل کرنے کی ہدایت کیجاتی ہے

تمام شد

لال قلعہ دہلی کی وائرلس کھنبی کے نام

لال قلعہ دہلی کے اُس کھنبے کے نام ڈیڈیکیٹ کی جاتی جو بے تار کی خبر رسانی کا آلہ بنا ہوا قلعہ کے اندر نصب ہے +

اگر اسکے پاس کوئی باغیانہ خبر آئے یا کوئی اسکے ذریعہ باغیانہ حکم باہر بھیجے۔ تو یہ بیچارہ بے بسی کے عالم مین تعمیل کردیتا ہے۔ اور کسی سے انکار کی مجال نہین رکھتا +

یہی حال ان خطوط کا ہے جو اِس کتاب مین ہیں کہ بہادر شاہ بادشاہ ایک بے اختیار کھنبے کی طرح تھے۔ اور لوگون نے ان کو اپنے کام لینے کا آلہ بنا رکھا تھا +

اگر بہادر شاہ بادشاہ قصوروار تھے تو یہ کھنبا بھی خطاوار ہے اور یہ نہین تو وہ بھی نہین +

مجھے امید ہے کہ اہل نظر اس ڈیڈیکیشن مین اُن تمام الزامات کا جواب محسوس کرین گے جو بہادر بادشاہ رح پر ان خطوط کے ذریعہ لگائے گئے۔ اور وائرلس کھنبا بھی خوش ہوگا کہ مین نے اُس کا نام صدیون کے لیے زندہ کردیا +

حسن نظامی

دہلی
یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

حجرۂ درین بسیرا دہلی